



۱۳۰۶

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والمنتهى بحکایات فارسی حضرت غلام محمد صاحب شوق قادی  
آغا فی ابوالعلائی حیدرآبادی علی غلامه العالی طیفیاب بدر کمال سابق صیفه

هوم سکر پرمی سوم به اسم تاریخی

# اشراق و عاشق

در الف و ص و ذ و د و ر و ز و س و ش و ط و ظ  
۳۲

۱۳

بالمقام

ابوالوفاء غلام محمد انصاری وفا اید پناه

کتابخانه آغا خان





صحت نامہ دیوان کلیں فارسی منقہ علامہ محمد شوق قادری عالی اہل انعامی

نمبر	کلمہ	منحج	نمبر	کلمہ	منحج
۵	ید	بد	۴۰	رر	زر
۶	مو	بر	۴۱	سسکر	رکامہر
۷	ہنم	ہنم	۴۲	ہمز	ہمزبان
۸	صدہ	از صدہ	۴۳	روز	زور
۹	شن	عاشت	۴۴	نگو	کنگر
۱۰	توفیر	توقیر	۴۵	کنے	کنے
۱۱	زاست	زوست	۴۶	بدی نا	بدی نا
۱۲	لود	بود	۴۷	پا	را
۱۳	زبان	رکان	۴۸	پروش	بردوش
۱۴	اجتاب	احتاب	۴۹	راو	واو
۱۵	گریہ	گریہ	۵۰	قی	فی
۱۶	راہد	زاہد	۵۱	خلیدن و	خلیدن
۱۷	مور	آورو	۵۲	پرو مشرک	پرو مشرک
۱۸	ور	وار	۵۳	با	ما
۱۹	چہ	چو	۵۴	لہ	ن
۲۰	ورو	دور	۵۵	سز	نیز
۲۱	با	پے	۵۶	ار	از

نہجہ	غلط	صحیح	نہجہ	غلط	صحیح
۹۱	اک	یک	۱۵۸	x	شوق
۹۲	باد	بادہ	۱۶۹	خام	قام
۹۳	ار	از	۱۷۰	بید	پرسید
۹۴	ستجاب	سنباب	۱۷۱	نام	نام
۹۵	ودش	روش	۱۷۲	با	با
۹۶	دارد	لشند	۱۷۳	زہ و	زہ کن و
۹۷	بصر	جز	۱۷۴	لہ	کہ
۹۸	جانبار	جانباز	۱۷۵	یافتہ	یافتہ
۹۹	.	شوق	۱۷۶	کثادہ	کثادہ
۱۰۰	مانی بہزاد	مانی و بہزاد	۱۷۷	غلامی	غلامی
۱۰۱	بہین	بہین	۱۷۸	الم	نظم
۱۰۲	ولے	ولے	۱۷۹	نیدام	نیدام
۱۰۳	لوازو	لوازو	۱۸۰	ی	ی
۱۰۴	نتے	نتی	۱۸۱	توری	توزی
۱۰۵	موشم	موشم	۱۸۲	رل	دل
۱۰۶	مگردو	مگردو	۱۸۳	درمند	درمند
۱۰۷	مدوگا	.	۱۸۴	خانہ	خانہ

نظم	ک	غلط	صحیح	نظم	ک	غلط	صحیح
۲۴۲	۵	بختگ	بخلوگ	۲۴۳	۱۳	ازان	زان
۲۴۳	۴	زبان	زمان	۲۴۴	۱۴	زین	زان
۲۴۴	۱۴	زس	گردن	۲۴۵	۱۵	زانه	زانکه
۲۴۵	۱۵	گرطن	وہق	۲۴۶	۱۶	بالا سے	بالائی
۲۴۶	۱۶	دہق	برندرمز	۲۴۷	۱۷	احمدی	احمدی را
۲۴۷	۱۷	رو	رو	۲۴۸	۱۸	راہنما	راہنما
۲۴۸	۱۸	دفن	ذقن	۲۴۹	۱۹	ما	جملہ
۲۴۹	۱۹	فرشتہ	فرشتہ	۲۵۰	۲۰	بے	لے
۲۵۰	۲۰	ستہ	شدہ	۲۵۱	۲۱	شور تلخ	شور تلخ
۲۵۱	۲۱	نیاریہا	نیازیہا	۲۵۲	۲۲	چشم	چشم
۲۵۲	۲۲	او	ماو	۲۵۳	۲۳	خدمت و وزارت	خدمت و وزارت
۲۵۳	۲۳	یناگان	باشد	۲۵۴	۲۴	زجا	رجا
۲۵۴	۲۴	وکن	توفیر	۲۵۵	۲۵	او	رو
۲۵۵	۲۵	شاہ	نام	۲۵۶	۲۶	۱۳۱	۱۳۱
۲۵۶	۲۶	نامر	نام	۲۵۷	۲۷	۱۳۱	۱۳۱
۲۵۷	۲۷	۱۵	۱۵	۲۵۸	۲۸	۱۵	۱۵
۲۵۸	۲۸	۱۵	۱۵	۲۵۹	۲۹	۱۵	۱۵
۲۵۹	۲۹	۱۵	۱۵	۲۶۰	۳۰	۱۵	۱۵
۲۶۰	۳۰	۱۵	۱۵	۲۶۱	۳۱	۱۵	۱۵
۲۶۱	۳۱	۱۵	۱۵	۲۶۲	۳۲	۱۵	۱۵
۲۶۲	۳۲	۱۵	۱۵	۲۶۳	۳۳	۱۵	۱۵
۲۶۳	۳۳	۱۵	۱۵	۲۶۴	۳۴	۱۵	۱۵
۲۶۴	۳۴	۱۵	۱۵	۲۶۵	۳۵	۱۵	۱۵
۲۶۵	۳۵	۱۵	۱۵	۲۶۶	۳۶	۱۵	۱۵
۲۶۶	۳۶	۱۵	۱۵	۲۶۷	۳۷	۱۵	۱۵
۲۶۷	۳۷	۱۵	۱۵	۲۶۸	۳۸	۱۵	۱۵
۲۶۸	۳۸	۱۵	۱۵	۲۶۹	۳۹	۱۵	۱۵
۲۶۹	۳۹	۱۵	۱۵	۲۷۰	۴۰	۱۵	۱۵
۲۷۰	۴۰	۱۵	۱۵	۲۷۱	۴۱	۱۵	۱۵
۲۷۱	۴۱	۱۵	۱۵	۲۷۲	۴۲	۱۵	۱۵
۲۷۲	۴۲	۱۵	۱۵	۲۷۳	۴۳	۱۵	۱۵
۲۷۳	۴۳	۱۵	۱۵	۲۷۴	۴۴	۱۵	۱۵
۲۷۴	۴۴	۱۵	۱۵	۲۷۵	۴۵	۱۵	۱۵
۲۷۵	۴۵	۱۵	۱۵	۲۷۶	۴۶	۱۵	۱۵
۲۷۶	۴۶	۱۵	۱۵	۲۷۷	۴۷	۱۵	۱۵
۲۷۷	۴۷	۱۵	۱۵	۲۷۸	۴۸	۱۵	۱۵
۲۷۸	۴۸	۱۵	۱۵	۲۷۹	۴۹	۱۵	۱۵
۲۷۹	۴۹	۱۵	۱۵	۲۸۰	۵۰	۱۵	۱۵
۲۸۰	۵۰	۱۵	۱۵	۲۸۱	۵۱	۱۵	۱۵
۲۸۱	۵۱	۱۵	۱۵	۲۸۲	۵۲	۱۵	۱۵
۲۸۲	۵۲	۱۵	۱۵	۲۸۳	۵۳	۱۵	۱۵
۲۸۳	۵۳	۱۵	۱۵	۲۸۴	۵۴	۱۵	۱۵
۲۸۴	۵۴	۱۵	۱۵	۲۸۵	۵۵	۱۵	۱۵
۲۸۵	۵۵	۱۵	۱۵	۲۸۶	۵۶	۱۵	۱۵
۲۸۶	۵۶	۱۵	۱۵	۲۸۷	۵۷	۱۵	۱۵
۲۸۷	۵۷	۱۵	۱۵	۲۸۸	۵۸	۱۵	۱۵
۲۸۸	۵۸	۱۵	۱۵	۲۸۹	۵۹	۱۵	۱۵
۲۸۹	۵۹	۱۵	۱۵	۲۹۰	۶۰	۱۵	۱۵
۲۹۰	۶۰	۱۵	۱۵	۲۹۱	۶۱	۱۵	۱۵
۲۹۱	۶۱	۱۵	۱۵	۲۹۲	۶۲	۱۵	۱۵
۲۹۲	۶۲	۱۵	۱۵	۲۹۳	۶۳	۱۵	۱۵
۲۹۳	۶۳	۱۵	۱۵	۲۹۴	۶۴	۱۵	۱۵
۲۹۴	۶۴	۱۵	۱۵	۲۹۵	۶۵	۱۵	۱۵
۲۹۵	۶۵	۱۵	۱۵	۲۹۶	۶۶	۱۵	۱۵
۲۹۶	۶۶	۱۵	۱۵	۲۹۷	۶۷	۱۵	۱۵
۲۹۷	۶۷	۱۵	۱۵	۲۹۸	۶۸	۱۵	۱۵
۲۹۸	۶۸	۱۵	۱۵	۲۹۹	۶۹	۱۵	۱۵
۲۹۹	۶۹	۱۵	۱۵	۳۰۰	۷۰	۱۵	۱۵
۳۰۰	۷۰	۱۵	۱۵	۳۰۱	۷۱	۱۵	۱۵
۳۰۱	۷۱	۱۵	۱۵	۳۰۲	۷۲	۱۵	۱۵
۳۰۲	۷۲	۱۵	۱۵	۳۰۳	۷۳	۱۵	۱۵
۳۰۳	۷۳	۱۵	۱۵	۳۰۴	۷۴	۱۵	۱۵
۳۰۴	۷۴	۱۵	۱۵	۳۰۵	۷۵	۱۵	۱۵
۳۰۵	۷۵	۱۵	۱۵	۳۰۶	۷۶	۱۵	۱۵
۳۰۶	۷۶	۱۵	۱۵	۳۰۷	۷۷	۱۵	۱۵
۳۰۷	۷۷	۱۵	۱۵	۳۰۸	۷۸	۱۵	۱۵
۳۰۸	۷۸	۱۵	۱۵	۳۰۹	۷۹	۱۵	۱۵
۳۰۹	۷۹	۱۵	۱۵	۳۱۰	۸۰	۱۵	۱۵
۳۱۰	۸۰	۱۵	۱۵	۳۱۱	۸۱	۱۵	۱۵
۳۱۱	۸۱	۱۵	۱۵	۳۱۲	۸۲	۱۵	۱۵
۳۱۲	۸۲	۱۵	۱۵	۳۱۳	۸۳	۱۵	۱۵
۳۱۳	۸۳	۱۵	۱۵	۳۱۴	۸۴	۱۵	۱۵
۳۱۴	۸۴	۱۵	۱۵	۳۱۵	۸۵	۱۵	۱۵
۳۱۵	۸۵	۱۵	۱۵	۳۱۶	۸۶	۱۵	۱۵
۳۱۶	۸۶	۱۵	۱۵	۳۱۷	۸۷	۱۵	۱۵
۳۱۷	۸۷	۱۵	۱۵	۳۱۸	۸۸	۱۵	۱۵
۳۱۸	۸۸	۱۵	۱۵	۳۱۹	۸۹	۱۵	۱۵
۳۱۹	۸۹	۱۵	۱۵	۳۲۰	۹۰	۱۵	۱۵
۳۲۰	۹۰	۱۵	۱۵	۳۲۱	۹۱	۱۵	۱۵
۳۲۱	۹۱	۱۵	۱۵	۳۲۲	۹۲	۱۵	۱۵
۳۲۲	۹۲	۱۵	۱۵	۳۲۳	۹۳	۱۵	۱۵
۳۲۳	۹۳	۱۵	۱۵	۳۲۴	۹۴	۱۵	۱۵
۳۲۴	۹۴	۱۵	۱۵	۳۲۵	۹۵	۱۵	۱۵
۳۲۵	۹۵	۱۵	۱۵	۳۲۶	۹۶	۱۵	۱۵
۳۲۶	۹۶	۱۵	۱۵	۳۲۷	۹۷	۱۵	۱۵
۳۲۷	۹۷	۱۵	۱۵	۳۲۸	۹۸	۱۵	۱۵
۳۲۸	۹۸	۱۵	۱۵	۳۲۹	۹۹	۱۵	۱۵
۳۲۹	۹۹	۱۵	۱۵	۳۳۰	۱۰۰	۱۵	۱۵
۳۳۰	۱۰۰	۱۵	۱۵	۳۳۱	۱۰۱	۱۵	۱۵
۳۳۱	۱۰۱	۱۵	۱۵	۳۳۲	۱۰۲	۱۵	۱۵
۳۳۲	۱۰۲	۱۵	۱۵	۳۳۳	۱۰۳	۱۵	۱۵
۳۳۳	۱۰۳	۱۵	۱۵	۳۳۴	۱۰۴	۱۵	۱۵
۳۳۴	۱۰۴	۱۵	۱۵	۳۳۵	۱۰۵	۱۵	۱۵
۳۳۵	۱۰۵	۱۵	۱۵	۳۳۶	۱۰۶	۱۵	۱۵
۳۳۶	۱۰۶	۱۵	۱۵	۳۳۷	۱۰۷	۱۵	۱۵
۳۳۷	۱۰۷	۱۵	۱۵	۳۳۸	۱۰۸	۱۵	۱۵
۳۳۸	۱۰۸	۱۵	۱۵	۳۳۹	۱۰۹	۱۵	۱۵
۳۳۹	۱۰۹	۱۵	۱۵	۳۴۰	۱۱۰	۱۵	۱۵
۳۴۰	۱۱۰	۱۵	۱۵	۳۴۱	۱۱۱	۱۵	۱۵
۳۴۱	۱۱۱	۱۵	۱۵	۳۴۲	۱۱۲	۱۵	۱۵
۳۴۲	۱۱۲	۱۵	۱۵	۳۴۳	۱۱۳	۱۵	۱۵
۳۴۳	۱۱۳	۱۵	۱۵	۳۴۴	۱۱۴	۱۵	۱۵
۳۴۴	۱۱۴	۱۵	۱۵	۳۴۵	۱۱۵	۱۵	۱۵
۳۴۵	۱۱۵	۱۵	۱۵	۳۴۶	۱۱۶	۱۵	۱۵
۳۴۶	۱۱۶	۱۵	۱۵	۳۴۷	۱۱۷	۱۵	۱۵
۳۴۷	۱۱۷	۱۵	۱۵	۳۴۸	۱۱۸	۱۵	۱۵
۳۴۸	۱۱۸	۱۵	۱۵	۳۴۹	۱۱۹	۱۵	۱۵
۳۴۹	۱۱۹	۱۵	۱۵	۳۵۰	۱۲۰	۱۵	۱۵
۳۵۰	۱۲۰	۱۵	۱۵	۳۵۱	۱۲۱	۱۵	۱۵
۳۵۱	۱۲۱	۱۵	۱۵	۳۵۲	۱۲۲	۱۵	۱۵
۳۵۲	۱۲۲	۱۵	۱۵	۳۵۳	۱۲۳	۱۵	۱۵
۳۵۳	۱۲۳	۱۵	۱۵	۳۵۴	۱۲۴	۱۵	۱۵
۳۵۴	۱۲۴	۱۵	۱۵	۳۵۵	۱۲۵	۱۵	۱۵
۳۵۵	۱۲۵	۱۵	۱۵	۳۵۶	۱۲۶	۱۵	۱۵
۳۵۶	۱۲۶	۱۵	۱۵	۳۵۷	۱۲۷	۱۵	۱۵
۳۵۷	۱۲۷	۱۵	۱۵	۳۵۸	۱۲۸	۱۵	۱۵
۳۵۸	۱۲۸	۱۵	۱۵	۳۵۹	۱۲۹	۱۵	۱۵
۳۵۹	۱۲۹	۱۵	۱۵	۳۶۰	۱۳۰	۱۵	۱۵
۳۶۰	۱۳۰	۱۵	۱۵	۳۶۱	۱۳۱	۱۵	۱۵
۳۶۱	۱۳۱	۱۵	۱۵	۳۶۲	۱۳۲	۱۵	۱۵
۳۶۲	۱۳۲	۱۵	۱۵	۳۶۳	۱۳۳	۱۵	۱۵
۳۶۳	۱۳۳	۱۵	۱۵	۳۶۴	۱۳۴	۱۵	۱۵
۳۶۴	۱۳۴	۱۵	۱۵	۳۶۵	۱۳۵	۱۵	۱۵
۳۶۵	۱۳۵	۱۵	۱۵	۳۶۶	۱۳۶	۱۵	۱۵
۳۶۶	۱۳۶	۱۵	۱۵	۳۶۷	۱۳۷	۱۵	۱۵
۳۶۷	۱۳۷	۱۵	۱۵	۳۶۸	۱۳۸	۱۵	۱۵
۳۶۸	۱۳۸	۱۵	۱۵	۳۶۹	۱۳۹	۱۵	۱۵
۳۶۹	۱۳۹	۱۵	۱۵	۳۷۰	۱۴۰	۱۵	۱۵
۳۷۰	۱۴۰	۱۵	۱۵	۳۷۱	۱۴۱	۱۵	۱۵
۳۷۱	۱۴۱	۱۵	۱۵	۳۷۲	۱۴۲	۱۵	۱۵
۳۷۲	۱۴۲	۱۵	۱۵	۳۷۳	۱۴۳	۱۵	۱۵
۳۷۳	۱۴۳	۱۵	۱۵	۳۷۴	۱۴۴	۱۵	۱۵
۳۷۴	۱۴۴	۱۵	۱۵	۳۷۵	۱۴۵	۱۵	۱۵
۳۷۵	۱۴۵	۱۵	۱۵	۳۷۶	۱۴۶	۱۵	۱۵
۳۷۶	۱۴۶	۱۵	۱۵	۳۷۷	۱۴۷	۱۵	۱۵
۳۷۷	۱۴۷	۱۵	۱۵	۳۷۸	۱۴۸	۱۵	۱۵
۳۷۸	۱۴۸	۱۵	۱۵	۳۷۹	۱۴۹	۱۵	۱۵
۳۷۹	۱۴۹	۱۵	۱۵	۳۸۰	۱۵۰	۱۵	۱۵
۳۸۰	۱۵۰	۱۵	۱۵	۳۸۱	۱۵۱	۱۵	۱۵
۳۸۱	۱۵۱	۱۵	۱۵	۳۸۲	۱۵۲	۱۵	۱۵
۳۸۲	۱۵۲	۱۵	۱۵	۳۸۳	۱۵۳	۱۵	۱۵
۳۸۳	۱۵۳	۱۵	۱۵	۳۸۴	۱۵۴	۱۵	۱۵
۳۸۴	۱۵۴	۱۵	۱۵	۳۸۵	۱۵۵	۱۵	۱۵
۳۸۵	۱۵۵	۱۵	۱۵	۳۸۶	۱۵۶	۱۵	۱۵
۳۸۶	۱۵۶	۱۵	۱۵	۳۸۷	۱۵۷	۱۵	۱۵
۳۸۷	۱۵۷	۱۵	۱۵	۳۸۸	۱۵۸	۱۵	۱۵
۳۸۸	۱۵۸	۱۵	۱۵	۳۸۹	۱۵۹	۱۵	۱۵
۳۸۹	۱۵۹	۱۵	۱۵	۳۹۰	۱۶۰	۱۵	۱۵

صحیح	غلط	۲	۱	صحیح	غلط	۲	۱
دخت	رخت	۸	۳۴۲	طرفه انیکه اشاره	طرفه اشاره	۱۲	۳۰۵
۱۳۲۸	x	۱۶	"	۱۳۱۹	x	۶	۳۱۳
بخم	مهر	۱۶	۳۴۴	شتر	شترسو	۱۶	"
خواب دزد	خواب دزد	۱۲	۳۴۶	کشور	کنور	۴	۳۱۵
فریاد	فریاد	۵	۳۶۰	۱۳۲۳	x	۱۵	۳۱۹
غم	غم	"	"	۱۳۲۳	x	۳	۳۲۳
گر	گر	۱۵	"	۱۳۲۴	x	۱۴	۳۲۵
گشتگان	گشتگان	"	۳۶۴	شه	شه	۹	۳۲۶
دلا	ولا	۱۰	۳۶۶	پیدا	سدا	۱	۳۳۲
درمندم	درمندم	۱۶	۳۸۱	به خوان	بخوان	۱۰	۳۳۶
از چه رو مقابل	از چه رو ل	"	۳۸۳	شید	شد	۲	۳۴۲
پیرتر	پیرن	۱۳	۳۸۶	۱۳۲۸	x	۵	"

داخلہ نمبر	
فن نمبر	
کتاب نمبر	

# بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ ونستعینہ ونصلی علی رسولہ وآلہ وصحبہ  
اجمعین

از خاک عرب تم ہم شوق چو سرمہ در دیده کنم خاک بیا یا بن عرب را

ایر مزوپاک را پاس۔ و سر آمد و خورشور را در و پس می سراید بندہ سیہ کار بزمہ مند و  
شمر سا کہ از ہمیشہ فلک را نگ و زمین را عارت۔ یعنی نمسی غلام محمد عرب ولد  
محمد حسین خاں عرب ابن محمد عدروس خاں بہادر عرب ابن محمد بدین خاں بہادر عرب  
کہ بزرگانم از تہمتہ و ژاد عرب سلسلہ قبیلہ سیدنا اباعدروس قدس اللہ تعالیٰ سرہ الغریر  
متوطن شہرین مستند جد اعلا من بعد امن بہدختہ و در کن شاہ نظام الملک صفوی  
اول علیہ الرحمۃ وار و ملک کن شدہ بسر فرازی جایگزین خطاب خانی بہادر شہید علیہ السلام  
یہ بنا قلعہ پاکٹور کنارہ رود کر شا کہ ایدوں از قضا فات تعلقہ عالم پور ضلع راجپور

شمار کرده میشود متوطن شدند از آن روای حقیر نگذاشتن بکخور قدیم ریا ابدی پادشاه  
 سرکار عالی هتم و از ۲۲ فصلی حلقه ملازمت سرکار عالی در گوش و فاشیه خدمتگزاری  
 بردوش کرده مختلف دفاتر و محکات سرکاری در اضلاع و بلده کارگزیده و مورد تحسین و تکریم  
 اعلیٰ افسران متعلقه بوده بالاخر در ۳۲ فصلی از خدمت صیغه داری درجه اول  
 محکمه مقننه عدالت و کوتوالی و امور عامه سرکار عالی بعد مدت ۴۴ سال بوظیفه  
 حسن خدمت سرکار عالی علمدگی گزیدیم. چونکه از بدو شعور و حجاب طبیعت و ذوق دماغ  
 مایل به تماشای چمن شعر و سخن بود هر آینه صرفاً به هر شیاع کلام فصاحت نظام  
 شعر فیض آتیا به مجالس مشاعره صوفی زماں حضرت مولانا جناب محمد شمس الدین صبا قبله  
 فیض رحمة الله علیه حاضر میشدم. عاقبت الامر از سال ۱۳۱۰ هجری زبان فارسی باستصلاح  
 جناب مولوی محمد عبد العلی صاحب اسی المختص به (واله مرحوم و مغفور مدرس مدرسه  
 آغزه سرکار عالی و زبان اردو و از سید محمد سلطان صبا عاقل دهلوی مرحوم باستفاد  
 اصلاح گزیدیم پس آنچه ذخیره جگر کاوی و دماغ پاشی مدت سی و دو ساله بود مضطرباً  
 به تدوین و اجتماعش پرداخته به پیشگاه سخور ان قدر افراود دقیقه شناسان باصفا  
 پیشکش کرده التماس دارم که جائے غلطی یا سهو و خطا در یابند بدامن اصلاح و کرم  
 پوشیده بهر خاتمه باخیر این طامی پر معاصی دعا فرمایند فقط

خاکسار

نی

غلام محمد عرب شوق حید آبادی داری آغائی ابوالاعلیٰ

نمبر  
نمبر  
نمبر

HYDER



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افروختم به جسد دل داغدار را  
خون در جگر ز لعل تو فصل بهار را  
تنها فریب خوردن من جرئت و اعطا  
عهدم بدای به توبه گشتن و رشت  
با اهل نجیب پاس تلافی نگاه دار  
ناکامیم بهین که ز نخل مراد من  
در ابتداء عشق چها بروم زلفت  
فریاد ازیں ستم که برابر همی کنند  
تکبیر اصداء بلندیت روز عید  
ما مبتلاک در د فراق تو بوده ایم  
آمد ز دور بر در فیض تو یا نبی

پروائے باذیت چراغ مزار را  
بشکت بوزلف تو مشک تیار را  
یک نیم غمزه اش بر باید هزار را  
مئے مومیائی است شکست خمار را  
هرگز نسوخت آتش گل نوک خار را  
فصل بهار ریخت گل و برگ و بار را  
دیوانه پیئے نبرد سر انجام کار را  
بار و زبر تیغ شب انتظار را  
قربان او کنی من جان نثار را  
از ما مجو تحمل و صبر و قرار را  
کن مستفیض شوق غریب الدیار را



## دیگر

بغازه زیب مدہ عارض مصفا را	که نیت حاجت شاطره روزیبارا
ملم بعشق تو یوسف رخی گرفتار است	که خواب من بفش آویز لیا را
سجده که پر تو خستش جہاں منور کرد	فتم چو سایہ بہ پایش بہ بوش پارا
شدہ است طائر جانم اسیروم از ان	کمند ساختہ کا کل حلیہ را
خوشت مویم گل ساقیا ست گرد	بیایہ بزم بدو آرجام صہب را
بہ جرعہ باد کشاں جان و دل یکشند	مگر بہ جو خردندین و دنیا را
اوب شناسی رندا خد اشناں میں	کہ جائے تو یکستند مہرینا را
ایسر زلف تو کئے میشود دل زیرک	کسے بدام نیاورد مرغ و انا را
نفیل گریہ عاشق فلک زابر بہار	نمود خرم و سر سبز باغ و صحرارا
توئی کہ بادشہ حسن زانکہ بردیر تو	فتاویہ ہچو گدایاں کند رو دارا
چگونہ شوق غم الفش بدل گنجد	بکوزہ کس کشیدہ است آب یارا را

## ولہ

زلفت معین سدا زنگشام را	شمرندہ کردے تو ماہ تمام را
ساقی بدو ما تو بدہ منے سبوسبو	بگزار آن طریقہ جمید و جام را
از ما نوید تو بہ شکستن بگو صبا	بعد از سلام شیخ ذوی الاحرام را
ساقی بیایہ کہ خاطر من بس مکر است	پیکر کن بجای صاف مئی لالہ قام را

از باده حریت حلال و حرام را  
 بدید خباب خضر علیہ السلام را  
 ایس پایہ بلند تو دادی غلام را  
 کئے بوسہ می زند و من الیتام را  
 اے شوق شان و عزت ناموس نام را

قاضی حرام و پیر مخاش حلال گفت  
 ز آب بقا خوش است مے عشق می برم  
 خال سیاہ بر لب لعل تو جا گرفت  
 یاید حلاوت از لب شیر زخم دل  
 گم کردہ بہ عشق چو خود را دگر مجو

### ولہ

در وہم خلق رفتن من شد گراں مرا  
 ہر روز رنج آزدہ و ہوا سہاں مرا  
 تکلیف میدہد کرم و دوتاں مرا  
 یاراں چو گرد راہ پس کارواں مرا  
 سنگ زنبدر من رہ رواں مرا  
 آرنہ برگ گل ز چمن بلبکاں مرا  
 در موسم بہار دے باغبان مرا  
 تا لطف وجد تازہ شود ہر زمان مرا  
 گردست داد خست پیرمناں مرا  
 یارب نگریہ بخش دل کارواں مرا  
 در عشق خواہ سود بود یا زیان مرا

دار و سبک طال فراقش چہاں مرا  
 چوں من کرا نصیب بود صدہ نامہ  
 از دشمنان شکایت آزار چوں کف  
 بہ تافتند خود سیر نزل گزشتند  
 در راہ عشق نخل شمر دار بودہ ام  
 ہستم شہید باز گلے زان بہتر ہم  
 منت ہنہی در خست سیر چمن وہی  
 ساقی بیار بادہ و مطرب سباز چنگ  
 امسال شیخ با تو بجحج خرم روم  
 بیکار گشت در رہ الفت دل خیز  
 ناصح ترا چہ کار بود راہ خود بگیر

اکنون کجا بر ندگ و جز خباں مرا  
دست امی قطع کند با غباں مرا  
اکنون نماند طاقت تا ب تو اں مرا  
فراغ نموده عشق زهر و دجهاں مرا

نارجمین سرود از گریه نائے من  
از باغ و بهر هیچ نه چیدم گل مرا  
لطفه بکن بیا که به حب تو ای صنم  
دارم غم نه شوق ز دنیا و عا

## وله

چو مستان بشنوند از میکده آواز قلقل را  
و می اند چمن آبی نمائی رو و کا کل را  
جزاک الله می دانیم این مشتاقان را  
سر مجموع زلفت پریشان کرد و بل را  
عجب شاخ گل دیدم نشان پابل را  
مگر از بیخ و بهابته ام پا تو کل را  
بگو مطرب بد ساقی سر و دو غزل را  
بگریم خون کشم ناله چو نیم خنده گل را  
که از آتش بیانی شوق میوز و جزو کل را

برندار نعره هو مودل صبر و تحمل را  
بهار باغ می ناز و بهر هم بر گل و سنبل را  
بدان نجبکه نام مایا و آری مقصود  
سوائے رو رنگیت بزور زخمت گل آتش  
شنیدم عاشقان فتند از سر و دره آ  
بستر گفتن صبح بر تو گل زانوی آستر  
به کی تائی او در سیکده دور زره و جانم  
بیا و روئے غنایت خدا شایان  
و رون سینه اش را چه پای آتش باشد

## وله

زلف تو ندانم چه کند مشک خطارا  
دل خضر بنی داد گه آب بقا را

ای غازه آبر و توخون کرد حنا را  
مسیرید اگر آن لب اعجاز نما را

انداخراش بہ چمن باد صبا را  
 جگر خال سرگوشہ ابروئے نگارین  
 خواہند کجا خاک نشینانِ محبت  
 فرمان ترا چوں نہ پذیرد عہدِ عالم  
 پامال کن لاش مرا نیز پس از قتل  
 دوزم بسر چرخِ ہنم سینہ تا شیر  
 بے حکم خداوند شنوائے دلِ نادان  
 در ریزش باد صبا خاکِ من انداز  
 بیہوش فتادند زیکتاب تجلی  
 زابد نہ سز و غیبت زندانِ خرابات  
 در شوق وصال تو بشد عمر کہ روزی

آموخت بر قمار ہمہ ناز وادار  
 در پہلوئے خورشید کہ دید اسہار  
 جگر سایہ دیوارِ بستانِ ظلِ ہمار  
 آن کیت کہ تن درند بد حکمِ قضا را  
 غسل و کفن و گور نشاید شہد را  
 بانالہ رہا گر بچم تیر دعا را  
 حاصل اثر نیست دوار و دعار  
 روزی گزرد تا کہ ہوسم کفِ پار  
 اے موسیٰ عمر اں کہ چہ افتاد شمار  
 اے مردِ خدا عیب کن خلقِ خدا را  
 شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

### ولہ

عار از کفر و ز اسلام نہ نگارست اینجا  
 پیشِ ندانِ مسکنِ قدر خود از بہر خدا  
 مستی عشق بدلِ روغنِ پیشِ نظر  
 صلح کل مشربِ زندانِ خرابات بود  
 حافظ انداخت مصلحت چو بر آبِ شیم از

صلح از خویش و ز بیگانہ نہ جنگ است اینجا  
 واعظا شیشہ ناموس بن سنگ است اینجا  
 در بغل شیشہ مئے دست بچنگ است اینجا  
 روس از اوانہ و رقید فرنگ است اینجا  
 کشتی مئے بہ ساحلِ گنگ است اینجا

تو بصدنا ز سر بر گل محی شبی  
خواهر وصل کجا در دل محو گنج  
رو خوبی نماید به تو این خود بینی  
منگن تیر نظر سوتی من او شمن جان  
قیس نمیت اگر وادی عشق افویع  
نسبت خیره او تهمت شر بر سر من

کار ما در همه شب با سرو شکستیا  
جان خود صد مژه بحر تو بتنگ است اینجا  
صیقل آینه هم صورت رنگ است اینجا  
هر سر مو تنم نوک خدنگ است اینجا  
بای عشق تو پیدا که لنگ است اینجا  
شوق خاموش که برق فیه تنگ است اینجا

### وله

بچشم خود نمی بینم و قاری هر دو عالم را  
طواف روضه پاک محمد آرزو دارم  
دل و روزنباں نام محمد خواهد رسوا  
نیما از شیم سنبل و ریحاں پریشانم  
به اقرب جمفات و همه گفتن نزدیکن  
چنین خاک را از نقش پا چون مهر گردان  
روا سازم کی جو بیار قی و لحویش  
بناگ آتش بالش سرتیوان دن  
به سوز و آتش بهرم عطا فرما عطا فرما  
مرکم مایگی سرایه توفیر افراید

که دارم در نظر نور محمد فخر آدم را  
ببر سو مدینه اے صبا این خاکم را  
به آب چشمه کوثر طهارت ده بایتم  
بو عبیر زلفش معطر کن ماغم را  
گو آنچه میگویی نصارا ابن میرکم را  
منور کرد غلینش سواد عشق اعظم را  
بجوگر یه پیهم چو آرم چشم پر خم را  
زین بوس در احمد نخواهد پسندجم را  
ز بهر مصطفی یارب ترا ده و فغانم را  
که باشد در زمانه قدر قیمت بیشترم را

نعلے شوقِ روزِ وثیب گاہت ہی شب

مبدل کن بروزِ خرمی یا شبِ غم را

ولہ

ہر کجا از طولِ نشت و بجاں افسانہ ما  
کفر و ہمِ اسلام را پیوند یکدیگر بود  
چرخِ چوں در کام او گروید و بختش یارش  
عالمی را کرد و بخود یک نگاہ ناز او  
عبرتِ آید ز آثارِ عمارتِ سلف  
کنے دل مارا ز تارِ موی کا کل بتہ  
شوقِ از دیوانگی حاصل نہ باشد تو

پیشِ شمعِ روئے تو جور و پری پروانہ ما  
ہیں کہ چوں ز نارِ گدہ سچہ ریزد و انہ ما  
ساختہ از خاکِ زائد ساغر و پیانہ ما  
شد چہ شہمِ ستی خانی نامیخانہ ما  
گشت از زلفِ و رغنِ آباد این ویرانہ ما  
بلکہ صبرِ ح و خمِ بگستہ صد شانہ ما  
اوفادہ صدہنہ اران و بجا دیوانہ ما

ولہ

از بہرِ ملاکہ چہ کشتی تیغِ ستم را  
از غصیفِ گنِ زیرِ تیغِ قہم تسل  
آرمِ خمِ ابروِ صنمِ چوں بتصور  
اے شیخِ کند جلوه حق بر تو تجلی  
انگس کہ سرِ خاکِ و بیارِ شہ است  
بے روئے تو تا یک جہانتِ چہ شہم  
سو دئے سر کوئے تو چوں در میرِ مہکت

اے ترکِ دمے ترکِ کینِ لطفِ کرم  
اے یادِ کینِ حملہ ترکِ انِ نجسم را  
بر طاقِ دمے چند نیم طاقِ حرم را  
از دیدہ حقِ بی تو ہیں کے صنم را  
با خاکِ برابر کنند مسندِ جم را  
باز آ کہ بدو دیدہ کشم خاکِ قدم را  
بیروں کسم از دلِ جوں بن غارِ ہم

قارون نہ شنیدی کہ پیلا بشارت  
نشور نویسانِ فلاح تدم حیر

باز از چہ بدل ثبت کنی نقشِ ورم را  
بر نام تو اسوق شکستندم را

### ولہ

مستی بادہ کجا حالتِ دیوانہ کجا  
زادہ گوشہ نشین را چہ خبر از من عشق  
مصلحت نیست با پند مگوئے واعظ  
چوں نسوزد دلم از پر تو انوارِ خوش  
موسیا حالتِ بیتابی دلِ مع پر  
رازاد فاش نگرداں کہ خطا ادبست  
حالِ زارم تو بین قصہ مجنوں مشن  
سبزہ خطِ خوش طرفہ شگفتہ دا  
اے شہ حسن خیال تو بدل چوں گنبد  
قطع ہرگز کند وسعتِ میدانِ کرم  
شوق را سلسلہ زلف چلیا باید

گردش چشم کجا گردشِ پیما نہ کجا  
در میخانہ کجا لغزشِ متانہ کجا  
مجلسِ وعظ کجا صحبتِ زندانہ کجا  
شعلہ شمع کجا ہستی پروانہ کجا  
لمعہ طور کجا جلوہ جانانہ کجا  
خلوتِ وصل کجا بزمِ حریفانہ کجا  
صورتِ حال کجا صفتِ افسانہ کجا  
چشمہ ہیر کجا سبزہ بیگانہ کجا  
گوشہ تنگ کجا شوکتِ شانہ کجا  
پائے درویش کجا دستِ کرمانہ کجا  
پائے دیوانہ کجا حلقہ جولانہ کجا

ایں کجا غزلِ شادید خاستہ کہ تیارِ نصفِ صفر ۱۳۰۰ شایع زکاک احمد لکھنؤ  
کدام بود کلمہ خستہ شائے شہ

قدم مبارک میمیں بود لقاے شما



خوش آمدید سحری ملک ماز راہ دراز  
 رسیدہ اید بہ یاران با صفا و ذکا  
 کشیدہ اید بلائے راہ دور و دراز  
 شکستہ اید کلہ گوشہ بر سر گردوں  
 ہمہ صفات شمار نگ حسن می ریزد  
 زبے بہ روشنی طبع ماہمی نازم  
 دلم چون گوگرد صدمات جو رگردون است  
 براہ عشق قدم تیز تیز باید زد  
 چہ غرور فوج اگر گشتی شما راند  
 چہ قوم قوم خوشا بر زبان خود آیند  
 شگفت نیست اگر قوم رو برہ آورد  
 امید بہت دعا کنید صبح و مسا  
 چہ باک صوم و صلوة از شما قضا شود  
 نہ بستہ اید گراز بہر حج گنج حرام  
 دریں رویف بہ محفل غزل سرائید  
 بہ شوق مہر شامال پر نیم ہر دم

خدا دراز کند عمر بے بقائے شما  
 کسم چو بر سر و دیدہ بجا جائے شما  
 کرنیں دیار شود دور ہم بلائے شما  
 چہ ننگ از سر عریاں سرم فدائے شما  
 کہ گریہ خندہ بود نغمہ ہائے ہائے شما  
 چرخ گمراہاں بودہ است این جیسا شما  
 جفا خوش است بصد گونہ از وفا شما  
 سبک رویم از اں در رہ دلا شما  
 خدائے ماست قوی تر ز خدا شما  
 کہ دل بدر دہی آورد بددائے شما  
 طریق نیک شناسد چو سنمائے شما  
 ز بہر قوم موثر شود دعائے شما  
 بود قضاءے شما بہتر از ادا شما  
 کجا کم است احرام ایں ردائے شما  
 ہم از نست کہ ایں ہدیہ ز ہر کس شما  
 زندہ ہائے سعادت ہم وفا شما



اگر چرخ زند بر سر تو کوہ ستم را  
 ما خاک نشینان سر کوئے بتانیم  
 در سینه ما دایع کهن تازہ بہار است  
 ما رند خرابات بہ یک جرمہ فروشیم  
 امکان وحدت از پی اظہار اراد  
 ویرانہ پسندان گرفتار محبت  
 اگر سوز جگر را بہ کم ضبط دل من  
 نیز نگ سیاہی و سپیدی شب رو  
 جا داد درون حرم خاص بہ حرمت  
 جا دو گنجہ فتنہ گرے زلف کند  
 مایوس بر اندگداز از در فیض  
 در نزع بیابرسہ بالین من زار  
 وقت است دلیر آتشوق علم کن

اے صبر کن ترک تو دامن الم را  
 پا مال کنیم آرزوئے مسندیم را  
 ز بہار خواہیم گلستانِ ارم را  
 روم و حلب و چین و ختن ہند و عجم را  
 آورد بہ جوشش خم و صہبا قدم را  
 خوانند بہ دل و دست صحرا عدم را  
 آخر چہ علاج است بگو دیدہ نم را  
 در ساخت بہم سلسلہ شادی غم را  
 بالطف خدا نابد الحق بود صنم را  
 در دام بگیند غزالانِ حرم را  
 ہرگز نہ منور بہت ارباب کرم را  
 در دیدہ خود تا بکنم خاک قدم را  
 در معرکہ شعر و سخن تیغ قلم را

ولہ

در نہ ز خوش بیانی سرگرد جہاں را  
 میکہ ضبط تا کہ ایں نالہ و فغاں را  
 کردن بایں چہ خا خود حالت عیاں را

لمخت شو بختی شیرینی زبان را  
 اے چشم دیدہ رخصت و جان و دل را  
 و رو بہان آتش از صورتش بویدا

کر دیم خوشتن را تقویٰ شیخ زانو  
 اکنون زینہ دودے آہستہ نرم خیزد  
 باشیخ خانقاہ و مسجد حرم مبارک  
 ہر چند تلخ و تند است جام اجل لیکن  
 ہر کس عدوئے جانت آخر گو کجائی  
 جز راستی بد لہا رہے تو ان نہ کردن  
 خوش گفت شیخ سعدی داری نظر بر شمن  
 پیر میفانست رہبر غنائے شوخ و لہر  
 آخر جناب یسی از کتب حقیقی  
 تاکئے شکایت غم از در و بھرا شو

گویند چوں بنیکاں بخشہ خدا بدال را  
 خنوت در گیر دایں شعلہ آسمان را  
 میخانہ وقف باشد مانگ خداں را  
 می بایدش چشیدن ہر کو چک کلاں را  
 لے سرگ ناگہانی بکیر گنباں را  
 پیر فلک میا موز کج با حقن تباں را  
 یارب کجا کنی تو محسروم دوتاں را  
 خواہیم گم گر بخوایم این پیرو این خواں را  
 آموختی ادبها گفتی ادب ثباں را  
 شب کو یہ قصہ طواست کن ختم داستارا

## ولہ

از شراب عشق سرشاریم ما  
 با صفات خویش ہر یک متصف  
 شمرہ جز غم نباشد عاقبت  
 رونمایی گر شبے مارا بخواب  
 دین و دولت جان و ایمان جا  
 ماہ پائے دار و طوطے در گلو

گرچہ بیکاریم و با کاریم ما  
 او غفور است و گنہگاریم ما  
 تھم الفت چوں بدل کاریم ما  
 روز و شب سخت بیداریم ما  
 چوں ترا داریم و کما داریم ما  
 در صف عشاق سر داریم ما

مَدَعَا کُشَرْت د توحید را  
 زخم خنداں پنبه داسخ و سفید  
 غیر غرقا ب خجالت شام وصل  
 اگر وصالش نیست ممکن غیر هر  
 ثوق آزادانه باید زندگی

بینه آیات و آثاریم ما  
 چشم بکشا رشک گلزاریم ما  
 آشنا بجز زخا ریم ما  
 از حیات خویش بیزاریم ما  
 گوشت چارونا چاریم ما

## وله

افرو و خاکساری ما افتخار ما  
 اے برق دزد زمین هستی خود  
 برق جهانت بادل تفتیده در لحد  
 محل نشین سبب که زخوگر می جنوں  
 اے انتاب حشر تو خون جگر مخور  
 گوشت نه سوختن شمع ببالین بر تهم  
 پوشید ما بخرید خویش روز وصل  
 درین حال گل غضب که پردان بخت  
 گستر دام زلف ز بهر تکار دل  
 ساقی بیهوشی میوه مهر شکن  
 آن نهر و شجر برق نه پیش نه گزشت

آخر بلند ما بفلک شد غبار ما  
 سخت آمد است جوهر سنگ نزار ما  
 آتش جہد ز پاره سنگ نزار ما  
 سر اسکت قیس ز سنگ نزار ما  
 ارزش کجا به لعل زنگ نزار ما  
 روشن ز داغ دل شده کنج نزار ما  
 از گوشه گلیم شب انتظار ما  
 زلف خوار اسکت نمود بهار ما  
 آهونگاه شش فلک نزار ما  
 صد توبه در شکست شکست خمار ما  
 اکنون صلاح چیست دل بقیرار ما

وامانده بود دیده اختر شمار را  
گم کرده کجا تو دل بقیصر را  
آید به کار زندگی مستعار را  
پیران حال نیت کس در دیار را

اے مه بانتظار شب وعده بالصبح  
عقل و غرور و تحمل و پشیمانی را  
گو بعد مرگ وصل بپیشد عاقبت  
افتاده اند شوق بے چون و صبر را

## وله

زنگ بگن چرخ نیلی فام را  
خشت لب تشنه دهن ناکام را  
باز در گردش بیا آں جام را  
کار آب و آتش آمد جام را  
بایدت کردن نظر انجم را  
گوشه بشکن چادر احرام را  
باده پر خوردن شکست جام را  
پخته کن در سوختن هر خام را  
گر بویذ زلف مشکین فام را  
در جگر بندی گره بادام را  
لذت شیرینی دشام را  
بتلای گور کن بهرام را

صبح نوروزی خبر کن شام را  
لطف کن ساقی ز من یک جرعه  
جام پر کن از من یاقوت رنگ  
بشکن زان آبگینه در جگر  
واعظا بالائے منبذ کر من  
گر بینا نه بیانی محتسب  
شغل رنداں بود شب در پیچ و  
شعله ریز اے دو آه گرم من  
گل به گلشن خوں شکوفه میکند  
اے ز تاثیر نگاه سحر خیز  
هم شکر ریز تبسم بر فرود  
میکند آهونگا بهت صیقل دل

صید وحشی را شتابی بزح کُن  
 حاجت بدید نباشد بهر ما  
 زاده از ما پرس اغراز بتاں  
 طفل را تعلیم سهل است آنچنان  
 سودمند افتد مرا امید نیست  
 عمر رفت باز گرد و باطل است  
 می رود نا کام شوق از کوئے تو

تا نگردد از تپیدن دامن را  
 می برد روح الامین پیغام را  
 تو چه دانی حرمت اصرام را  
 راست که دون شاخ نرم و خام را  
 پند ناصح زنده مئے آشام را  
 کُن هر دس از سر خیال خام را  
 مژده بادا دشمن خود کام را

### وله

دل مضطرب و در پیوسته میایدنجا  
 محمد بود نور لامکان لیکن خدائے ما  
 فلک صبح سجد و نه یرو به و بلیز و راحه  
 ز غار تو پر سیدن سروشان علوش را  
 ز اینجا گوش کن از دوا محمد شاه خوبا  
 فر از شاخ سدره بود اینجا اشیاں  
 صدائے قلم مثل مینا صفا عامه میخواراں  
 چو آوازه یکتا یک گل اند چمن طبل  
 ز خون کشگان صحرای مقتل شک گلزارا

سر شوریده بر پالین آسایش یلینجا  
 ز بهر رونق این نریم اورا آفرید اینجا  
 کشاد کار عالم را بدست افتد کلید اینجا  
 کبوتر بیضه آرد و نکبوتی هم تنید اینجا  
 نقد جباں متاع عشق او بدست یلینجا  
 بجائے آب و فغان از عدم آخر کشید اینجا  
 خموشی مکنید ایما بگوئل من مزید اینجا  
 شنید و بانگ بر زورنگ روغن اینجا  
 بیا بگر عجب و بهار نوید اینجا

کفن خبر دامن تیغش نمیخواهد شهید اینجا  
نگنجد خبر خموشی شورش گفت و شنید اینجا  
درون سینه من خارها غم خلید اینجا  
مگر دامن بصد انداز ما بالا کشد اینجا  
که تا از خواب غفلت برجهم نوبت سید اینجا

زنا داری تن عریاں سردار است آفرین  
چه یار تا کند عرض تمنا دل شب خلوت  
بشوخی بهره غیار بهر سیر گل رفتی  
بیاید بهر پامالی پس از مردن سیر خاکم  
زمانه هر سحر که کوس حلت بر سرم کوید

چو سگ افتاده باشی شوق بر خا در آغا  
بر آید از روی دل تمنا و امید اینجا

فرو دگر می بازار صلح و جنگ ترا  
بکار سید مگر تا به بوی وزنگ ترا  
کز نهیج مبادا به چشم شنگ ترا  
ولے نیافت گه صورت شنگ ترا  
نکرد و در مگر بند پا لنگ ترا  
که چست و دخت عفا و اند ببا تنگ ترا  
که چست و دخت عفا و اند ببا تنگ ترا  
بیشینه بند کنم باد و فرتنگ ترا  
که ریزه ریزه کند رخ شیشه نگ ترا  
ندامت نه شوئید لیک زنگ ترا

صد آفرین بزبان لب خدنگ ترا  
بزار غنچه کشود است گو صبا به چمن  
شبه زواست نگاه تو کاروان خرد  
بگرد گرچه شب و روز تو سن گردون  
دوید اسپ دلم چون زمام بسته  
سوی شوق و تمنائے دل نمی گنجد  
خیال بست آه غوش خود کشیدن دل  
تو ساقی میکده بر روی محبت کشا  
تبرس دلی تو ز تاشیر و دود آه دلم  
دوید بر رخ آئینه اشک دیده من

بہیں تصرفِ دل تفسگانِ سوختہ جاں  
بگو تو ساقیا آخِ جگہ چونہ بر بندم

گرہ بہت درونِ گلوتنک ترا  
ہو قوت تو بہ شکنجِ سکتِ رنگِ ترا

مکن تو شوقِ شکایتِ نارسائی بخت  
کسے قبول کند عذرِ اے لگبِ ترا

رنیۂ عرش است بامِ میرزا

شامِ باز فکرِ آنجنا کئے پرو

نورِ ریز و از دور و دیوارِ

تابعِ فرمانِ او اہلِ زین

عفوِ عصیاں را ہی آرد صبا

از منۂ وحدتِ خدا را ساقیا

زادِ آخرۂ مکن بر زہد خویش

خاکِ کاراں را نباشد زینِ جبر

لطفِ مرونِ زستینِ پیدا شد

می شود جبریل اندر بنمِ قدس

ہست بالائے مقامِ میرزا

گشت عفا پا بدامِ میرزا

بہتہ از صبحِ است شامِ میرزا

چرخِ سبگرد و بہ کامِ میرزا

مردہ از دارالسلامِ میرزا

ہاں دو یک بحرِ زخیمِ میرزا

ہر بہتِ شمعِ است رمِ میرزا

ہست ہر یکِ پختہ کاہِ میرزا

نہم کونِ عاقلِ ز نامِ میرزا

ہست احوالِ ہمکلامِ میرزا

اے صبا برو و نہ امیدِ ز شوق

بایدت خوانی سلامِ میرزا

فرزِ پادشاہِ آصف پایۂ تختِ سلیمان

درفش کاویا فی سرفرازِ درگاہِ پارساں



نظام کار عالم را کشاد و بستان زناش  
 سر بر مایا خدا مود و بادا سایه آصف  
 سکندر خادم دیرینه نوشابه پرستاش  
 ز عدلش آنچنان معدوم باشد ظلم از عالم  
 کرا زهره که هنگام غضب تو نظر دوزد  
 گره گر بشکند اندر گلو هنگام من خور  
 خابستن نشان دامن از خاک نمی تابد  
 ز آب آتش جوشد و دیگر خالی ساقی  
 منم از آب دیده التهاب سینه بریان  
 ز تار کاکل پیمان و تاب عارض لب  
 به اندازے که ذکر شایسته میکند و اعط  
 از آن بانالہ وقت صبح مضروب بکاہستم  
 چه حاجت مر ترا دست جو با سوز عیسی  
 چه سود از شکوہ جور تبان آخریہ کانی  
 کشید چوں کلید کم بہا ابو آب سایش

بہا جوید ہایوں سایہ محبوب داس را  
 کز آسودگی حاصل بود دیگر سکارا  
 فروغ از چہرہ انور بود شمع شبتان را  
 گہے بیند چشم آبلہ خار مغیلاں را  
 جگر لرزاں بود زیر لحد ساقم نریاں را  
 صد کفیل مینا بہ شور آرد حریفان را  
 بکن از خون من نگین تو فاقن ست و اما  
 کہ بوبادہ آساید دماغ پختہ مغز را  
 کم نشا و اب صحرار از غم آتش گلستان را  
 بہم برد و ختی شام و صحرایاکفر و ایمان را  
 دہند یاد بر بنبر سر و در قصر تان را  
 کہ باشد تازگی از گریہ شبنم گلستان را  
 ز تار شک باید دوخت این چاکریاں را  
 سپردم با خدا غارت گرانین و این را  
 نہ بند و کلفت بے باگی دست کہیاں را

مشوے شوق چہ از شکن دگر می بینی  
 ز بار شوق می افتد جبین نازنیناں را



در دو جهان مجوئے سراغ مکان ما  
 مستیم از کیفیت باوۀ الست  
 خاقون مصر قصه یوسف چه بشنوی  
 باشد چه بایه قوت تسخیر مر ترا  
 خاکستری لباس چه پوشیم شام غم  
 ریزد گلاب بر سر خاک عاشقان  
 نازم خیال بوسه لبهاست یار را  
 زخم جگر ز تار گنجه سوزان مشه  
 وقت به صوت طوطی تقاره خانچیت  
 ز ابد کن زمان بخدا ز کبر حور خند  
 عهد وفا به بندت من مگر خدا  
 رقی تجنیش همه جهان و جگر سوخت  
 خون ریختی بدست حانی خویشتن  
 بار دین خون ز چشمه غریب روز حشر  
 شکر شه و کن نه شود هم یکجه ادا  
 آمد نه فرق بپس سر مودر نوازشت  
 لے شوق جمله کار بد خدا سپار

از خویش رفته ایم چه پرسی نشان ما  
 خیمه ازه قصه است ز خواب گه ان ما  
 دلچسپ بشیر بود این اتان ما  
 از یک نگه ر بوده تاب و توان ما  
 رخت سیه بتن زده سوز نهان ما  
 رنگین قبا و گلرخ و غنچه دهن ما  
 خواهند قدیان بکیدن بان ما  
 دوزیه شوق دیده دریده دهن ما  
 در بارگاه یار چه باشد فغان ما  
 تا بدگمان زمان شود بدگمان ما  
 باشد درین معامله او هم میان ما  
 باشد چراغ طور لے استخوان ما  
 باشد عین گدا به صدق میان ما  
 پیر فلک ستیزه به نجات جوان ما  
 روید اگر زهر بن موصد زبان ما  
 باد انشای فرق تو جاک وان ما  
 گویند فکر ما بفراید زیان ما

به مبتلائے محبت سکونِ تاب کجا  
 فراغِ خاطر و مجمعِ امن جانِ خریں  
 عیانتِ جلوئے معنی چو موبو ز خط  
 ز بهر فاتحه آمد سرِ نزارِ من  
 خیره خیره نظر گوشه نقابِ بخت  
 فلک چو سرِ کشت تا بچشمِ شمس و قمر  
 شنیده ایم که پیرِ فلک نسیم بهار  
 همه تغافل و قهر و غضب بجانِ نکست  
 کیسکه جامِ دل خویش را کند پرِ بخون  
 آبِ سر و گیسو چوں نه کرد تازه زبان  
 نگاهِ مستِ توسافتی بنا و توبه بکست  
 گزشت شب همه در بختِ حلت و محلت  
 مید ترک زنداں بسے محال بود  
 به بخفلیکه بود محتبِ شریکِ سرور  
 ز بهر گرچه سگِ خویش او بخواند مرا  
 شعاعِ طور همه رخت بهوش میسخت  
 به صلحِ شوق گراید به کینِ عدو یال

درونِ دیده مضطر خیالِ خواب کجا  
 دریں زمانِ پُر آشوبِ انقلاب کجا  
 بانِ مصحفِ اوصورتِ کتاب کجا  
 خطا معاف کنوں شکوهِ عذاب کجا  
 که شوخِ دیده گستاخِ راجاب کجا  
 الهی خاکِ کفِ پائے بوترباب کجا  
 اگر چه در چمن آمد و لے شهاب کجا  
 خوش نصیب که بردشماں عتاب کجا  
 به میچو سوخته جاں لذتِ کباب کجا  
 دلش بفکر تماش کنن شراب کجا  
 کنوں دستی ایں خانه خراب کجا  
 به آفتاب بخور باره اجتماع کجا  
 خیالِ توبه کجا عادتِ شراب کجا  
 به اهلِ بزم بگو خوفِ اجتماع کجا  
 منم خجل که سزاوار این خطب کجا  
 نظر کند بر خشتِ نابِ آفتاب کجا  
 صلاح کار کجا زنا صواب کجا

یکے پدید و گر بفرود زاری ما  
 عدو نصیب آہی مباد خواری ما  
 دماغ بیہودہ بخت است خامکاری ما  
 تراچہ کار ازین فکر رستگاری ما  
 نہ خاست موج انابت را شجاری ما  
 فرود منزلت و جاہ خاک رئی ما  
 بیا کہ قابل دیدن بود سواری ما  
 کہ یح فعل نبود است اختیار رئی ما  
 شدہ است موجب کین بقیار رئی ما  
 چنین نبود سزاوار جان رئی ما

نہ کر دہی چ دل و دیدہ راز داری ما  
 دریدہ حبیب و سر خاک بتلائے الم  
 نصیب است کجا دولت وصال بتلا  
 خلاصی گرچہ نباشد ز عشق او زاید  
 خجل نہ کثرت عصیان گشت دیدہ دل  
 غبار خاست ز خاکم جبین ما پشت  
 پیادہ قیس و دو پیش پیش در ہوکب  
 بہ رقص وستی ما ز اہدا تو خورہ گیر  
 بہ کج قبر پس مرگ دل گرفت آرام  
 گے بہ تربتم آمد نہ فاتح بہ خواند

نہ کر دشتوق صد فوسلیر در محفل

بپاس خاطر اغیار پاسدار رئی ما

شہر دوسرا دما لک باج و گیس پیدا  
 کہ مثل احمد مرسل نگر دو بالیقین پیدا  
 کہ شد از نور احمد آسمان و ہم نہیں پیدا  
 شد از بہر تماشا شہ اس نگاہ دو بیل پیدا  
 ز روز خلقت آدم سر لوح جبین پیدا

بجہا اند کہ شد محبوب بہ العالمین پیدا  
 عندائے قادر مطلق بفرمود آورد قرآن  
 جز این دیگر نباشد آیہ لولاک را معنی  
 عیاں شد چون ز نور ذات مطلق جلوہ  
 امانت بود چون نور ظہور سر عالم پیدا

بصر طیشا و مانیہاے میلاد شہِ مرسل  
چہ غم از شورشِ محشر یہ کارانِ امت  
چہ می نازی ز لہجہ بر جہاں یوسف کنگاں  
ہر اورا ہستی جاوید باشد یگان حاصل  
پے تعظیم استادان بوقتِ کر میلاش

شدہ شور مبارک باد بر عرشِ بریں پیدا  
ہزاراں شکرانہ دشد شفیق الذنب پیدا  
مگر دو تاقیامت چوں محمد زارین پیدا  
بگرد و درویش گرافت سلطانِ بریں پیدا  
شدہ در سینیہ من آرزو کنش پیدا

ز دل اشوق بہر نعمتِ حاصل علیٰ برہا  
حبیب کبریا شد رحمۃ للعالمین پیدا

ہمایوں شب کہ می نیم خدا و مصطفیٰ کجا  
بہراق تیز پراور جو بریل اس خندا  
نیوایا ز احمد را ملک بیدار کرد آخر  
یونما یا نبی ارکت میں خوش ہایوں پے  
محمد ز آس آور خوش خوش ش آسک رورا  
وزاں پس سو بالاشد سیرفت آسماں  
بیا خوش آمدی احمد سر عرش بریں شہ  
خوشا منظر ہے ایوان نشان در زلوار  
در آمد مصطفیٰ شان راں خلعت کجا  
برید آن یدنی جلوہ شیند از خوشیند ہا

ز معراجش چہ می برسی کہ سجا الذہبی سری  
دو گیسویہ رنگش چو اللیل اذ بغشی  
مکیدہ با ادب از لب ہو سید کف بار  
شتاب کنوں سحر خلوت کہ خاند خالو کجا  
بدادش از رحم جولاسوئے مسجد اقصی  
گزشت از منزل رفوف نہ اعرش پیدا  
کہ ناز و عرش تا بر خود کشن ملین بازا  
نہ تحت فوق پیش و پس نبوہ ہمہ انجا  
زمانہ البصر فرجام از توسین ادنی  
نبوہ عکس آئینہ نہ بحث از صورت و معنی

خدا را شوق ساکت شونه تاب نم زان بخا

چه میداند دل نادان چه بیند دیده اعمی

از دل و جان و جگر انس قربان شما  
شام سودا دل مار زلف پیمان شما  
سدر قم اقل بلوح قدس نام مصطفی  
از ازل ارض سما حور و ملک جگر پری  
بر سر عرش بریں چوین جلوه موعج شد  
گو خمیده پشت باشد تا قیامت سما  
مرحبا صد مرتبایر وسعت خوان کسم  
من چه خواهم از چنین کس چونکه خود خوان  
داخل جنت شوند از حکم خالق بوجوب  
جز در آئینه بایده مرا باغ جنان  
بر سر تخت شهری کئے پشت پا خود زنند  
تازه باشد گلشن اسلام تا یوم القیام  
با هزاران آرزو از بهر اوج بخت خود  
طلعت حمت ابرق رب مبط باشد و زحشر  
الاماں آخچه رنگ آرد دگر این شکلی

یا محمد خود خدا باشد شناخوان شما  
مطلع صبح سعاد و سوائے تابان شما  
دیگرے راکئے بودا عنی نشان شما  
شدمه از حکم خالق زیر فرمان شما  
جبریل از بال و پر گشته تگسبان شما  
کئے سبکسری شود از بار احسان شما  
بار بودی خلیل الله مهربان شما  
هم گل مقصود چنید از گلستان شما  
روز محشر مصطفی جمله غلامان شما  
چاپلوسی چوین کم رضوان ز دربان شما  
یا محمد مصطفی این خاک بوسان شما  
رحمۃ للعالمین از فیض باران شما  
آشیا ساز و دهم از زیر اویان شما  
تا گنجبد جمله امت زیر و امان شما  
شوق روز و شب که میگوید بهجران شما

آمد به میکده بت نازک خرام ما  
 فصل بهار و غنچه شگفته است و چمن  
 بگفته ایم بر در میخانه قتلها  
 بوسه زدیم بر لب ساغر بنهر من  
 پختیم گریه دیگر جنون در سر خیال  
 وسعت کجا به گوشه جولا نچه جهاں  
 برخاسته است گرچه مشکل عدد و کنون  
 قطع امید کرد و ز نظاره بتهاں  
 گزری به کوئے یار اگر تو نسیم خلد  
 لے دل تو یاد دار کتابی و عمر قی

زاهد بدین تو جلوه بیت الحرام ما  
 ساقی بریز باده گلگون بجام ما  
 اینست روز عید خوشا انتظام ما  
 بود این طریق شیخ ذوی القهرام ما  
 پنخه هنوز گشت نه سودا خام ما  
 بس تو سن خیال ر بوده ز ما م ما  
 آساں شد است بر در جانان قیام ما  
 آئینه عکس بر در زک حاسم ما  
 بعد از سلام شوق رسانی پیام ما  
 فرموده رسول علیه السلام ما

پرسند که به شرمین شوق کیستی  
 خواجه گو که هست کی از غلام ما

بے حد و میثا بود گو گناه ما  
 آیم پیش تو بچه رو خدیر غفور جرم  
 هستیم سحر جیب گریبان زر و شرم  
 هر چند اشک سرخ زود دیده یختم  
 لے مر حبا وصل غلی شد لال بدر

رحمت فزون تر است مگر در نگاه ما  
 بدتر هم از گنه بود عذر گناه ما  
 باید نگاه رحم بحال تباه ما  
 لیکن منفید گشت نه در غ سياه ما  
 از پر تو بحال بهر نیم ماه ما

افروہ زلف و کرم عز و جاہ ما  
 جانہا فدا ہوئے تو روشن نگاہ ما  
 جم راجہ نسبت از شہ عالم پناہ ما  
 فیاض ہر دادرین داد خواہ ما  
 بروخت است سوزن عیسیٰ کلاہ ما  
 باشد دکان مے بدر خانقاہ ما  
 ہشیار باش از شہ انجم سپاہ ما  
 بنگر کہ تا کجاست رسائی آہ ما  
 رہن بگرد و دید دل فرش راہ ما

شاہ خدا رسول خدا حافظ تو باد  
 بر جن دلفریب تو شیدا و عالم است  
 دارا شکوہ شان بکند در فریاد  
 محبوب خلق ہر گزین بندگ نواز  
 از بہر بقائے شرف خضر باقیہ است  
 مارانہ بیم شحمہ ونے خوف محسب  
 گوید بان فلک زدہ خصم رویاہ  
 بر ہم زند بچشم زون این بنا و چرخ  
 تا ہم خوش نصیب کہ از بہت نظام

اے شوق زینہا کن خوف رفتہ حشر

باشد رسول پاک چوشت و پناہ ما

اے خوشامہر و وفائے میرزا  
 پیش روئے ہر گدائے میرزا  
 ہمچنان باشد جفائے میرزا  
 ہم بخی گردد شنائے میرزا  
 می لہادے سر بہ پائے میرزا  
 دل دہی بادل ربائے میرزا

شد زمانہ بتلائے میرزا  
 گسست طلب کاؤس کے  
 ابری بار و چو از گرمی ہر  
 گو بر وید از بن مویم زباں  
 گریہ بودے بخت جم را و تیرس  
 اہل دل را لازم و واجب بود



می توان نوشید با اهل صفا  
 هر بلا که آسمان آید فرو  
 سلبیل و کوش و حور و جانا  
 باغبان بنگر که هر مرغ چمن

باو به یاد دلائی میرزا  
 دور می سازد دعائی میرزا  
 اینهمه باشد برائے میرزا  
 می پردازد هر هوای میرزا

می کشاید عقده های کارشوق  
 ناخن مشک کشتای میرزا

چون دید لب رشک عقیق مینی را  
 ای ختم رسل بر در پادشاهین سا  
 گو باش که دور است دلا شهباز مدینه  
 بهنگام بلا وقت غضب صریح کن  
 از مبدی فیاض همه گنج حقیقت  
 خوش ذائقه افروز و شکر ریزه قسم  
 ساقی ز لب شیشه خوشامهر شکستن  
 ای قیس کن شور که از خا و غبار  
 فراد بخیر کاوش دل سود نه بخشد  
 از قتل من اقرار کند قاتل من پاک  
 حاصل بودا شوق ترا دولت عقیق

آمد عرق شرم گل یاسمنی را  
 دیدیم گداوشه و درویش و غنی را  
 در دیده بود جاشه کمی مدنی را  
 صبر حسین و خوبی خلق حسنی را  
 والله عطا گشت او پس قرنی را  
 بے شبه زبان و دهن خنده زنی را  
 پیدا بکند قوت توبه شکنی را  
 بر روز لب زخم دریده و دینی را  
 در عشق فروغ بنود کو کهنی را  
 در حشر به بند خط پر خوں کفنی را  
 کن در روز دال الفت دنیا و دنی را



<p>             بال پروانه باشد پروانه ما              شده لبریزه همه ساغر و پیانه ما              آمده حضرت عیسیٰ به شفاخانه ما              گریاید بر محفل زندانه ما              بے حقیقت بنود نخرش ستانه ما              بکمه شیار بود ایں دل یوانه ما              میکشاید گره کاکل تو شانه ما              بشنوی گریه شب غمزه فسانه ما              بر تو آشفته بود ایں دل یوانه ما              بهر آسایش ما خسرو فرزانه ما           </p>	<p>             شمع روئے تو بود رونق کاشانه ما              لے خوشبخت که از باد عشق احمد              در دودل را چو طیب است محزون              بگنجد مهر بر شیشه سراسر ساقی              چوں بدیں حیلہ فتادیم پلے ساقی              قیس باینز همه طر ز جنوں آموزد              گویت بهر خدا بادل مشاطہ پیچ              قصه کو کهن و قیس فراموش کنی              سر جبالے شب آصف چه فنونها کردی              بے تکلف همه سامان همیادار           </p>
---	---

شوق کردیم سپرینه پیش تیغ  
 آفرین باد بریں همت مرانه ما

<p>             شمشیر کف داد شجاعان عرب را              فر دوس شده وقف شهیدان را              ترکان عجم هم همه خوبان عرب را              گلزار ارم کرد بیا بان عرب را              آن لحن عطا گشت حدائے خوان را           </p>	<p>             فرمان خدا بود چو سلطان عرب را              تار زم کنند از همه کفار و منافق              آراست بیک حله توحید آلهی              قربان خدا کرد پے گلشت محمد              خواند همه دم حضرت داود و داود           </p>
--	--

اے صل علی خوش اثر نام محمد  
 بگر روش مستی و مدہوشی عاشق  
 پوشیدہ داماں احد مہر رخ خویش  
 آں مہر کرم مطلع خورشید ہدایت  
 میکرو فرو کے دگرے غیر محمد  
 خوں ناب چکاں آبلہ پاہے غریبا  
 نوشند ہم خون جگر از منے گلگوں  
 دست تم و کاوش دوران زمانہ  
 چوں گشت فزوں تیر گئی شامِ فصلت  
 زہار میا لایخن ترشی و تلخی  
 سو گند رسول عربی سوزن عیسیٰ  
 مارا چہ غم از گرمی خورشید قیامت  
 دانند کہ بود روح فدا نام محمد

در رقص و طرب کرد شرابانِ عرب را  
 رقص جل آموخت غزالانِ عرب را  
 چوں دید ضیائے مہتابانِ عرب را  
 بر کرد چراغِ غرہ کورانِ عرب را  
 اے فوج بگوئید کہ طوفانِ عرب را  
 سیراب کند خارِ بنیالانِ عرب را  
 حاجت بود ساغرِستانِ عرب را  
 دانند نکلد گہے پیمانِ عرب را  
 بر کرد خدا شمعِ فردغانِ عرب را  
 باید شکر و شہد ملیحانِ عرب را  
 کئے ز فو کند چاکِ گریبانِ عرب را  
 کردیم بسرگوشہ داماںِ عرب را  
 باید کہ تواں کرد فدا جانِ عرب را

از خاکِ عرب ہم شوقِ چو سہم  
 در دیدہ کم خاکِ بیابانِ عرب را

کنوں چگونہ بود اسگ بود مند مرا  
 متاع ہر دو جہاں مصیبت گرد ہند مرا

بسوخت آتشِ ہجر تو چوں سپند مرا  
 غنی علم نہ پریم خدائے را سو گند

سر و جبین بدرت سوده ام شه مسل  
 سپرده ام دل شوریده با طبع عرب  
 نبشت نخه رنگ ز دونه حال من پر  
 غبار و اسرار عشق آزاد م  
 نگاه تیغ و شوره تیر و دانه خال بود  
 پیر حال من ننگ خاندان ابد  
 قسم بحق نکم ترک راه حق گفتن  
 بوی بزم کرین پیش گفته ام گویم

عطاشده نازل طالع بلند مرا  
 چه کار از شکر و شیر و شهد و قند مرا  
 میخ چو کینه دانت در دمنده مرا  
 فلک کنون نتوان کرد پابند مرا  
 که نیست حلقه زلفش کم از کند مرا  
 مکن تو یار ز چوں و چگون و چند مرا  
 هزار بار سر دار گر کشند مرا  
 شنائی شه بود از جان و دل پند مرا

بهر آنچه شوق بگوید درست میگوید

که هیچکس نرساند عدد و گزند مرا

نقش نگین خاطر ساز تو نام خویش را  
 نقد و متاع جان و دل تا تو آن گل  
 پرده بکش ز رخ خود جلوه فلک به هر طرف  
 بسکه بوند خام طبع بسکه بوند پخته مغز  
 سوختن متاع جان تا به کجا به عاشقان  
 تو سب بر شوخ و تنگ رام شود با بنه  
 سیرگه تو چشم و دل و بچمن چمن ذوال

سجده گهه انام کن بیت حرام خویش را  
 بر تو فدای حواله کن دار السلام خویش را  
 رشک فروغ طور کن منظر و باه خویش را  
 بهر خدا نگا بهار پخته و خام خویش را  
 خوش به دمی که وقف برق حرام خویش را  
 در دهن و پشت او زین با جام خویش را  
 بهر ویش صبا کن طرز خرام خویش را

بزم سرود و رقص و مئے بادہ کشانی چیت  
ساقی بیابہ دور آساغ و جام خویش را

چوں زارل بر آساں سجد کناقل دہام  
از درخوشتن سراں شوق غلام خویش را

سودائے عشق احمد را ماں شد است مارا  
گر جاں رود ز قضا نتوان برود اداں  
یک جام بادہ ساقی بانقد جاں فرو شد  
بویسم چوں نہ از لب نوکن بان تبغیش  
از دیدن لب و رخ و اندر غنچه دل  
ناگہ اجل بیاید جاں برور و ز فرقت  
پہلو بہ پہلو بودن در بزم گاہ با تو  
گو بوالہوس مہوس در فکر کمیاشد  
مہر غلامی او و اللہ ز روز اول  
اے ناخداے امت بہر خدا مدد کن  
یارب کجا میجا در ماں شدہ آمارا  
جام مئے محبت ایماں شد آمارا  
شکر خدا غنیمت از راں شد است مارا  
از بہر اشک خونی و اماں شد است مارا  
چوں گل ز فرط شادی خندا شد آمارا  
کلاے کہ بود شکل آساں شد آمارا  
باشد نصیب شمن حراماں شد است مارا  
اکیں خاک کوئے جاناں شد آمارا  
بر لوح سینہ و دل چپاں شد آمارا  
سیلاب موج عصیان طوفان شد است مارا

بز نام پاک احمد جانہا نثار کردن  
اے شوق نیک بشنو فرماںش را

کشم چوں سرمہ در دیدہ غبار کو جانان  
صبا صبحدم خوش خوش شہوا کوئے آواز  
کہ تا نور بصارت ہم بغیر اید و دل جان  
چگونہ درد دل خود جا دہم سیر گستاں را

برقص آرد و پهنج برین ستانه ز قاش  
 بشو عشت فرات کلبه مخزن شنبوی  
 نه کار از سجه و ز ناز نه از مشربلت  
 خوشدلق گدائی پاره پاره و غم شای  
 بزور باز و خود چوں کشاید عقدہ کارم  
 طلوع صبح عشر شد نه شد آخر شب قوت  
 چه سود از استخوان خور و دها و انجوب بر تو  
 بود تا ماه را کبیا از تیت زابان

قمر زهره عطار و شتری میخ و کیوان را  
 که تا رخصت کنم از خانه خود یاس و حرار را  
 سلام از من رساں با و صبا کو کفر و ایمان را  
 دهم پویند از بال بها چاک گریبان را  
 بصد منت خم بوسه سر دست کریان را  
 الهی تا کجا باشد درازی شام حیران را  
 نوید دعوت سیر رسا نین رسا نین را  
 سلامت داریا شباه آصف ظل سحر را

شده ثابت ز نقش نام آصف شوق و عالم  
 بود سوز نامه لوح حبیب زهره جبین را

## بالب

خنده گل مینفراید گریه بای غنایب  
 در جگر خون بسته شد از ناله غنایب  
 صد هزار او جور از گل پیر و زلفه  
 اطلس و دیبا کجا و عاشقان بینوا  
 بر سر گن شور بر پا میکنند آتش ادب

موسم گل سر بر آید بلائے غنایب  
 دل بدو آویز آب آلاء غنایب  
 ای صبا از ما چه پرسنی ما جبر غنایب  
 از قبا بے برگ گلبن بقیع غنایب  
 قطع کردن را سر و منقار و باغ غنایب

باغبان خواہد اگر بہر دوائے عندلیب  
 مشتِ بال و پیر ہی بنیم بجائے عندلیب  
 لطف گل رنگ گردار و بجائے عندلیب  
 بال گل ہم و ابو داند رہو اعندلیب  
 باغبان فکرے کند درخوں بہا عندلیب  
 مسخ ثابت کردہ آخر خطائے عندلیب  
 از شکست رنگ گل خیز و صدا عندلیب  
 چھڑمی نالہ کنوں آنجا بجائے عندلیب  
 بر محل بود است اس گلچیں بنا عندلیب

می توانم از گل خوشید گیرم عرق  
 دی سرودے نعمہ ہا امروزیار بچمن  
 در میان عاشق و معشوق ربطے خوش بود  
 گر بہ شوق روئے گل بلبل کشاید بال پر  
 دولت رنگ بہار گل چو شد صرف خال  
 و قفس چوں میکنی صیاد بے جسمش بگو  
 اتحاد حسن و عشق انیت اگر در باغ و ہر  
 شد بے تاب و باح و در عالم تروتازہ چمن  
 آیشانش را جہاں گزینکن از شاخ گل

از گل و بلبل چہ گوئی شوق بشناس چند  
 نے بقائے گل یہی نے بقائے عندلیب

گفتا بر وزیرِ خود ایں مدعا طلب  
 گفتا کہ نہ ہر تلخ ز جام قضا طلب  
 گفتا کہ ایں سراورِ نخب رسا طلب  
 گفتا بر وزیرِ درو کہ گفتی دوا طلب  
 گفتا بلائے جاں نہ سیر زلفِ ما طلب  
 گفتا کفن ز دامن تیغِ ادا طلب

گفتم مرا بہر ہم خود اے دلر با طلب  
 گفتم علاج درِ دل خود چساں کنم  
 گفتم چرا بیدہ نیائی باں خواب  
 گفتم بہ یا چشم تو بہارِ گشتہ ام  
 گفتم کہ دنِ رنج و تعب تن نمی دہد  
 گفتم ملکِ خنجر ناز تو گشتہ ام

گفتا بیا بکوچہ ما انزو و اطلب  
گفتا خموش کیفیتش از صبا طلب  
مرگ من از بوائے خدا از خدا طلب  
چوں نوح گریہ را کنی نا خدا طلب  
لیکن ز بہر طریق رہ آشتا طلب  
در راہ عشق همچو منی رہنا طلب  
ازہیچ پر جہا چہ کند کس وفا طلب  
با صدق دل زور گمہ خیر الہ طلب

گفتم ہر اجنوں بسر کوہ و دشت برد  
گفتم شمیم زلف تو بدہوش میکند  
دست از علاج من بکش اے مہربان طلب  
از ورطہ فنا نہ رہد کشتی حیات  
باشیخ و بہمن ہمہ گیر گنگ و رو با ش  
بیو و بہت قیس پئے خضر رفت  
خنجر گزائے تیغ زن و ترک تہذہ خو  
دیدار حق بجات ابد رحمت خدا

عمرے گزشت شوق نیست وصال

عمرے دگر ز حق طلب و یا قضا طلب

بجائے درد و فراق درویشی بدار آ  
کہ آید بیا ہزاران ہر گاہ بر نہ ہار آ  
تعالیٰ اللہ کہ مشغول بہ آن بیا کار آ  
عجب پیوستہ میماند بہ ہم دل نہ ہار آ  
بہر از چشم حق میں قدر پر و نگار آ  
چرا کہ بجا نمی گیرد دل زارم قرار آ  
سرینا دل زنداں خم صہبا خار آ

دل پر خون بر آید ز چشم آسبار آ  
بیا ساقی بجام افکن شہر خوشگوار آ  
نار ہم سحر با فردوس و رضوان آ  
گے رنج دنیا کی گاہ زلف تابدار آ  
بیا در بزم مالے ز اہدیش آ  
ندانم از چہ بودہ خاطر را اضطراب آ  
چہ افتاد است آساقی لہوہ ز بزم شکستی



زود و آه من تا روز محشر زنگ پاشد  
 جمال یوسفی افسانه خواب پریشانست  
 هریا کرد شد سالن عشرت لیک تمیسم  
 شب وصلت شب سراج عاشق بگیان شد  
 نمود خط به گرد رخ کمال حسن مباح شد  
 رسا این مشت خاکم گرترا با من نیست  
 یقینم شد به طرزاں جفا دے کہ می نیم

گرفته تیرگی شام قیامت مستعار مشب  
 ز لیلجا گو میت بشنو کہ باشی ہوشیار مشب  
 وفائے وعدہ اش خواہم چه خواهد کردیار مشب  
 کہ پایم بنفک بودہ آویارم در کنار مشب  
 شد ثابت مرا از شکل ماہ کہ در آ مشب  
 صبا در کوچه جانان گرت افتد گزرا مشب  
 کہ ملک سستی عاشق بہ گرد و تار مار مشب

ز بند نامردی داراں این شوق مسکینا

ز بہر پوسہ لعل تو ام امیدوار مشب

بخاک من گزراں نگار را دریا ب  
 ز طول روز قیامت تو واعظا فخر تو  
 شب وصال بہار دسے بروز فراق  
 چھاں چھاں رود و سو سو بھی نگر و  
 نمود چاک دل و ہم جگر و پارہ نمود  
 اگر بمن نگرانی غمے منہ دارم  
 خطش و مید و صفائی منور با من نیست  
 طیب نبض چه بینی بہینہ دست بہ

عروج طالع مشب غبار را دریا ب  
 درازی شب و درمی یار را دریا ب  
 بجائے گردش لیل و نہار را دریا ب  
 قیاسے چو سرو ادا دائے یار را دریا ب  
 خراش سینہ ایں جانفکار را دریا ب  
 ولے قباحت انجام کار را دریا ب  
 ز روئے آئینہ سائش غبار را دریا ب  
 پیم کہ بہت بل ناں بخار را دریا ب



گل و چمن ستر بزم چہ می آری بر بگرار تو افتاده ام چو نقش قدم بروز عید گشتند قفل منکدہ را بہ دل ز ہجر تو درویش تائے سجاد	بہار و باغ دل و اغدار را دریا ز راہ لطف من خاک را دریا بہ یک پیالہ من مئے گار را دریا منے بیا و دل بقصر ار را دریا
---	---

چو حاصلت وصال صنم ترا اشتوق

سجود در گہ پروردگار را دریا

شب با صبح خدانت امشب بفضل حق نمایانت امشب ز حسرت لب پہنانت امشب کہ گزروں میر سمانت امشب سر خاک شہدانت امشب متاع وصل ارزانت امشب نغم ہجران بہ پایانت امشب غدارا کار آسانت امشب سرت گردم چہ فرمانت امشب چہ خواب من پریشانست امشب ظہور رنگ طوفانت امشب	نصیم وصل جانانت امشب ہزاراں روزائے نیکبتی منم در خلوتش ہیروں رقیبم بشومہمان من سے ماہ خوبی جہ من با چمن و چادر گل دہم جاں کام دل ازوے برآرم نمایاں گشت نہر صبح محشر بیاقابل کبش این سرکف را سوال بوسہ لعل تو دارم خیالانت دل و حشت نزاریم ز امواج مجید چشم خونبار
---	---

دل اندر ز نخدانش چو یوسف  
خط سبزش به چشم وحشت آگس  
تا نم از رخ پاک تو بوسه

بقعر چاه کفانت امشب  
چرا گاه غزالانت امشب  
که دو و ختم قرانت امشب

بیای شوق از من تو به شکن  
که عهد نقض پیمانست امشب

ز نور جلوه اش کاشانه من و شتاب امشب  
نخواهم بزم جورا بنام بهر خدا رضوان  
به گلزار دل من از خیال رو خدانش  
فتاد اندر بدستم چون عنان تو من و جلیش  
ز حیرت ید و دامانده ابرویش و صلیت  
شبک سینه شد از ناوک بایس و الم حیرت  
به فرقت تا کجا این سینه و دل چاک بازو  
منیدم چه افتاد است از تنی بخت او

به خار تار دل یاز بیا گلشن است امشب  
مراد را پلوی سآ ماه پیکر بود امشب  
چرا ز گلها کس رنگارنگ حیثیت است امشب  
ز حسرت نعل و آتش قیث دشمن است امشب  
ازل آورد بخت ناغوده بامن است امشب  
بیا بگردل مار که هر جا روزن است امشب  
بیا که دوریت ترگاں چشم سوز است امشب  
بلند از خانه دشمن سدا شنودن است امشب

به خلوت گاه او دیدن شوق را شایه  
که بنیا چشم ز گرس نیز گویا سوس است امشب

بای

بتلای سحر یارم سوختن کار نیست  
 نیک باشد گردت آری لیس لیب  
 از زمین خیز و جفا و از فلک بار و بلا  
 شهر و حنت به عالم گشته ای زیبا هنم  
 تیغ ابرو کش زین گردن مرا منت بند  
 زین و او قوت سخن از من بشو آرزو و  
 گل به خند از خوشی بلبل بگریه در چمن  
 مدعی دل اگر پرسی بگویم پیش تو

آتش غم شعله افکن و حزن و خار نیست  
 من ریخا دل همیشه پیشم مدار نیست  
 هم زمین و آسمان دایم در آزار نیست  
 قدر عاشق گردانی عاشقی کار نیست  
 کیس سرشوریده بیکار و هم بار نیست  
 و اعطا آه و فغان از طرز گفتار نیست  
 گلستان عشق جاناجله گلزار نیست  
 فاش نتوانم کنم زان که اسرار نیست

من همگوشم ز شوق دل با و از بلند  
 اگر جهان دشمن بود لیکن خدایار نیست

از صدق مرا پیش تو چون رویا ز است  
 کوه نشود جز به سر تیغ سیاست  
 ایس جمله که بر من گزرو رخ و الم  
 روز من بسکین چو شب سحر تو تاریک  
 پندار تو فر دانه بود و هم جوانی  
 و عشق نه گنج سخن از شاه و گدائی  
 از لطف و کرم گریه نواز و عجب نیست

در مذہب با فرض همگونه نماز است  
 کانه که به نقد دل دست راز است  
 یک شمه ز جور فلک شعبه باز است  
 جاناں به سر زلف تو ایض دراز است  
 امروز که بر حسن ترا این همه ناز است  
 محمود که شاه است و غلامی زایا ز است  
 من منبده مسکینم و او بنده نواز است

پروانه اگر سوخت شد عاشق است  
حیرت که چرا شمع بدیں سوز و گداز است

تجویز کند جائے ترا شوق بہ جنت  
چوں احمق مختار بہر کار مجاز است

کنہہ بہ چشمتے کہ دروے جلوہ دیدار نیست  
یاد در دل جلوہ گہ بودہ آدو بازانیت  
روز تنہائی بخیر دروالم کس یا نیست  
شکوہ دارم ولیکن طاقت گفتار نیست  
اے جنوں رحمتے کون ویر بخت یا نیست  
در گلستان جہاں دیدم باخار نیست  
بندگان عشق را با کفر و ایمان کلا نیست  
وای بر آناں کیو ہم محرم اسرار نیست

خون شود آں دل کہ درو عشق یار نیست  
سوئے بازار جزا بہر تماشا چون دم  
سخت حیرانم کہ یارب با کہ گویم حال دل  
قصہ جور فلک از من پیرس کہ ہمیش  
دست وخت شد دراز و در چمن آمد بہا  
عندلیب ل چرنا لہ ز آزار فلک  
شیخ برا سلام نازاں برین نازاں کبفر  
گرچہ صد در حرمت بار خلوت یافتند

گریہ ز مانی بشادی نیز خنجر سر نہر  
شوق میکنی را گے از حکم تو انکار نیست

از نزاکت رنگ بوہم بدل او بارداشت  
غم نہ باشد یار ما گر صحبت اغیار داشت  
جلوہ حسن رخ او پردہ اظهار داشت  
مشرقی غمہ بریں کم مایگی بیار داشت

بر گلے عاشق شدم کور و فتن گلزار داشت  
در چمن دیدم بہر گل پہلوئے خود خارا داشت  
عاشق اویم کہ عشقش داور دادار داشت  
کائنات ہر دو عالم قیمت یک لہ آن داشت

زنگ بر زوگل شکست غنچه را دل شد بچو  
 طعن زاید بر کسرت بدم ناید درست  
 قصه شام فراقش مختصر گویم شنو  
 و نشین زخمی زانور جا می دانیتم

نازنینم چو تن ببارب تن گلزار داشت  
 چشم میگوشت شکست باوه خار داشت  
 کرد آخر با اجل آن شب که این بیمار داشت  
 منت لذت کرد هر دم لب سوفا داشت

شوق کاش بدلت وصل صنم در قیامت  
 بخت یا در قیامت خوش دولت بیدار داشت

بیا به چشم و نیش در دلم که خانه داشت  
 خیال بوسه لعل تو جان میفرزاید  
 بدام زلف چه حاجت ترار روز انل  
 اگر چه زلف تو رنگ تم همی ریزد  
 به خانقاه و حرم هم به دیر و میخانه  
 به کفر و دین چه کشاید به دیر و کعبه چکار  
 فلک عدونه خستیم تو غیم سس  
 نوائی نغمه شادی و ناله غم و درو

بالتفات نگر به دور ایگانه داشت  
 برات نقد حیات من از خزانه داشت  
 که خوشی دل مایع آشیانه داشت  
 تو او چه کرد که رو تو در میانه داشت  
 بهر کجا که شیندم همه فناء داشت  
 مقام سجده من سنگ آستانه داشت  
 ترا که خوی بد است این همه بهانه داشت  
 همه ز پرده آهنگ یک ترانه داشت

غریب و غفلت و بکس فتاده به دکن  
 میخ شوق ز تقدیر آید دانه داشت

برق چاه به خرمین جانم جهان و رفت

از تو سنی بکسر خاکم دو اند و رفت

نازم به حقوق او که سر بد فتم ز لطف  
 ضلح نه رفت مردن من آن انگار من  
 نه پائے رفتنی نه مرا جائے ماندنی  
 گشتم غبار و سهره باد صبا شدم  
 اے همشیک چه گویت از یاس شام وصل  
 وز دیده یک نگه سوئے من کردی حجاب  
 قابل به یک شاره ابرو عشو زرا

آمد ز دور سوّه اخلاص خواند و رفت  
 ناچار تا بگور جنازه رساند و رفت  
 اے یکسی که او سر را هم نشاند و رفت  
 تا چون نشینش سر را من کشاند و رفت  
 گفتم نه را بار به منت نماند و رفت  
 شوخی مگر ره پلئے من کشاند و رفت  
 زهر آب خنجرے بگلویم بر اند و رفت

هنگام رخت بستن خود شوق زینیاں  
 خوش کلمه رسالت و توحید خواند و رفت

او که در جفا کردن محو شد و ماینه است  
 ناصحا گویندم حرم را نگه دارم  
 ز ابدار به ترک خواب چهره زرمیدار  
 حائیکه من دارم دیدنی همی دارم  
 قاصدا پیام وصل از تو را نمی شنوم  
 زیر کی اگر لعل دل ز یاس سبک بخیز  
 منع از چمی خندی بقیست را عالم  
 خواهرش دل ندان مقصد ریا کار را

من که در وفا مردن لطف ندگانیه است  
 او بسوئے من مگر و خوف بدگانیه است  
 رنگ روی بچو را رشک رخو اینیه است  
 دشت و جنون قفس قصه زبانیه است  
 غیر تم نمی خواهد رشک همزبانیه است  
 اختلاط ایس مردم موجب گرانیه است  
 حادثات ایس عالم دور آسمانیه است  
 ز ابد خداوند واقف نهانیه است

منزلِ عدم لے جاں پیش از آنکہ مرگ آید	قطع میتوان کردن روز ناتوانیهاست
از چمن مرگ گلچیں گوشهٔ قفس بهتر	سودا ز راه کردن وقت پر فانیهاست

کافر و صحنهٔ خانهٔ خدا ز ابد  
شوق و کج تنهایی شکر بے نیایشهاست

چست قبائے مرا تنگ چو در برگرفت	غیچۂ پر مرده دل رنگ گل تر گرفت
ببر بزم آمد آں رشکِ قمر بے نقاب	ماہ ز شرمندگی سوئے به چادر گرفت
مایل آرایش و دوش چو شد سیمبر	قیمت گوهر شکست زینت ز یور گرفت
چوں به خیال کسے زار به گلشن شدم	دست چنار گرفت پاک صبور گرفت
عاشق و غمت در شب فرقت ز غم	خار و خشک خار را بالمش و بش گرفت
تخم محبت کسے کاشت چو در کشتی ل	خرمن بتیش را شعله آذر گرفت
شلیخ ندانم چه شد رهن به میخانه	خرقه و سجاده کرد جگر ز ساع گرفت
وحشت و شوریدم حالت او غیر کرد	رنگ شکست خم رونق دیگر گرفت
با گهر مدعا بخت مرا ساز نیست	غریبه به دریا زدم سعله سحر گرفت
سود و در عاقبت گریه تر دامن	وانه سحر اشک من صورت گوهر گرفت
رهر و ملک علم و فقر عصیان بخش	نیمه بر ووش کرد نیمه بر سر گرفت
عشوه و ناز و اداعهٔ ابروی او	جو شیر شیر بود آب ز خنجر گرفت
شد زالم رنج و غم هم ز مصیبت را	هر که به در ماندگی دامن حیدر گرفت



باد بر او آفرین گفت بے خوب گفت  
آدمیاں کم شدند ملک خدا خر گرفت

روزی سه دزدگر کز اثر بخت بد  
خاک شود و کفش شوق اگر ز گرفت

حرف و فاطر از تکین دل منت آساں به یک نگاه کرم شکل منت آخر فردگاه بلامنتل منت گه بر زین گه به فلک محل منت بی حاصلی به باغ جهان حاصل منت از من یک شرم کند قائل منت در حیرتم که غیر چرا مایل منت گویا زبان حال عدو حاصل منت نقصاں چه در کمال فن کمال منت ایک زبان سفینه و بسا حاصل منت	الفت خیمه سیکر آب و گل منت دشوار خلق گوید و اما ز فیض تو گر درد و غم الم چه عجب میبهاں شود از من ره تشبیه فر از جهاں پس شاید به زعم بخت عدو بر تو آن خوم آساں بود شناختش روز رستخیز یارب مال کال زندانم که حال چیست خواهد بهر کجا که بر دشت کوه مرا گر خصم هر فکیر شود بر کلام من از بحر فکر طبع بر ارم در سخن
--	---

ای شوق از جفا بتاں تنگدل مشو  
آخر بروز حشر خدا عادل منت

فدائے نام مبارک محمد عربی است فتاوه برد تو شیخ و شاب و طفل و صبی است	شفیع امت و سلطان و برائی و نبی است تونی کفیل مہمات امت عاصی است
---	--



تو بس کریم و خدا بیدریغ بخشنده به نسبت تو فاضل و البشیر میکرد ز حال خویش چه گویم شهادت و فراق صدای العطش و العطش دل خیزد به یاد جلوه انوار آئین سرودیت منه در دلستان با دو عشقت به خصم رحمت عالم ظهور قهر خدا به خنده چوں نه در آید گل اسید و دم	خطائے مانه بود گر ز مافزون طلبی است چه مایه اے نشه عالم ترا علونبی است مدام ناله سحرگاه و آه نیم شبی است هزار خم بکشد منور تشنه لبی است شکست در جگر آئینه جللی است خمار بوی عبا و عمامه عنبی است ز شان آینه تبت ید ابی اسبی است بنام او که زمین نخل باغ نبی است
---	--

صبا بدست تو افتد غبار کوئی نبی  
چشم شوق تو او کرد گرچه ادبی است

کاش شیشه دل پر ز من عشق بخت نیست سودای محبت سیر شوریده که وارر بر خیز ز بالین مرغی تب و فرقت از خنکی لب دیده پر آب تو او یا در دم ز بند خیز من ز تو اے چرخ و اعظا بسراست هوا سیر کوشش آزاد ز قید نسب و مشرب و ملت	برنگ تو او ز گهر زرنگر آیت را نه شمع و شمع و شمع و شمع آیت اے پاره گریه چو آب کاب و کاب آیت در و دل با قبال تعمیر و بیانیت آه دل مایه ز کم از برق و تابیت ما از و سیر و کاشای جانیت در بند عشق فلان ابلان نیت
---	---

باور حکم زانچه چنبر خنجر میان نیت  
بانے ہووا نچہ درو رنگ بفرانیت  
چوں رنگ و فاور دل بنا جہا نیت

گفتی بدم نزع کہ آں شوخ بیامد  
مغفور مشو یار بریں برگ و نوائے  
زیر سادگی ثابت نشود نقش صفائی

ہیچ است جہا کار چہا شوق مینیش  
باشد کہ نباشد بہ تو پروا جہا نیت

شہید عشق بہ میدان کر بلا خفتہ است  
غنودہ بخت سیر بالیش ہما خندہ است  
مگر بہ شام وصال تو بے نوا خفتہ است  
اگر بہ بخت او بہ بالا بوریا خفتہ است  
چو آشا کہ بہ پہلوئے آشا خفتہ است  
بہ فرش سبز و درون چمن صبا خفتہ است  
چو دانہ کہ تہ رنگ آسا خفتہ است  
بہ ریز دامن شرکان تو بہا خفتہ است  
تو بے خبر کہ سیر گنج ار دما خفتہ است  
قیامت کہ در پر وہ حیا خفتہ است  
چہ غم بہ کشتی ما گر چہ نا خدا خفتہ است  
ہزار فتنہ کہ در گوشہ خفا خفتہ است

درون سینہ دل مرده ام کجا خفتہ است  
بجواب ولت بیدار وصل تو دیدم  
نہ خفت باوشہ نمر و ز باراحت  
رہو و خواب عدم ہر گدا و سلطان  
بخود و راز کشیدہ کہ بہ کنج لحد  
ز بوسے طرہ مشکین یا رستمان  
بہ ریح سلامت ہو و چگونہ کہ  
ز یک لٹارہ چشم توفیق نہ ما بیدار  
مخت نغمہ محنت و لیک لافیاہ  
ز نیما زنگارہ توفیق نہ ما خنود  
خدا قولیت نگہاں گہے نمی خستہ  
بجواب نیز بہر خدا مکن بیدار

تو نیست چرخه و بازو طبع من بشوق  
چرا بجز کنم قافیه عصا خفته است

<p>بے سبب بای عالم عالم ابانیت گر رخت اس ماه خوبی مهر عالمیت قائم و دیبا و اطلس گر نباشد گوشت مسکن با کوئے او سنگ و در او تکیه گاه هستی مانقش بر آب و جہا آب رواں آشنائی بجز الفت از طوفان غف نیست میتوان از سر گزشتن در ره عشق تباه از چه رو خود را سیر افلاک بالائی کشد این ز تاثیر خدا و اورت وقت کردی برین بریزم منہ بر دیدہ من آتین</p>	<p>نوح در کشتی و ہم کشتی درون آب نیست تاب دیدارت چرا در چشم شیخ و شایست مانند پوشیم ما را حاجت بجانیت بوریاے فقر کم از مسند دارانیت لایق جا گرم کردن خانه گردانیت بچه بطرا بس زاید ز سینه آب نیست زاهد از پامروای شیوہ آداب نیست طرہ دستار زاهد از پر سر خاب نیست شیخ ہم در رقص آید جا استعجاب نیست قطرہ اشک است ناصح گوہر نایب نیست</p>
--	--

ہاں بیا در بزم بشو ہم بدہ داد سخن  
نغمہ شوق است جانان کہ دولایت

<p>دلہ بہ سوئے زنجار شایل افتادہ است بہ اتبد اسر و سوئے عشق آساں بود ز شوق چشمی آئینہ سخت جہرا تم</p>	<p>فرشتہ ایست کہ در چاہ بابل افتادہ است فتان و درد کہ انجام مشکل افتادہ است بروئے یار چگونہ مقابل افتادہ است</p>
---	--

زواعنائے کہ اطرافِ محل افتاده است  
 که خشک لب همه صحر اوسا حل افتاده است  
 که خاک بر سر و بر خاک سبل افتاده است  
 سرم به پائے نگارین قاتل افتاده است  
 ترا چه یاد که منزل به منزل افتاده است  
 عبث که شیخ به عقدِ انا حل افتاده است  
 مگر عیار ازین بیش کامل افتاده است  
 جگر پر آبله ناسور در دل افتاده است  
 که پائے توسن ایام در گل افتاده است

بهار اشک شرر ز بقیس باید دید  
 که اتم شنه جگر بکنار آب گزشت  
 بیابین چمنها شجرت ایگنر است  
 تعلقات نیازیت بعد قطع شدن  
 بلائے تازه سهر سهر و ان منزل عشق  
 منم بیکر که ز تار بر کمر بندم  
 بهائے سخن ترا نقد جان تو اداون  
 ز چاک سینہ دلخنگاں چه می بینی  
 از اں زمام امیدم ز دست می گسند

درین همج ندانم چه رفت بر سر شوق  
 درون میکرده بدست و غافل افتاده است

نور و ضیائے مهر و ماه توره سیر زان  
 روئے و نگاه جمله خلق جانب کی می زان  
 بت ز تار جان ما هر سیر می زان  
 زند و وفاں و بیعتی دست و سبوی می زان  
 رشک شمیم مشک پزغالیه می می زان  
 بر دل خویش دست من دیده بر می زان

غنچه و گل به بوستان مست بو می زان  
 قبله راتان دل کعبه جان آب گل  
 رشته عمر جاودان عقده کشائے دل  
 بادیه صد بنر از رنگ جوشن نذر و خم  
 زیلی بستمی تازه بهار باغ دل  
 عشوه دلربائے اونی کشدم بسوئے خود

چشمہ فیض موجزن از لب جو میرزا رشته اتباع شرع و اہم گلوئے میرزا ذوق فراورد و دل لغوئے میرزا پرزئی صفائے حق جام و ہو میرزا	تشنہ لبان معرفت جگر کشند و میم باہمہ محو بخودی کام زہ بروں نزد ہمت دل فسر و کاں قوت جسم ناتواں یا بکرم وفا کند یا ستم و جفا کند
---	--

شوق ہیں کہ نخت من میدہ چمی تند  
دست بدست میرزا ست رو بر و میرزا

از باغ و بہر گل مقصود چید نیست اندر بہار مرغ دل نمسج را باید کہ دل بجلقہ گید و شود نہ بند افتد اگر بدست صبا خاک کوئے او دامان و جیب چاک زدن نیست کار مژ خوشر بود پیدین ببل بنجاک و خوں رضواں بطلاق نہ گل و ریحان خلہ را در انتظار روز وصال تو سالہا گردن فراز راست تواضع نگو کہ چرخ بذل گداست مال سخیان شیر دل اکنون بزیر چرخ چو قدر سخن نماند	در خار زار رنج و بلا ہم تپید نیست صوت ہزار عالم علوی شنید نیست از رخ اگر چه طائر رگم پرید نیست در چشم ہمو سر سوسے کشید نیست مجنوں بہ عشق جامہ مستی درید نیست قاتل بیاد ہیں کہ تماشائے دید نیست مارا شیم گیسوئے احمد شنید نیست رنج و صعوبت شب ہجران کشید نیست با سر کشیدنی سوئے خاکش جمید نیست چوں تار عنکبوت نہ بر خود تپید نیست آہنگ طبع شوق بہ بالا پرید نیست
--	---

<p>             مردندہ فلک بہ گرد کویت              اے خلق خدا بہ جستجویت              شد عمر بسر در آرزویت              پس رنگ و بہار و حسن بویت              رعنائی قدس و روحیت              آفاق اسیر خلق و خویت              افتزد و غبار خاک کویت              رضواں ہوس ہوا سے کویت              یا جانِ مسح گفتگویت              روئے ہمہ عاشقاں بہویت              یا تو بہ خار و یاس بویت              بہر بتن دل بہ تار بویت           </p>	<p>             ابرو ست ہلال ماہ رویت              ہستم بہ تلاش من نہ تنہا              خلوت نہ نصیب شد و محف              کئے در گل و ماہ و مشک باشد              شد رشک نہالِ نخلِ طوبی              حاجت نبود بدامِ گیسو              چوں سرمہ بدیدہ با بصارت              وار و بخت دار ز روز اول              یا شہد و نبات و قند و شکر              زاہد سوئے کعبہ گز نشیند              شایانِ شکست چیت ساقی              صد عقدہ کشود از رگِ جاں           </p>
---	---

گشتی چو غلام شاہِ آغا  
 اے شوقِ فرو و آبرویت

<p>             در چمنِ مجوڑاں رشکِ شمشادنت              سجدہ بردن پیشِ بہتِ نارِ بہتِ برکمر              لذتِ عشقِ بیاںِ ہرگز نمرِ شوم نہ           </p>	<p>             پیش و پرچم سایہ افتاد و خوش افتادنت              گوش کن اے بہمنِ این کہنہ ایجاو              این ہمہ اولِ فیضِ قوتِ یادنت           </p>
---	--

کئے خبر وارم ز حال نیک بد با جہاں  
 اے چہ میدانی کہ از چشم حیدر با اشک حل  
 مر جا صدمہ جا یکدم نمی گردد جدا  
 دست ہم لرزد و فتنہ خنجر شود دل آب  
 عمر طے کردن بود و دشوار در زند او ہر  
 حد پرواز فرشتہ تابناخ سدر اہیت  
 عیبی نباشد سخن بحدہ گفتن بگیاں

خود فراموشی غلط از روی بے یار و دست  
 گویت بشود دل ناکام و ناشاد و دست  
 رنج و اکام و مصیبت درد ہمزاد و دست  
 رحم قاتل آورد این طرفہ فریاد و دست  
 کاندہیں محب و وام حبس میعاد و دست  
 عرش ہم بولا لگہ خود طمع آرا و دست  
 صاف میگویم چنین ارشاد اوستاد و دست

شوق آوارہ شو بہو غبار کارواں  
 خاک رہی شیوہ کن از خاک بنیاد و دست

گو ہزاراں عقدہ و زلف و نا افتادہ است  
 عاشق ناکام در دام بلا افتادہ است  
 قاتل امروز در مقتل چہا افتادہ است  
 صدمہ چون گیسوئے مشکیں پریشان کردہ  
 اے غریب من مزن طعنہ کہ در چاہ و قن  
 گر ہنجو اہی درون سینہ من کن تلاش  
 گو مرا چوں روئے گل در بہرمن برد ایک  
 میں قیامت ساز فدا رب بت کفر آفریں

موشکافاں را مضایقش پا افتادہ است  
 حلقہ حلقہ کا کٹش بنجیر پا افتادہ است  
 سر جدا از تن تن از سر جا بجا افتادہ است  
 زلزلہ در کشور چین و خطا افتادہ است  
 گر بنیادہ است دل تھا بجا افتادہ است  
 من چہ دانم کیوں مضطر کجا افتادہ است  
 وایغ نقش پانہ بردوش صبا افتادہ است  
 فتنہ ہا برخاستہ محشر بیا افتادہ است



بخیبر و موش ز اہدست جامِ مئے بہت  
از خیالِ بوسہ بہکدن نشانِ نیلگون  
شہ رواں صد قافلہ لیکن دلِ غفلتِ نہ  
کشتی لنگر شکستہ چوں بہ ساحلِ دریا  
چرخِ کم از گوہرِ مقصود حجب و آستین  
و شگرم شوشہ جلیاں کہ بر رنگِ دریا

از چہ در میخانہ ایں سر و خدا افتادہ است  
بر گلِ رخسارِ آں نازک ادا افتادہ است  
منتظرِ درہ بہ آوازِ در افتادہ است  
یا خدا در بر طہ غم نا خدا افتادہ است  
دستِ من و دامنِ آلِ عبا افتادہ است  
دلِ شکستہ بے نوا بے دستِ پا افتادہ است

رحمے شاہِ کن از پستہا پست شوق  
بیکس و بیچارہ در ملک شما افتادہ است

قرآنِ پاک نوکِ زبانِ محمد است  
اللہ لا شریک لہ ذاتِ لایزال  
ز آوازہ جوابِ الست بر بگم  
برداشتی زدے احد چوں نقابِ یم  
شمعِ تجلی گو کہ سرِ طور بر فروخت  
یادِ چہانہ عرش ز نفلیں او شرف  
خوشتر ز آبِ چشمہ تسنیم و سلبیل  
چوں رشہ حیات نہ بینی عجب مدار  
سومن بیامع شفاعت خرید کن

شانِ حق آشکارِ شانِ محمد است  
این مختصر بیانِ بیانِ محمد است  
در اہلِ قدس رو زبانِ محمد است  
در پردہ ایں کمالِ شانِ محمد است  
پر وانہ و لم بہ گمانِ محمد است  
تا لا الہ الا محمد مکانِ محمد است  
ہر قطرہ لعابِ دکنِ محمد است  
نازک ز تارِ جاں کہ میانِ محمد است  
این جنسِ بے بہا بہ مکانِ محمد است



تیر قضا بہشت کمانِ محمد است	ہست یا رہا ہست و پاس او بجا نگاہ دار
این نعمتِ لذت بہ خوانِ محمد است	ایمان بیا و شربت دیدار حق نبوش
فریادِ عفو عفو گانِ محمد است	بہر نجاتِ امتِ عاصی بہ پیش حق

یار بہ بخش جملہ گناہانِ شوق را  
 این کمتر ز آفتابِ خستہ است

فریادِ کہ در نالہ و آہم اٹھے نیت	مایل سوئے من آں بہت ترسا کہ نیت
اما بہ سر کھوئے من اور اگر نیت	گو چرخ بہ کامِ دلِ عشاق بہ گرد و
چوں من دل صد پارہ و جگر تے	اے رشک میجا نظرے لطف کہ دیگر
مہ پارہ و رشک چمنِ دل شکر تے	بالائے زینِ فلک جز توبہ آفاق
جز صد مہ ہجر تو مراد و دوسرے نیت	مالیدنِ صندل نہ وہد سو کہ آجاں
صد حیف کہ در پہلوئے من سیمبر نیت	زریں کمر اے ترکِ بزن خنجر فولاد
پیدا بہ شب ہجر و لیکن سحر نیت	شد خشریا صبحِ قیامت بد سید است
جزواتِ خداوند کسے را خبر نیت	امرند چہ گزرد سہرا حکمِ قضاہیت
مثلِ توبہ عالم گسے داوگر نیت	اے دادرسِ خلق نظامِ دکن آرا
در بحرِ کرم چوں تو دگر خوش گھر نیت	تو طفلِ خدا سایہ فکن بر سر عالم

چوں غرضِ دہم حالتِ خود پیش من اسوق  
 پیغامِ رساں قاصدِ دہم نامہ بہ نیت

خاکم بیاوداد و صبارا بهانه ساخت  
 در قلمگه بخون شهیدان شیت دست  
 بگزاشت نیم بسم اندر نجاک و خون  
 وز دیده کرد سوئے رقیبان لطف  
 پرسید مش که حیت بر آبرو گره زدن  
 وقت نظاره عارض تا بان زیر لطف  
 گفتم بطق قم تو مرا زنده کن مسح  
 گفتم شبی بجلوت خود جان من طلب  
 جاروب خواستم زمره پرورش نم  
 رسوا نمود و عاشق خود را بدار کرد

دل در ربود و جذب او را بهانه ساخت  
 هنگام قتل رنگ خنار بهانه ساخت  
 صد حیف او که ناز و او را بهانه ساخت  
 لیکن من ندید و حیارا بهانه ساخت  
 آوار گئی زلف و تو را را بهانه ساخت  
 پوشیده کرد و رو بلا بهانه ساخت  
 جنبش طلب نداد و او را بهانه ساخت  
 رو در کشید و بخت رسا را بهانه ساخت  
 سویم بدید و بال بهار را بهانه ساخت  
 در پرده لیک محکم قضا را بهانه ساخت

منازه شوق دست بدارا یار زد

شوخی نگر که لغزش پا را بهانه ساخت

بیا بیا که زمان شنائے سلطان است  
 خوش نصیب کن روز جشن سالگره  
 هزار شکر خداوند کاندیرین محفل  
 میسر عظمت و شان جلوس شاه کن  
 بیا به محفل این بنم رشک باغ جناب

اگر چه بدحت سلطان برون مکان است  
 که ذره ذره بهر گوشه میر تابان است  
 و قمار آصفی و شوکت سلیمان است  
 نهال زبال و پر خویشتن گلستان است  
 ببین چه مایه بهار گل و گلستان است

<p> بزیار بر خجالت بسین که پنهان است  که پُر ز گوهر و گل دامن و گریبان است  مدام سایه محبوبِ ظیلِ سبنا است  به نقد جان بخیرین طریق ایما است  میخ مائده گستر خلیل مہمان است  تمام میکده امروز وقفِ رنما است  نوائے لبلیل شیدا سروستان است  به دشمنان تو شاہ نصیبِ نمان است  که آستان تو بجائے ما غریبان است </p>	<p> کجا مقابلِ رُسے تومی شود خورشید  صد آفرین که ز گلزار و کانِ فیضِ شاه  نصیبِ است سرور و طرب که بر سرِ ما  متاعِ طاعتِ سلطانِ جامیِ اسلام  خدائے باسطِ رزق است و مصطفیٰ قائم  ہزار آفرین بر بہت تو اے ساقی  ہمہ بادۂ عشرت بسین کی مدہوشند  ز بندِ غم ہمہ آزادِ خیر خواہ اند  کجا رویم بفرما کہ جزورت شاما </p>
---	--

بوند شاد و شاد ہزار گانِ اسوق

ہمیں دعا زولِ پیرو نو جوانان است

<p> دل تازگی گرفت و بہتہاؤا گرفت  مہرِ شہِ نظامِ دلِ ما نہاں گرفت  بالائے فرقِ حضرتِ شاہِ زمان گرفت  شاما ز عدل و داد و توفیقِ بھار گرفت  چوں زیرِ بامِ قصرِ شہی شاکر گرفت  زنگ و بہار و نور و شربِ ساگر گرفت </p>	<p> نامِ خدا ز نام تو لذتِ زبان گرفت  گر مہرِ نیمروزِ جہاں را عیاں گرفت  ظلِ خدا و سایہ دامنِ مصطفیٰ  محبوبِ خلق و حامیِ دیں مستندِ پناہ  ظلِ ہما ہایوں ازان و بدہر گشت  صد ہر جا زمانہ بہ عہدِ مبارکش </p>
--	---

<p>در عهد تو ز بہر رفاه زمینیاں روئیں تھے - چو گرمی ہنگام ساز کرد شکر خدا چہ مایہ فصیلت بہ عہدیت ہنگام دید حاصل نشو و نمائے ملک گر شیخ سنی باب حرم سر سجدہ پرود دل وادگان عشق تو آزاد بودہ اند شوریدہ سر لودمی الفت را منظر آ آوازہ جمال تو یوسف چو گوش کرد امروز بزم جشن چہل سالہ بودہ است اجاب شادمان وعدے تو پایمال</p>	<p>محکم بنائے عدل تو آسماں گرفت افریاب زیر لوایت اماں گرفت ہم محتب حباب خود از آسماں گرفت نظارہ ہم خراج زباغ خباں گرفت ہم بہمن بہ رنگ دریش تانہ جا گرفت جایزہ بود کہ دزد دل از پاسبان گرفت نشاخت این و آن قدم سارباں گرفت از تحت مصراست رہ کا سوار گرفت باید زوست یار سنی ارغواں گرفت از دل ہمیں دعاست کہ ورد زباں گرفت</p>
--	---

چوں قیس دید خوبی لیلا بے نظم شوق  
از سرگزشت رفت و سیراتساں گرفت

<p>دلہ بر وعدہ فرواش شاداست مجویے راستی از اہل دنیا بیا چند آنکہ خواہی بادہ برکش بضد یکدگر مجموع عالم براہ عشق تنہا چو توان رفت</p>	<p>ولے بر زندگی کئے اعتماد است کہ رفتار فلک را کج نہاد است کہ ساتی میکدہ را در گشاد است چو خاک و آتش ہم آہ باد است کہ صد سدریں وادی فتاد است</p>
---	--

چه اظا هرگز رود جلوه او  
 و فایانقی جان و دل نیرزد  
 ستم ناید به مظلومان دین  
 چه پیمان تو بود ای دل به پیمان  
 پسیدن به هوا و زنی ندارد  
 خوشم با طیب خاطر قتل من گن  
 خدارا کشتن یک نفس هر کش  
 گواهیستی موجود مطلق  
 ز اطمینان اگر یابی گزند  
 تو عجزت گیر از آیات قرآن  
 ز بهر اینده ایم کاخ بیداد  
 هر روز راه طغیان از رعوت  
 عظیم هم رنگ سوط عذاب  
 مباحش ایمن و درینجا که هر جا  
 هر خاک در جهانان شستن

خدا خود چو بتناز احسن است  
 چه مایه کاندیس سودا کاست  
 مگر کار نیرید این زیاد است  
 فراموشش بکروی یا که یاد است  
 که ذره ذره از خاکت به باد است  
 بهی از زندگی من مراد است  
 ملاقی ثواب صبر جاد است  
 که حیوان و نبات و هم جاد است  
 خدارا یاد کن رب العباد است  
 نمی بینی که ذکر قوم عباد است  
 اشاره بجانب ذات العباد است  
 که فَرِحُوا بِكَ طُغْيَانُ اذْهَبُوا  
 بهر سر آخرا جلای بر سر اوست  
 فدا است نه فدا و فدا است  
 بهر سر توحید کیتب اوست

به حال شوق آنایک نظر کن  
 که خسته برورت چو رنگ نهاد است

وقوع قتل من ایرائے خونبہائے منت  
 کمر خنیدہ ز پیری نظر بہ پائے منت  
 شہید خنجر ناز کم پس از مروں  
 سبا بہر گرفتاریم دگر سامان  
 شب فراق مر از انتظار مرگ چکار  
 مریض عشقم و خواہم نہ از مسیح علاج  
 بدہر باز نہ بہ پاشود چساں طوفان  
 ز جو چرخ و بجائے تباں چہ کویہ کنم  
 مہر س حال دل مبتلا در فراق  
 چہ غم کہ خضر ہم الیاس گو کنارہ کشد  
 زمیں زمان و فلک بنجم و مہ و خورشید  
 بشرط بندگیش سچو خاک راں گن  
 ترا کہ دستے نیت بر سر قلم  
 مر از خیر تو امید نیست شرمساں

ولم شہید خجاسینہ کربلائے منت  
 چوار و دہا سر فرعونیاں عصائے منت  
 کفن بوائے من از گوشہ قبائے منت  
 کمند زلف تو و ابستہ بوائے منت  
 کہ یاد غمزہ او اشوخیش قضا منت  
 کہ در دوجان و جگر دول میں دوا منت  
 رواں زویدہ گریاں دوا بیا منت  
 کہ دل بدست گردا و نم خطا منت  
 عدد نصیب سبا و انچه ماجرائے منت  
 درون کشتی من نا خدا خدائے منت  
 یقین شمار کہ اس جملہ از برائے منت  
 سرزد غرہ مرا بر ہوا بیا منت  
 بدانکہ از اثر بخت نار سائے منت  
 الہی خیر بود غیر آشنائے منت

بروز حشر حضور خدا شہرِ مرسل  
 خطاب کن بسو شوق کیں کدانت

حبیب کبریا جان جہانت

محمد مظہر کون و مکانت

محمد پیوائے قدیانت  
 محمد رونقِ باغِ جہانت  
 محمد بادشاہِ انس و جانت  
 نہ ابرہیم تنہا میہانت  
 محمد نازنینِ کبریائی  
 محمد نور ذاتِ پاکِ سبحانی  
 محمد لمعۂ برقِ تجلی  
 شبِ بیند اگر فے منور  
 محمد اولِ خلق و عالم  
 درش را آنقدر پایہ بلند است  
 ز بہر تکیل بہ حق سرایش  
 خدا فرماں و بد صلو علیہ  
 نہادہ بر سرش اکیلِ حرمت  
 خدا را کز ازل تا روزِ محشر  
 سیجا پیر و نقشِ قدومش  
 چہ نازد بر جمالِ خویش یوسف  
 بہادیوں سایہ خلیلِ احمد

امامِ سجدہ روحانیانت  
 چہ رونقِ بلکہ او خود باغبانت  
 سرِ عرشِ بریں جلوہ کثانت  
 دو عالم را محمد میزبانت  
 کز تازہ روانِ عاشقانت  
 کز روشن زمین و آسمانت  
 رخِ روشن چہ سماعِ کاروانست  
 بگوید دل بہیں نیتِ حرمانست  
 محمد خاتمِ پیغمبرانست  
 کہ جبریل انیش پاسبانت  
 بشاخِ نخلِ طوبی ایشانت  
 در و دیوارِ ورمونانست  
 خدا راں رو کہ او شاہِ شہانت  
 سرِ لوح و قلمِ حکمش روانست  
 بہو کہ خضر و اہم موسی دوانست  
 ز لیلۂ نعلِ پیش زبانت  
 بجائے تاجِ دولت رانست



بهر بیت غزل بلبل ز شادی  
ز مضمون بهار نیست احمد

بخند دایم چه شاخ زعفران است  
زمین شعر گویا گلستان است

مکن بے شوق فکر روز محشر  
محمد چون شفیع عاصیان است

شوق از روز ازل شد غوث الاعظم است  
عفو گویا چون سبک کمتر تصدیق نیاز  
خضر گوگم کرد گاه را رهنمائی میکند  
میتوان گفتن بحکم سرور کل انبیا  
گر سر چرخ چهارم مکن عیسی بود  
عرش می نازد به پا بوسی احمد بخیا  
رے در رخار مبارک غیرت شمر مقرر  
بعد نام مصطفی برخواں بنام اسلام  
لا تحف انت مریدی از ره لطف و کرم  
از لب معجز نایش می چکد آب حیات

ست و بخود جریحه صہب غوث الاعظم است  
او فتاده بر در و الا غوث الاعظم است  
لیک اند راه حق بمپا غوث الاعظم است  
انتظام دو جهان بر را غوث الاعظم است  
بر سریر عرش اعظم جا غوث الاعظم است  
ناز بنده او هم به نقش پای غوث الاعظم است  
شک طوبی قامت رعای غوث الاعظم است  
زالک و رد قدیا اسما غوث الاعظم است  
اے غلام قادری ایما غوث الاعظم است  
آیت بخش سر سما غوث الاعظم است

دزد زده شوق باید تن و اعصیت  
بر سر چرخ کرم در پای غوث الاعظم است

افتخار شوق ابگر شاه خواباں در بر است

از عروج خجسته امشب آه تابان بر است



بالیقین دامنم کہ فرمانِ سلیمان در بر است  
 دل بیانِ برقِ ہر دم شعلہ افشانِ است  
 شو گاہی نہا کن تارِ گریبا در بر است  
 بوالعجب نیست همچوں طفلِ ناداد در بر است  
 شورِ سودا در سُرستِ دل پریتا در بر است  
 از و فرود آغہا دل گلتاں در بر است  
 صاف برگویم ہمیں تصویرِ چاماںِ است  
 دفترِ عصیا و حسرتِ جرم و عصیان در بر است

قاصد از شہرِ بادِ بیا بلقیس میں  
 از پے دیدار مارا احتیاجِ طوریت  
 بہر اظہارِ جنونم دستِ وحشتِ پیشِ آپ  
 اینہمہ شود شغبِ انگینخت بنگر باز دل  
 سختِ حیرتِ ہم پر یادِ کا کلِ پچانِ او  
 بہر گلشتِ چمن ہر گز نمیدارم ہویں  
 نامہ اعمالِ گر خواہند از من روزِ حشر  
 طے کنم یارب چگو نہ منزلِ راہِ عدم

شوقِ را کا فریدانم یا کہ مومنِ زیرِ رحمت  
 جامِ منے دارد و کفِ تفسیرِ قرآن در بر است

شوقِ از طفیلِ احمد دشاؤ کامیاب است  
 والدِ خوش نصیبم آں یارِ بیجا با است  
 بر بامِ عرشِ اعظم ز خندہ آفتاب است  
 اکنون کجا فاقا دم یارب چہ انقلاب است  
 آباد لے دل میں خانہ خراب است  
 رضواں تادہ بر درِ جبریلِ ریاب است  
 صحف است یا کہ مصحفِ قرآن یا کتاب است

بہر گشتِ کارم فضلش کلیدِ باب است  
 قربانِ نامِ پاکتِ صل علی محمد  
 بیدارِ نعتِ ہستم امشبِ بخواب دیدم  
 زے تادہ بودم پیشِ درِ ہمایوں  
 از کثرتِ بقوہ ہم از ہجومِ یادش  
 شاہنِ عجیبِ دارِ دخلو گمہ محمد  
 حیرتِ کہ یارب خسار و رکاح محمد

حیراں چراغ تھوس دے فکر کمی پائی  
 نورِ بصرِ فروزہ زان رو کہ بچو سرِ سر  
 خاموش شورِ شہرِ پاپس ادب نگہدار  
 ساتی بیا بھفل پر کن زبا دہا غر  
 شاید کہ نہر کوثر موجے بیکیدہ زد  
 غرہ مکن تواناں برہم ہستی خود  
 روزِ حساب مارا ہم حسابِ عصیاں

خاکِ درِ محمد اکسیرِ لا جواب است  
 درویدہ گردِ خاکِ پائے ابو تراب است  
 آں شاہِ حُسن و خوبی و اللہ مستجاب است  
 فصلِ گل و بہار است ہم موسمِ شہاب است  
 در ساغر و سبو خمِ چو شاں شراب است  
 ایں بچوں موجِ دریا نقشے بدایاں است  
 ہرگز بدل نہ باشد لطفش چو عیاب است

دشوار از تو باشد اے شوقِ ضبط گیر  
 در سینہ دل تپانِ ہم چشم تو پر آب است

چوں مرا با کفر و ایماں کار نیست  
 صاف گویم گوش کن سوداے عشق  
 تیرگی زان رو بود پائین شمع  
 گوماں صورت بود بیشک ہلال  
 با کہ گویم حالت رنج و الم  
 اشک ریناں بودہ ام زان زورِ شب  
 جوشِ وحشت ہیں کہ بعدِ مرگ ہم  
 ناگہاں بارِ دسِ خاکم بلا

در گلویم سجدہ و زمار نیست  
 زینہاں اندر سرِ اغیار نیست  
 از رگ پر وازہ انجالتا نیست  
 لیک چوں ابوئے تو خدا نیست  
 دیگرے جز دردِ دل غمخوار نیست  
 تا گوئی چشم گوہر بار نیست  
 از کفن اندر لحدِ یکتا نیست  
 بے سبب ایں گرزش و دوار نیست

قصہ من قابلِ اظہار نیست بندہ ہرگز فاعلِ مختار نیست اعتبارِ حُب و دُستار نیست تو کہ را ہے میروی ہموار نیست واعظا شایانِ حق گفتار نیست	نامِ صورتِ بیںِ عالمِ پیرس قادِ بطلقِ خدائے را بدار شیخ بہر امتیازِ کفر و دین بے خس و خوارست ز ابدِ راہِ عشق بر سرِ بنیرِ شکایاتِ بے تبار
--	---

شوقِ دیگر شافعِ روزِ جزا  
بجز جنابِ احمدِ مختار نیست

نخلِ نقیبہ و مدحِ مہم شاعرِ مخلصوہ

بر نامِ مبارکِ حذرِ جانست زباں در وصفِ تھنرِ کلفت بذاتِ عالیتِ انجیکہ شانت بتوناراں زمین و آسمانست کہ واللہ لیل النہارِ دوجہانست بتسمِ زیر لبِ برقِ جہانست کہ سجانِ الدنیا و روزِ بانست چراغِ پیشِ روئے کاروانست کہ نقشِ پایے تو تاجِ کیانست	بنامِ غوثِ قبریاں دوجہانست بہارِ خلدِ بغدادِ آستانست خدا داند کہ یا و اند محمد توئی قطبِ زمانِ محبوبِ جہان روختِ صبحِ سعادتِ شامِ گیسو پریشاں گیسو تو ابرِ رحمت بہ بزمِ قدسیاں نامِ جہان تجلیِ اسخِ تو غوثِ اعظم بہ پیشِ اولیا اقدامِ پاکست
--	---

سہر شامانِ عالم بر ویر تو خوشا افتادگانِ راوشگیری وسیلہ ذاتِ پاکت در دِ عالم نہ کس محروم گشت از در گہہ تو کنم پیر از گلِ مقصود و اماں ملک حور و پری ناز و نباش نہ ترسم از خصومتہائے دشمن	ہمارا زیر بامتِ آشیانت غدا بر نام تو پیرو جانت پئے حاجت روا یکسانست ہمیں از بہر یاد ارالانست بہ گلزار تو رضواں باغبانست شہ بغداد فخر انس و جانست چو بزمن غوثِ اعظم مہربانست
--	---

بہ بین رحمتِ سلطانِ بغداد  
زبانِ شوق ہم معجز بیانست

## باب

پاسِ ادب کن تو کمند کلام بحث بارند و مستیِ سحر سخن در میامند کنے شور و زنجیرانی سر طور بر شدی گوید سلام یا نہ فرستد پیام زو در منع سجدہ پیش تباری جوان را عمرے گزشت دستِ ندوہ شب و صبا	ہرگز توان نکر و ز خواجہ غلام بحث بیکار میرود نہ تو زائد تمام بحث کر دے نہ گر کلیم وقتِ کلام بحث قاصد مکن بہ تیغ پیام سلام بحث باشد میان گہر و مسلما مدام بحث گو میرود ز وقتِ سحر تا بنام بحث
---	---

در تبریز و خلیدین و شرکان و  
عشق تبان شوخ حرامت یا حلال

با هم بود به ناک و تیغ و حامی بحث  
باشد همین به سکه خاص علم بحث

منصور حق گفت که قاصی گفت  
کن شوق ختم بهر خدا ایام بحث

فدا بنام تویم جا و هم جگر یا غوث  
به کان عظمت و شان لعل بیست  
رفیق شاه رسل بوده شب معراج  
فتاده ام بدر بانه ارعجز و نیاز  
کجا روم بکه گویم که بود ام صدف  
شد است گلشن امین شک پند و  
غریب سبک و بیچاره و خستیم  
ز شور بختی خود بسکه لکن کام شدم  
فتاده ام به دکن و دراز و دریا  
رسد چگونه به ساحل سفینه عمرم  
ز قهر و مهر تو باشد بدست هر دم  
مرا تو را بنما شو بر او صدق و صفا  
علامت ز روز از این چو شوق او

و گر چه عرض کنم قصه مختصر یا غوث  
به بحر عز و کرامت توئی گهر یا غوث  
بوصف تو نبود طاقبت بشیر یا غوث  
بحال زار من خسته یک نظر یا غوث  
جگر رفته و گشته بال و پیر یا غوث  
بکن نایب کرم تازه بار و ریا غوث  
بیک نگاه و رحم من گمرا یا غوث  
بریز و دهنم از کرم شکر یا غوث  
نصیب من سو بجزا و کن منصرف یا غوث  
به بحر جسم شده غرق سرسبز یا غوث  
کمی تیغ بهر عدو بهر من سپر یا غوث  
که تا بنیاشم ازین راه خمیر یا غوث  
مرا ز در گهر خود بر و در گمرا یا غوث

# بالحبیم

آه اندر بکشم سوزِ جگر راجه علاج  
عقل گوید که بگو فکر کمر راجه علاج  
وائے وارونی تقدیر اثر راجه علاج  
بانگ بیوده زنده غم سحر راجه علاج  
زندگی تلخ کند چو شمر راجه علاج  
رنجه درد کند این روزی راجه علاج  
مهر شمر گر این دامن تر راجه علاج  
باز درشت کند تیر نظر راجه علاج

نالہ گر ضبط کنم دیده تر راجه علاج  
ناطقہ تنگ شود گر بہ حدیثِ دہنت  
وصلِ اومن بدعا خواستم و یافت رقیب  
در شب وصل جز این نیت مرا فکر و ملا  
کاشتم تخم محبت کہ برومن شوم  
بابِ نظارہ کنی بند بروئے عاشق  
گر منی رحمت او خوئے ندامت آرد  
قطع شد این دل صد پارہ بتیغ ابرو

می تواند کہ کند چارہ مجنوں لعل  
شوقِ تفتیده دل و خاک بسر راجه علاج

# بالحب

بگو تو ساقیا بہر خدا کہ صیت صلاح  
فدائے پر مغاں کہ و کار من انجام  
بروے بادہ کشاں بر کشو دبابِ فلاح

بروزِ عید حرامست بادہ یا کہ مباح  
مرا ز بادہ کشی شیخ منع می سازد  
الہی باد فدا جان من سسرتی

بی‌آفتاب و کثاباب می‌کده ساقی  
به بنیم غیر مروج سمله بوالهوس باشند  
تصویر رخ زخشان زود و زنگ دلم  
شگفته غنچه امید تو بود و دایم  
فدائے جان رعایا به رائے تو آصف

سپرد پیرمناں چون بدست تو مفتاح  
به قتلگاه بی‌آزیتن بکرده سلاح  
چنانکه در شب تاریک مشعل و مفتاح  
فرز و لطف تو دل را سرور است و راح  
به نظم ملک خوشا کرده بگو اصلاح

همیشه این حسن آصفی بود و ساداب  
دعا شوق میں بوده استام و صباح

## باب

مبیس به عارض یارے مهیب گستاخ  
بزیه خاک شهیدان ناز و در خوا بند  
اگر گناه بود زاهدانش ضامن  
انایا به سوز و گداز است زندگانی شن  
چگونه فتنه زنجیر و کدو سیاه رقیب  
نزدیچون تو فلک هم بایں جها گردی  
غبار به فلک سر کشد چو افق اند  
مرا بیت عجب شوخ و سنگدل سحر

ترا چه تاب که بینی به او چش گستاخ  
مرو بنا ز من کام برزیں گستاخ  
بنوش با ده ازین دست نازین گستاخ  
نظر چو کرد به رخسار آتش گستاخ  
نشسته است به پهلوی نشین گستاخ  
جنا شعار و همکار و خشک گستاخ  
ز دامن خویش آں یار جیه گستاخ  
که می بر دگرش صبر و عقل و دین گستاخ



زبان شوق بحق سیفِ حیدریت باد  
مکن مقابلہ اے خصمِ خردہ میں گتاخ

## باب الدال

مساں نمازِ شام سجدِ قضا کنند  
پیراں روِ صواب سراپہ خطا کنند  
آہے چو سر کنند قیامت بپا کنند  
چوں بادہ پر خورند ندانم چہا کنند  
کز گفتن بے بہ بلا مبتلا کنند  
تا امتحانِ موسیٰ ولہائے ما کنند  
تا بر کلمہ حنبیٰ ازاں اکثفا کنند  
ہرگز نہ آشنائے چنیں آشا کنند  
صد سالہ طاعتی کہ بریو وریا کنند  
چوں دانہ روز و شبتِ این آسپا کنند

در روزِ عید چوں درِ مخانہ وا کنند  
بنیند شوخ مہنگا نرا چو طوفِ دیر  
زادہ ز شورشِ دل شوریدگاں سپر  
آناں ز بوئے بادہ کہ مستند دیجا  
روزِ است زیں چہ خبر داشتیم ما  
بر تافتند برقی تجلی بکوهِ طور  
افروختند آتشِ نمرود بر خلیل  
بیگانہ وارا پنجم بن کردہ بتا  
باساغرے ز بادہ نخواہم بیلِ کم  
گو آست گردشِ افلاک و ماہمہ

اے شوق پائے بند سر زلفِ یار باش  
باشد کہ در تصدقِ نفرت رما کنند

ان شہسوار بر سرِ خالم گذر نکرد

یکرہ بالتفات سوئے من نظر نکرد

برقِ تجلی از طرفِ طورِ برنجست  
 اختر شناس روزِ شمارش کند حساب  
 پیشِ تباں خرام بود سجدہ شیخ را  
 بے نور بادِ مردم چشمِ سعادتش  
 صدرہ زمرگ زندگیش تلخ تر بود  
 سرمایہ فرغ بود مفلسی کے  
 صد آفرینِ تیزی پرواز مرغِ جاں  
 صد نکتہ و نمود و بسے عقدِ ناکشود  
 ہر چند ترکِ عشقِ تباں گفت لیک

شاید سنوز آہِ دلِ من اثر نکرد  
 شامیکہ مبتلائے فراقِ سحر نکرد  
 تا آں دمیکہ غسلِ بخونِ جگر نکرد  
 آنکس کہ خاکِ پائے تو کحلِ البصر نکرد  
 با تو کیسہ عسر گرامی بسر نکرد  
 و چشمِ حرصِ بر شجرِ بے ثمر نکرد  
 چو بگلِ پریدہ تنی را خبر نکرد  
 فکرِ دقیق و اگر و آں کس نکرد  
 پسند تو ناصحابِ دلِ من اثر نکرد

گفتم کہ شوقِ ور پئے آں خلچو سرو  
 نشیند و رفت سحرِ گوشِ اثر نکرد

ببید و سینہ پراز حسرتِ حواں ماند  
 بکمالِ فنِ الفت چہ رسد بجنوں ماند  
 حضرتِ پیرِ مغان وادِ مرا جامِ سزا  
 ساقیا لطفِ چنین شبنمِ شمعِ کلم  
 بایکے برقِ تبسمِ ہر بادِ بدہ  
 یا من گر لبِ بامِ بیا یا مشب

باز جائے تو کجا لے دلِ لال ماند  
 پیشِ من اوبہ یکے طفلِ دیتاں ماند  
 خانہ اثر و ہمدم آبا و بہ حواں ماند  
 ماہِ دمی مطربِ ہم یارِ چو مہاں ماند  
 خرمین خندہ گل گر آبِ گلستاں ماند  
 مہِ بحیرتِ قدِ انگشتِ بدناں ماند

ساقیا بادہ بدور آرزو نہ عشق  
 ترک مامشغل بازی چوگاں دارد  
 جلوه حسن تو از ماه فرزندت تبا

تا دلم محو بہ رخسارہ جانان ماند  
 کاش گوئے سرین نیز بچوگان ماند  
 آئینہ پیش رخت شد روح جان ماند

شوق از شوق رخ یار غزلخواں است  
 عندلیبانہ ز عشق تو غزلخواں ماند

فتنہ ز آفت جاں چوں قدر غنا کرد  
 تیغ ابرو رسم خط قہر او تیر شرہ  
 قیس میگفت سریت من گریہ کنان  
 چشم مجبور تو مدہوش کند عالم را  
 گل شیدا می بلبل چه کند ناز و غرور  
 اشک ریزاں بنجم حجر توای قلم من  
 عارض کا کل او بہر پریشانی ما  
 لوح دل نقش پریرفت ز تصویر بہا  
 ناز و انداز و ادا آن و کرشمہ عشوہ  
 جلوه گرفتارست بالا تو شد تالاب ما

شور محشر ز شرمی تابہ شریا گردید  
 بھیر قلم بہ باب مہیا گردید  
 حیف صد حیف کہ بربادی صحر گردید  
 مفت بدنام می و ساغر و مینا گردید  
 چوں دو عالم بگل روئے تو شیدا گردید  
 من بہر جا کہ ز شتم لب دریا گردید  
 صبح حسرت و ہم شام تما گردید  
 یا خدا خیر کن کعبہ کلیسا گردید  
 بہر یک جان من آمادہ بلا گردید  
 عالم از شور قیامت تہ و بالا گردید

شوق بگزشت بشکوه و بیابان یرا  
 وائے بر قیس کہ او ہم تن تنہا گردید

شبی بامین آن شمع محفل نشیند  
 چه دایم اے عشق انجام کارت  
 ز گُل در چمن بخت با یکدیگر خیزد  
 چو بر خاستی خاست در و تے پہلو  
 جنونم کند پاره حاجیب الہ  
 چه دانست لیلیٰ کہ از خاک بجو  
 چو بیند خراماں ترا سر و گلشن  
 حسابے از دیوان بر گرفت  
 چاں طے کند یاد بے را الفت  
 چنانست زیر دقن خالی شکس

ز لب آہ و ناله غم از دل نشیند  
 کہ سو فار آلام بر دل نشیند  
 کجا کو بشور عناد دل نشیند  
 نشین تا کہ آن ہم شکل نشیند  
 کہ بیکار سر گزینہ عاقل نشیند  
 غنائے ببالائے محفل نشیند  
 ز خجالت بیک گوشہ در گل نشیند  
 عدو یکہ مد مقابل نشیند  
 چو داماندہ پیش منزل نشیند  
 کہ مادت در چاہ بابل نشیند

پندار این شوق آشفتمہ دل را  
 کہ یکدم ز باد تو غافل نشیند

خشکیں چپ چپیں بر زوہ دامان آمد  
 عرق آلودہ و بازلف پیریاں آمد  
 مثل پروانہ ہمہ گرد رخس گر دیدند  
 شب ناموہ غمت جاں بخوشی فرام  
 صوفی از مادی آموز کہ در بادہ کشی

خشر بر خاست کہ آن فتنہ دوران آمد  
 ناصحابا باش کہ خار تگرایاں آمد  
 شمع روچوں بسر محفل خواب آمد  
 شکستہ سخت مگر بود کہ آساں آمد  
 عمر طے شد نہ مگر فراغ بہ دامان آمد

نقدِ جاں نذرِ تباں کردم و بس مژدم	که بجز خودم این کار نمایاں آمد
اے اجل بهرِ خدازد و بیا فاعلِ من	از گراں حاجتی من سخت پریشان آمد
من چگویم که چهار بر سر او دوش گزشت	شیخ متانہ چو در محفل زنداں آمد
ابر می بار و گل خندہ نبرد باد و بیا	ساقیا سویم خوش و شوقی مستان آمد
بے تو اے حور لقا و ز نظر مقررِ جنبا	تنگ و تاریک تر از خانه زنداں آمد
الاماں بهرِ خدا دیده تر کن سحر	آب بگزشت ز سر نوبت طوفان آمد

تا کجا دشتِ دل شوق دے صبر کن  
تنگ از جامہ دری دست گیر یا آمد

چو در بستانِ عالم سایه افکن دلبر شد	سہی شد سر و شد شمشاد شد نخل صنوبر شد
ز کیفِ بادہ وحدت درین خجانه کشت	صراحی شد بسو شد جام شد مینا اختر شد
رسیدی در چمنِ رونے نگاهِ لطف پو کردی	شجر شد شاخِ گل شد غنچه شد بو گل تر شد
ز نور پر تو امان رسو گیتی افرور شد	تارہ شد قمر شد ماه شد خورشید انور شد
ز بہرِ رحمت زلف و قد و رخسارِ گلگون	سیاہی شد قلم شد لوح شد قراطوط شد
نہے مہنگامہ نازش کہ از شوخی زقار	بلا شد فتنہ شد دوزخ شد شور و جوش شد
برائے قتلِ عاشق ابر و شرکاءِ آن قاتل	کماں شد تیر شد شمشیر شد ہم نو خنجر شد
غم و درد و فراقش آن چنان روز بوزم کرد	کہ جسم ناو آن از لاعنی چو تار آب شد
براهِ عشقِ قیصر کو کفن گوسی با کردند	نہ این سہیپا من گشتند او با بنوبند شد

بشقت ای ستم ایجا و سکیں شوق

زبوں شد خوار شد آوازه شد هم جابر شد

وز ناله من شاخ نیتاں گلہ دارد  
وحشت زوہ از تنگی زنداں گلہ دارد  
مشکل گلہ ہم دارد و آساں گلہ دارد  
جاں از تنم و جسم من از جاں گلہ دارد  
از گردش من گردش دورا گلہ دارد  
گل شکوہ کند سبیل و ریجا گلہ دارد  
ای دیدہ نگہدار کہ باراں گلہ دارد  
با کام و زباں سوزش پنہا گلہ دارد  
از سنیہ من فصل بہار گلہ دارد  
در و عنایت از خواہش ساں گلہ دارد

از گریہ من جوشش عماں گلہ دارد  
در سینہ نگین دل دیوانہ و مضطر  
از سختی جاں ضعف تنم در بہ حالت  
چوں برفیم گشت رہ آمد و شد تنگ  
یکجا مگر فتم تباہش توقداری  
از خوبی رخسار و پریشانی زلفش  
ایں گریہ سپہمند بدین صفت یکدم  
تجاہ پندار لب ما کہ عیانت  
ہر داغ کہن تازہ چو شد از غم الفت  
کنے می طلبم از مرض عشق شفائے

ای شوق خبر دار کنیں معرکہ عشق

ہم ستم و ہم سام و نریاں گلہ دارد

بند کنی تو باد را میشود این نمیشود  
لیک ز رخ پر جہا میشود این نمیشود  
خواہی کہ بت شود خدا میشود این نمیشود

مشت بزک دست و پامی شود این نمیشود  
وصل ترا پری رنجا خواہش را بصدعا  
لاف من تو برہمن سجدہ کنی و گر ثنا

از قد شوق فتنه زامیشود این نمیشود  
 پیدا کند و شاخ را میشود این نمیشود  
 مهر ز ماه پریضا میشود این نمیشود  
 مرده گردد صد میشود این نمیشود  
 باد به شمع آتش میشود این نمیشود

سر و پیش خوانده چشم بنی که بخوری  
 خیز بهر آرزو خواهد اگر تمام سر  
 گرچه شبش میکند شکر بیا شود  
 قول ما گفت میشود حدیث را  
 گوید هم سر و زویاز سوخته بخار سد

شوق ترا جنوں بود خواسته شکر خوری  
 کز نئے شاخ بویا میشود این نمیشود

کار بجانست یا بدل دیده شود چه میشود  
 شعله زده است تا بدل دیده شود چه میشود  
 کرده رخنه تا بدل دیده شود چه میشود  
 خواهمش نار و بدل دیده شود چه میشود  
 ناله نار با بدل دیده شود چه میشود  
 گشته آتش با بدل دیده شود چه میشود  
 جادو هست بی با بدل دیده شود چه میشود  
 تازه کند مرا بدل دیده شود چه میشود

مهر تو کرد و جا بدل دیده شود چه میشود  
 آتش عشق گلر خاں در جگرم بهانها  
 بکه تنگ آمدم ای غم فتنه صدم  
 سخت مرا زبون کن بر خطه بخت ندم  
 بر چه امید سر کنم گشت بی گم  
 ای شب چه بر جا کا ندین روی بکجا  
 ای که سرم فدای تو دیده دل به او تو  
 سر د هوا کوچه ات این به کیست داعها

شوق ز خویش دست شو بیک میکند نظر  
 آن بت فتنه ز ابدل دیده شود چه میشود



گل بخیز زین کہ چہ در روزگار شد  
 پیداز روز حشر شب انتظار شد  
 مارا الم بدستیت ہم کنار شد  
 بگر کہ کوہ و دشت ہمہ لالہ زار شد  
 شیدا برف و رو کوئل و بہار شد  
 خالی ز خار کے چمن روزگار شد  
 زابد چو دیہ سجدہ کن شمسار شد  
 شکر خدا نجاک میں آن ہمسوار شد

بلبل اسیر دام فصول بہار شد  
 گرد و نمود صبح قیامت ز شام ہم  
 تو بخیر پہلوئے دشمن نشسته  
 تاک کے بدر و دور ہی تو خون گریستن  
 تنہا نہ دل ز کافر و مومن بدوہ  
 اے دل چغم بمحفل او غیر گشت  
 آری پئے خرابی کے خاں شیشہ را  
 بگر عروج طالع شت غبار میں

حاجت بشمع نیت بالیقین بر شوق  
 داعی بدل کہ داشت چہ رخ گزار شد

باز از رخ فر کے خبر سے داشت باشد  
 گو باش اگر بال پیر داشت باشد  
 میں حاضر و زلف و کمر داشت باشد  
 ہم از دیوہ گرد گرے داشت باشد  
 شاید سوسے ماہم نظرے داشت باشد  
 اگر غلے ارادم شمرے داشت باشد  
 یارب شعلت سحرے داشت باشد

آئین کے بے مشق تو سے داشت باشد  
 ہمارا دادا تو بے چہری را  
 ہرگز نہ شنیدم ز جو را نہ ہستی  
 آن کیت کہ ہمسرہ تو حسن تو داشت  
 وز ویدہ نگہ میکند لو جانب اغیار  
 بار بہ سرش نگ بمانا فلک پیر  
 رویش چو شب بھر سیر باد

افسوس اگر تو نہ پسندی بخدا شوق  
عیب است ہمہ صد ہنرے داشتہ باشد

من نمی دانم چه طوفا چشم خونبار آورد  
مرا برایت من چارونا چار آورد  
سر سجدہ آورد و گردن بندتا آورد  
ہر سحر گاہ صبا از کوئے دلدار آورد  
گنگ چوں تقریر خواب شبانہا آورد  
واعظ بیگانه حجت ہائے بیکار آورد  
پائے خورشید قیامت زیر دیوار آورد  
بادہ کم کم آورد و چنداں بیا آورد  
شوق را نارم کہ خرقہ جیبہ دستار آورد

شورش سودائے الفت بر سر دار آورد  
جذبہ الفت اگر دارد اثر اے جان  
حکم جاناں را بہ عاشق نیت یار خلافت  
اے شیم روضہ رضواں نمی خواہم ترا  
لذت وصل صنم از من میرا ہمیش  
کفر و ایماں در طوق عشق باہم یاراند  
بیجا بانہ گرا آید ماہ من بالائے بام  
اے منیدانم چه باشد مصلحتی ما  
از برائے رہن بادہ بردگامی فرو

### ولہ

بر سر کج رفتن اسکل جابے دارد  
ایں طلسمات جہاں جملہ سرابے دارد  
بیش ازین نیت کہ افسانہ خوابے دارد  
اے بیاساتی ما کہینہ شہرے دارد  
رہ نمودن رو گم کردہ ثوابے دارد

تکیہ بر عسکر نقش آبی دارد  
اے سر اسیمہ نیزنگ زمانہ محروم  
قصہ عشق زینچا چه مرا یاد دہی  
می خوردستی کن و لطف جوانی گہر  
مختب طائب میخانہ مرا راہ نامے

آدمی نیت کہ از کوئے محبت دور است مر جاشان خدا اکصنیم ز بد گسل از چہ میگوئی کہ بی علم خدا را نشناخت ناز و انداز و اداجور و ستم عادت است او گر بریند بجز شب گشتن من	صفت خواب خورش نیز دوا ہے وار رخ وابر وئے تو آیات کتابے وار اے شناسا خدا علم حجابے وار چہ تو ان کرد تقاضائے شبابے وار فکر انیت کہ قائل چو چو وارو
---	--

یار از چہ پدہ خود پرده کشید است مگر  
از جویم نظر شو توئی تقابے وارو

دشمن پس من خوار و زبون شدہ باشد در بہ شد انوں پس میگردہ و اعط وہ قابوئے مایت اگر این ل مغطر یک تار نماند است بدامن و گریبا از پاس ادب چوں ز تمیزیم و ہم فوج عسے زازل نیت شفا چو ب نصیم انجخت بلاا بسر خاک نشینان می بود تپان تا کہ نہ نیست ز دست	بعد از سیر من کن نیکوں شد شدہ باشد توقیق ترارہ ہوں شد شدہ باشد از پلوئے مایز بروں شد شدہ باشد غم نیت اگر جوش جوش شد شدہ باشد اگر خنجر آغشته بخوں شد شدہ باشد از چارہ تو دور و فروع شد شدہ باشد ہم چہ سیر خاک گور شد شدہ باشد انوں بہ دلم صبر و کوش شد شدہ باشد
---	---

و ز بخت شوق نکلندہ اچو خود را  
تا سینہ اگر غرق بخوں شد شدہ باشد

از ازل این دل آزاد گرفتار تو بود  
 عهد دیرینه خود زود فراموش کن  
 قیمت حسن ترا عاشق مغلس فرود  
 جلوه مهر و مہ و وفا فلک ملک  
 از فی گوئے سوئے طور نظر کرد مگر  
 از تعافل نشدی بر سر خاکش آجاں  
 بکسی نامی ہیں شام اجل تا بحر  
 واسطی اشتیاق نیست یہ راجہ علاج  
 و انغم از بیگانی خویش و ہم کشتن من  
 چوں بہ بازار جہاں حسن از دل تیری

پائے بند رس گیسو خمار تو بود  
 یاد کن اے ستم ایجا چه اقرار تو بود  
 ایس تہیتی مار و قوت بازار تو بود  
 و حقیقت ہماز پر تو انوار تو بود  
 چشم ماجانب بام و در و دیوار تو بود  
 دفن کشتہ نازت پس دیوار تو بود  
 ہم قضا نوحہ کناں بر سر ہمار تو بود  
 سخت آویختہ زلف ستمگار تو بود  
 اے خادوست قضایہ نرودگار تو بود  
 ہم فرو شدہ تو نیز خریدار تو بود

شوق رانا بخشی آمدہ بر سر کین  
 کشتن عاشق جان باز مگر کار تو بود

ز عکس آتشیں رویش لب پیمانہ می شود  
 اشوخی از گہر زرد و زہرین گلزار می کند  
 منم آں سوختہ جانم کہ بر خاک این  
 زیاب جلوه جانادل مضطر ز بیابانی  
 کس از سر و مہر پیا کشتہ مدالہ لیکن

شوی ہشیار اے ساقی خم و خمخانہ می شود  
 بر آب بادہ گلگوں دلمستانہ میسوز  
 یقین انم گر افشانی تو و ہتھوانہ میسوز  
 گہے فزانہ میسوز و گہے دیوانہ میسوز  
 کہ برگرمی حسن تو دل پروانہ میسوز

زباں اندر دہان من کریں آسانہ میسوز  
ہمہ آبادی میسوز دہمہ دیرانہ میسوز  
چراغ خانہ ماریخت صاحبخانہ میسوز  
سراپیں سینہ میسوز دتراراں شامیسوز  
کہ پیش آنہ وقت روئیدن مگر ایندانیسوز  
میسوزاں آتش ہجراں ترا ہم خانہ میسوز  
زن ہندو بہرگ شوئے خود مروانہ میسوز  
خوش اے شوق ایک گشت کا شامیسوز

چہ گویم قصہ سوز فراق او تو بہم دم  
سلامت کے بود از آتش عشق تو نہ شکست  
گرفتہ شعلہا اندر کفن از دوا عہد دل  
ترا زلف رسا دشمن مرا آہ رسا دشمن  
ببینہ تخم عشقش را بچہ امیدافشا نم  
دایم کینم از روز ازل مسکن ترا باشد  
براہ در سیم این کشور کہ خون دل ہمی جو  
بلفیل گرفت آتش مکن آتش بانیہا

### ولہ

چشم بد دور سر شام چہ معنی دارد  
اتفاق سحر و شام چہ معنی دارد  
لقب افیام چہ معنی دارد  
اجت دشمن اسلام چہ معنی دارد  
تلمی از سکر و بادام چہ معنی دارد  
با جگر تشنہ ناکام چہ معنی دارد  
گفتش باز دل آرام چہ معنی دارد  
شکوہ از گردش ایام چہ معنی دارد

جلوہ ماہ لب بام چہ معنی دارد  
زلف شب گیسو سر خازن فروشتن او  
افنی دار در خو نخواست و بلائے دورا  
طاق ابروئے ترا گفتن محراب جہم  
خنگیں چشم تو آلودہ دشنام لبست  
حاصل لذت آں لعل لب نشینش  
با ہمہ شوخی و بیباکی و دل آزاری  
ہر کجا بستم برگشتہ ماہمرہ ماست

مایل کفر شدی اے دلِ داغ نہ  
 ہوں بوسہ اضماعہ چہ معنی دارد  
 در چنین شورشِ ایام و جہاں آشوبی  
 یافتن کارِ من انجام چہ معنی دارد

مبتلا چوں شدہ سوز بدرِ الفت

خواہش راحت و آرام چہ معنی دارد

تا کجا اضطرابِ بید کرد	اے دلِ من قرار باید کرد
کارِ باخود پسند افتاد است	جبرِ اختیار باید کرد
زندگی با کسے وفا کند	باز چوں اعتبار باید کرد
ہر نفس و مبدم کہ میگذرد	واپسین دم شمار باید کرد
چوں بقائیت دورِ عالم را	زندگی مستعار باید کرد
روزگار کے کہ چوں بنی سازد	ترکِ این روزگار باید کرد
خاکِ اصلِ سرشتِ پیکر است	خاکِ ساری شعار باید کرد
ہر سے را کہ سیر تو گوید	بر سرِ نخلِ دار باید کرد
آہِ زیرِ بر کشیدہ قامت تو	نالہ بے اختیار باید کرد
جاں بل آید و نیاید جاں	اے اجلِ انتظار باید کرد

شوقِ پیری و عشقِ عنائے

شرم از کرد و کار باید کرد

ولہ

عشق پاشید بیک خم مکرانے چند  
 دود آہ دل من رفت برندانے چند  
 سوخت این آہ شرر زریہا بانی چند  
 این بیس چاک شدہ جیگے بیایند  
 چوں زنجیر روز ازل جانے چند  
 گر بود یا نہ بود لنگر و سکانے چند  
 تاکہ سمار کند گور غریبانے چند  
 گو کہ بگذشت شت صیف و زمستانے چند  
 گرچہ باشند بکوی تو گویانے چند  
 تا زخم جام سیر وے حریفانے چند

شور افکند بدل حسن لیحانے چند  
 رخ برافروختہ گر بہشتانے چند  
 شعلہ طور گراز و آدمی امین سز و  
 دامن افشاں بگزشتی ز سرخستہ دلا  
 ارزش وصل تو گزیت یکے چاہیں  
 کشتی عمر بر دوسوے عدم با دفن  
 میزند سنگ سحر خاک انراں پیر فلک  
 نازم از دولت افلاک بر حال خود  
 بنیم از رخنے دل روئے ترا شام و صبح  
 لے بیا ساقی ما گرچہ بود محفل غیر

شوق پر ہیز از بن عشق تبانِ پھن

غار تیند دل و دین مسلمانے چند

شا و سرگ آگس کہ اورا چوں کفن شود  
 دامن شیعہ قاتل جذبہ پیراں شود  
 گر محفل جلوہ فرما آں بت پر فن شود  
 منزلیہ و پیشوار و راہبر نیرن شود  
 من چہ دانستم الہی بود ہم دشمن شود

تن و ہم بر برگ کوئی اگر مدفن شود  
 بر تن شیدائے سرو قاتل زید اگر  
 برہمن زنا رگسد شیخ آرد سجدہ  
 ناصحا و ریاخون بر حال او باید گیت  
 این ل شوریدہ راز الفت و فاش کرد



خواهم ای دست جنوں بنگے دگر در افتاد  
جامه عریانی جنوں نخواهد بگر  
یارب از تاثیر آه گرم دل تفتیدگان  
در هوای کلامی و به شوق دیدنت  
اجتماع جزو هر شے حکم کل و اربوبی

و اسمم گردو گریبان حبیب من شود  
تو کب خار و شت بهر دو خلق سوزن شود  
سنگ افشان در شرح من هم نرم کم من شود  
در چمن چشم و زبان زگرش سوسن شود  
قطره قطره حبه گرد و خوشه باخر من شود

شوق میخواهد دل سینه زکینه را غما  
از سر نو باز یارب تازه چو گلشن شود

تصویر زلف یار مصور اگر کشد  
طعنه چو سایه پرور آن نخل قدیست  
شانه کش زلف که دلبائے بیدار  
ای ماه من ز غیرت روئے تو افتاد  
کا فور طبع و سنگدل صندلی بنگ  
دارم امید لطف شهادت که اهل  
آن زخم دل که لذت در و چشیده است  
محالم تبر من تا که نسود و بخت و تر  
غافل مشوز شعبده بازی چرخ پیر  
از گریه نهانی من گوهر سر شکست

افتد چو بلایه سرش تا که کشد  
شمشاد را چه پایه که پیش تو سر کشد  
ترسم که لخت لخت زهر گوشه سر کشد  
در نیمه و ز رخت سوئے با ختر کشد  
از پایه سودن دل مادر و سر کشد  
کن صبر تا و میک آویغ از که کشد  
تکلیف منت تو چو چاره گر کشد  
آه که در دمنند بوقت سحر کشد  
یک تهره گریه چند و صد تهره در کشد  
هرگز نمیتوان که به تار و نظر کشد

منم زخمت و ست سوال گدایم رخ	زخمت زنگ ناشجر بار و کشد
از بهر گرد کردن اسباب نیوی	ناداں چارست بارالم اینقدر کشد
سکساں بود تو نیک نگر بار پست خر	باشد که ننگ و خشت کشد سیم وز کشد
یار نبان طول حیات شه دکن	چون عسیر نوح حضرت پیغامبر کشد
شاه بکوش در خور حال تباہ ما	بار رفاه خلق شه تا جور کشد
از بیدلی اگر چه بے دل شکستیم	شاید که این شکست بفتح و ظفر کشد

پانگ جو بهر زخمت سوز کشد  
صد جوهری تر از زلف لعل و گهر کشد

کجا از ضعف بر لب ناله و آه و فغان آمد	گر بهر دم ز به صبری جگر اندر دوا آمد
پای گلشت وقت صبح آن سر حجام آمد	نیم از بهر استقبال تیر و دوا آمد
بریں دوروزه رنگ بو کل ناوا و پنا آمد	بریں شوانچمن آباغبان فضل خدا آمد
بیم تیغ بر کف رصف عشاق آفتاب آمد	ز بهر موعظه با الحفیظ دالامان آمد
نمے جذب محبت در تکرار یوسف مصر آمد	ز لیا همچو گرد و در سپهر کار آمد
طواف خانه کعبه نصیب شمع گر باشد	منام عده عشاق ننگ آستان آمد
چوبے پروه بیدار ز دور جنون محل لیلی آمد	بختی شد از خودی اندر لباس باطن آمد
بهجران مضطر و نالان صلیب بنجو و تیر آمد	گر بهر جا عدلے جارح انا کابل و آوا آمد
اجل زخمت شد و هم خیر باد گفتیم از خست	چو بهر بالین من از مهر آن نامهربان آمد

به بخت خویش نازم خوشا حال زارم  
بجستم او سگ مدگر بول گراں آمد

بلند آواز هوشی  
صدائے امیر تحسین رسوئے آسماں آمد

## غزل سترو

نور ازل از پرده اسرار برآمد - در خوشی شد  
خواص ازل او چو در بحر محلی - لک خطه فرود شد  
هر قطره که بارید رخسار عیال - شد صورت گهر  
آتش شهبان ازل خلق آفریدانی که کلام است  
آل منور زره و ذنوبی بر که چرا  
آل شیفه میر علاء دهم - در دایا غی  
شیر به بیان عز و فراموشی - جوشا و جود  
پیدا و نهان رونق این هم گدازد - رنگه و رنگ  
ز آل خوان که لم نیم نیست که بخت - چو دانت  
بنگام منفر خواگس نقد گر آفتاب - باید که داد  
آل که نه شکر که حسن کف خود و این - حضرت داود  
آقا لقب نام مبارک شده داود - از بهر دایت  
شد شوق برادر زیکه حاشینا صد که بار

ز ان فیض نظر حشمت اظهار برآمد - در بار آمد  
بالای فلک ابر که بار برآمد - هم قطره قش  
را نجله که بر کین شهور برآمد - تسلی شهباش  
خوشه صفت احمد خمار برآمد - در جل و جل  
آن شمع عبید الله احرار برآمد - و شمع  
مستانه سو قاضی پوشا برآمد - بلباس  
از دشت گاه ز کسار برآمد - پیدا و نهان  
قاسم شد و بالعمت بسیار برآمد - فیاض  
بر خور و از انجله کسار برآمد - رای بکاش  
چون حسن لایق اینکار برآمد - بسیر و روا  
پرخور و از امیکد شارب آمد - آقا جان  
در راه خدا قافله سالار آمد - میک به آتش  
دیرینه مناد زار برآمد - تسکین

پنداری تو دیوانه مگر فرزانه می قصد	بصوت قلقل بنیاد دل ستانه می قصد
چه مایه عشوه جادو لگا راست تاثیر	که بخود مردم دیده درون خانه می قصد
نظر رشوخی بنت العنب ضعیف می کنی	سرم بالا را نوا و سرمانه می قصد
به بزم میگساران از پیای بادیه میودن	پیاله برکت ساقی چگتا خانه می قصد
صدای سینه کو بهای با هم عشرت فراید	که از فطر مست یار و هم بیکانه می قصد
و هم آرایش گیسو نهانیش تا شاکن	که مار آتیش هر دم شاخ شانه می قصد
پریشان دیده باشد در گلستان جبین را	کز آن بلبل شاخ گل هوا خوانه می قصد
نراکت ناز نیم را بود گر مانع کشتن	آواز شکستن مانع دل مروانه می قصد
تپیدن مادر سینه از درد فراق او	نظر کن محو و رفته که در ویرانه می قصد
عروج طالع ما خاکساران بر تو ای منعم	که ناهید فلک شب به بام خانه می قصد

چو شد بهو طرب استیاق و فرزان

کز آن شمع نزارم شود و پروانه می قصد

گلوه تشنه لب گز آب خنجر تر نجایه شد	سرم قر با که سلیق ل فطر نخواهد شد
مشو پر دل نه بینی گرد و نوش عطر ز باد	که هر آینه خانه قصر کند نخواهد شد
کشدن جام زهر آلوده اساتیر بوقا	مرا چون شربت و صلت میسر نخواهد شد
آزادی بے مکتب گوسر و در گلشن	ولیکن با قور بالما تو همسر نخواهد شد
بان ابنیسا چون بگرییم در غم فرت	بگره قطره اسکم چرا گوهر نخواهد شد

گر آید پیش داور با هجوم کشندگان قاتل  
بگیر و از سر شوخی گریبان آتشی دامن  
بنور روح سر موکم نشمار کی گیسو  
کشم در دم خم و خمخانه آن تشنه جگر هضم  
میرسان ز داغ خود رفته راه میکند آید  
ایران نفس را حیات حاصل از بهار گل  
کسے بر عکس قیاس آئینه روان درین عالم  
کسے کو از ره احسان خطای کس نمی بخشد

بیچاره چون محشرے دیگر سر محشر نخواهد شد  
خدایا طفل اشک من چرا ابر نخواهد شد  
اگر مسلم نخواهد شد بهین کافر نخواهد شد  
مرآت کین باقی از دو یک ساغر نخواهد شد  
که هرگز بهر این راه زل بهر نخواهد شد  
که تا محشر کشا و بند بان پر نخواهد شد  
ترا بهر نخواهد شد مراد لب نخواهد شد  
سزاوار عطا خالق را کبر نخواهد شد

محمد را غلام و کفش بردار علی هضم  
چگونه شوق حاضر بر لب شمر نخواهد شد

گر آید آن سہی قامت سر محشر بلا افتد  
صبا بر داشتند با گل و غنچه چیدناری  
منہ تو دست نگیں بر جگر از بهر کیم  
میانزد و یک سہل قاتل و وقت پید نہا  
چو کردی قتل نہا کن بزیر بخت  
سرت گردم شتابان میری یکن نمی  
خداراے شمر گر بر عالم شمر کم کن

قیامت بہر یابوسی بہر دم شہر با افتد  
ترا کئے ناخن تدبیر بر بند قبا افتد  
نباشد تا کہ در دل آتش رنگ خفا افتد  
مبادا قطر لائے خون بدانا قبا افتد  
نمیخواہم کہ این قضیہ در القضا افتد  
کسے از نا تو اینہا کجا ماند کجا افتد  
کہ تا شکستہ بر تو آسمان پر خا افتد

گو اراچوں نمی آری قیام من بکوی او  
 بہ بند کارِ خاکِ فنا و گلاب کوی حاشو  
 خبر کئے بودا میں منظور را یارب در عالم  
 ترا آساں بودا جاں سہرام آمدن رفتن  
 پریشاں ساخت از آوار گردہ بیجاہارا  
 خدا بخشد اے شوقِ خیریں بر خیزن جا

عدو بر جان تو از آساں تہر خدا افتد  
 کہ شاید مرا با خاک راں کار تا افتد  
 کہ خیز رفتنہ تا اگر معنی حق بر ملا افتد  
 نیدانی کہ در عالم چہا خیز و چہا افتد  
 سز زلفت نمی خواہم کہ در دست افتد  
 نیدانم کہ این برقی تسم تا کجا افتد

مريض عشق سوداگر اکونں بدارد  
 میجا از علاج دردِ الفت کے خبر دارد  
 نباشد در دل این گلرخابے وفاہرگز  
 بخندہ زخم دل خند و تبسمہا شکر ریزد  
 نہ در وہم و گماں آید نہ در تقریر می بخند  
 تماشا پس کہ ازین بخت خوابیدہ ہی پر  
 بت مغرور و بے پروا جہاں مقوود شد  
 پشیاں قاتل از کشتن تیلاں در خون لعل

بیا خست کین جان خیریں غم سفر دارد  
 مداوائے چنین بہارِ رخ بیشتر دارد  
 خطائے می کنند زینہا کس امید گردارد  
 دہن کانِ ہمک دارد لبش تنگ کردارد  
 چہاں باور کنم کاں بت دہن دگر دارد  
 لگو اے روزِ محشر شامِ وقت ہم محم دارد  
 کجا آں بخیر یارب ز حال من خبر دارد  
 بخت سوا او دید تماشاے دگر دارد

نگر و دسر در آبِ اشک یا رب آتشِ بحر آں  
 کہ شوقِ سوخته دل در جگر صدام شر دارد

چہ فائدہ کہ درون صدف گہر نبود

ستم بود بدیش مہر من اگر نبود



ز کج قبر زیادہ سیاه و تاریکیت  
 چه لطف زان شب مہتاب تیرہ تجانرا  
 شب وصال ازاں بُت چه کام دارم  
 بخوان توقصہ درد فراق پیش دل  
 بقصہ سر کہ سر ابرو اں کن اے شوخ  
 تیرا ستم ایجاد از ستم زد کا  
 ہونقدر برسد انچہ در مقدر ماکت  
 رواں بود بہ غمت جو خون ز دیدمن  
 گماں مبر کہ سر جرخ وہم بیائے میں  
 چہ مایہ حیرت و حشرت فرست حالت  
 ز بہر آن از دل آوردگان نجات  
 زیرین خاک مرا خفتن است گو اکنون  
 خیال سخت کلامی بُت دلم سکند

شب عروس کہ آں ماہ جلوہ گر نبود  
 قمر بجنج بود غیرت قمر نبود  
 خدا نخواستہ اورا دہن گم نبود  
 مگر نہ طول چاں نیر غصہ نبود  
 چرا کہ تلخ چنیں سحر لب شکر نبود  
 کہ آہ بکیں و مظلوم بے اثر نبود  
 نہ کم بود ہم ازیں سحر بیشتر نبود  
 تلاش کن کہ دریں پارہ جگر نبود  
 ز آہ و اشک دل و چشم من خضر نبود  
 بدر و ہجر تو میرم ترا خبر نبود  
 دعائے وقت کچھ نیر کار گر نبود  
 خوشم کہ بارہ خستہ بزیر سر نبود  
 حدیث سگر لال اخیالی از ضرر نبود

کمال عیب ہفتن مگر نداری شوق

خدائے را بچہا چوں تو بے ہنر نبود

روئے گل غنچہ دہن قد چو نہالے دارد  
 یار ما بکہ دل آویز جمالے دارد  
 آرزو ما کہ بدل خیر گمالے دارد  
 دور فرخ چقدر عہد ہمایوں بود است  
 جاں نثاران ترا مردہ دہد خلوت از

روکش سبیل و ریحاں خط و حاد دارد  
 ابرو و روئے و چہیں پردہ ہاستہ دارد  
 ہر کس از جانب تو بیک خیالے دارد  
 ساعت و ہفتہ مبارمہ و سالے دارد  
 غیر از داخل چہ امکاں چہ مجاہد دارد



چوں نبار و بر خلق گہرائے کرم  
آن کریم است کہ بخشد بگدا غیر سوال  
استعارہ بہ مہر تو عار است زہر  
آن ز بخشش بکشد ویں ز اوارندہ کند  
مژدہ باد تر لے شب سچراں تا صبح  
لے ترا حاسد بدخواہ بگویم بشنو  
سرکہ مالیدہ برابر و رود از پیش لب

او کہ دردست یم و نبل نوالے دارد  
آن فقیر است کہ غیرت ز سوالے دار  
پیش چشم و دل من ذرہ مثالے دار  
چشم و ابرو اثرے سحر حلالے دارد  
زیتن عاشق ناکام محالے دارد  
رنج بیہودہ بجان تو و بالے دارد  
شاید از صحبت ما غیر ملاے دارد

تسوی پر نیز کز آن فتنہ دزدیدہ نظر  
بہر دل بہر دل ولدادہ کمالے دارد

لے گل رویت بجا را گلستاں میکند  
عدل و احسانش علاج درد پہنا میکند  
جشن میلاد است از خواں بیا بگرہا  
سایہ تو بر سہراں جہاں محدود باد  
نیت نیت ماہ را با حاضر تا بندہ آ  
برق میخندد سر طور از تبسم لے تو  
جنبش ابروئے قہر آلود تو با خشم تو  
شانہ کش زلف عروس ملک با شدال تو

خندہ زیر لبے کارنایاں میکند  
دل و عا شاہ محبوب علیجاں میکند  
شاہ آصف جلوہ بر تخت سلیمان میکند  
چتر بر فرق ہمایوں ظل سجاں میکند  
مہر خود کب ضیا از دوتاہاں میکند  
از لب خون در جگر لعل بدخشاں میکند  
میکند انچیکہ شمشیر صفائے میکند  
صرصر بیداد گردوں کے پریشاں میکند

مشکلاتِ بندگاں را سہل و آسان میکند  
شیخ در وجد است و زاہد رقصِ تان میکند  
بہر قتلِ من قضا از دیر ساں میکند  
سبز و بیدار ہم خواب پریشاں میکند  
طنینِ بجا بر من آلودہ و اماں میکند  
بینمیش تو بہ کذ یا نقضِ پیاں میکند

سرِ حبا فضل و کرم تائے تو لے شاہِ کن  
بوالعجب تاثیرِ فیضِ صحبتِ پیرِ من  
چیت اکا قاتلِ بکارِ شتاب و اضطراب  
غفلتے آرد تماشاے گلستانِ جہاں  
گو کہ در پردہ ز راہِ خشک مغزِ ہا خود  
تا بیاید حضرت و اعطی دریں محفلِ زنی

اگر خطائے کردہ باشد شوق اور اگر مبالغہ  
صاحبِ لطف و کرم عفو گناہاں میکند

زباں از وصفِ شمعِ معجزِ بیا شد  
کہ آمد فصلِ گلِ آخرِ خداں شد  
کہ رضواں ہم درینجا میہماں شد  
ز شادی شادماں پیرو جواں شد  
ز شربت ہم فزوں آبِ دماں شد  
بتوقرباں دلِ اہلِ جہاں شد  
مگر شیلے تو خلقِ جہاں شد  
زین شعرِ آخرِ آساں شد  
کنون بوسیدہ ہر یک استخاں شد

عیان از ہر بنِ مویم زباں شد  
بیامیزِ چمنِ خوش نفسِ سرِ کن  
خوشا آراستہ شد بزمِ عشرت  
مبارک جشنِ میلادِ شہادت  
چہ شیرینیت نامِ شاہِ محبوب  
ہلالِ ابرو گل و خورشیدِ رویت  
بہ یوسف بود عاشقِ یک ز لیلجا  
پر دہخِ خیالِ ما بہ افلاک  
چہ آرامِ جزدل و جاں از پئے نذر

کلاہِ خود ماتلج کیاں شد  
 کجا پابند رسمِ این و آں شد  
 کسے رامیلِ دل سوئے تباں شد  
 کہ دشمن نیز برین مہرباں شد  
 کہ میزِ غم سرِ شتر گراں شد

نہ چوں بر دولتِ افلاس نازم  
 کسے کو فلغِ ازا سلام و کفر است  
 نیار دورِ حرمِ اوسر بسجده  
 چانم از غافل بکے یاراں  
 گنہگارم ولیکن برب و بارم

میر از قصہ شوقِ دل افکار  
 بہ شہرت رفتہ رفتہ داتاں شد

ساقیا خیز کنوں فصل بہاراں آمد  
 غنچہ شکفت مرا و دلِ متاں آمد  
 قطرہ افشاں سوئے کوہِ ویاہاں آمد  
 باہوف و چنگ سرِ محفلِ رنداں آمد  
 جامِ مے بر کفِ پاغرشِ متاں آمد  
 روتق و روشنی شمعِ شبتاں آمد  
 لے فدا نام تو محبوبِ لکِ جاں آمد  
 آفتِ شاہِ دکن داخلِ مایاں آمد  
 سوزِ خنیکہ چاکِ گریباں آمد  
 مشتری شمس و قمر زہرہ و کیواں آمد

نغمہ زنِ مرغِ چمن سوئے گستاں آمد  
 میدہ شدہ جاں بخش صدائے گستاں آمد  
 مے بدہ ہر خدا ساقی ماز و دکہ بر  
 محبِ بخیل از خویش بفرطِ شاد آمد  
 بوالعجب حالتِ شیخِ استکا شاکر آمد  
 روئے تابندہ تو لے شہِ خوبی و آمد  
 پیش ہر دل بچھا گرچہ گرامی جانست  
 زانکہ او حامی دیں عاشقِ شاہِ بخت آمد  
 جنبشِ ہر شرہ شوخِ نکامان کر  
 بہر نظارہ ایں بزمِ زبا کا فلکست

رَشکِ فردوسِ ہر اک گوشہ ایوان آمد  
نامِ آصف نہ کم از نقشِ سلیمان آمد  
شادمان آمد و شاد آمد و خداں آمد  
بہر تائیدِ شہِ ماسہِ سرواں آمد

بکھارا ستہ شد کوچہ و بازار امروز  
بہر تسخیرِ پرویاں و جادو گہاں  
اندیں بزمِ ہر یکِ طرفِ جوشِ خوشی  
شکر لکھ کہ بہر حال و بوقتِ ہر کار

دایما باد خدا جلسہ ایں شاد و کلب  
شوقِ ہم خرم و دلا و غرلخواں آمد

فکرِ سامانِ من بے سرو سامانِ شود  
آستینِ شکر آلودِ گلِ سراں نہ شود  
چشمِ بد و در چرا گاہِ غزالاں نہ شود  
گر بخوانی مگر ایں گبرِ سلمان نہ شود  
ایں دلِ کفر طلبِ یالِ مان نہ شود  
ہمہ قامتِ اوس و گستاں نہ شود  
ہیچ گلِ پیشِ گلِ روائے تو خداں نہ شود  
عیدِ قریباں نہ شود تا بوقریاں نہ شود  
نخلِ تابوتِ مگر سر و پیراغان نہ شود  
بادِ پیامہِ سیرِ بزمِ حریفان نہ شود  
خسکِ دامنِ تردیدِ گریبان نہ شود

رگِ نزن تا کہ خونِ ست و گریبانہ شود  
از درتِ مجمعِ عشاقِ پریشان نہ شود  
سنبلہ خطِ رخِ تازہ بہارِ نظر است  
مصحفِ پاکِ تو صد بار بہ پیشِ رویش  
پیشِ درِ سج رہِ زلفِ شبِ تار رود  
راست گویم بشنو تا بقیامتِ واللہ  
دلبرِ اورچمنِ دہر تو افسردہ مباش  
روزِ عید است مگر از پئے جانداہ تو  
ترسم اے سوزِ دل و تا کہ پیرِ دینِ ہم  
میر و ارتش نہ بگر غیرتِ عاشقِ بنگر  
آہ زینِ معصیتِ اشکِ ندامتِ قوس

پرند چشمِ حریف با بجز از خاکِ لحد      اگر چه تا خشرقی دستِ کریان نہ شود

شوقِ دلوزے زغمِ بحرِ بیابی تو نجات  
سجِ شکلِ بہر جا نیست کہ آسان نشود

<p>بجائے یافت کسے را کہ جستجو می کرد بیائے طوقِ سلاسل کہ در گلو می کرد بدستِ پیرمیاں بیعتِ سبومی کرد ہتی پیالہ و خمِ ساغر و سبومی کرد اشارہ باز سوئے ساغر و سبومی کرد فدائے آمدِ ساقی کہ غمِ فرو می کرد گہے بہ سینہ کمر گاہ تا گلو می کرد صبا گوئے کہ بلبل چہ گفتگو می کرد حوالہ ایں دل صد پارہ را بتومی کرد حکایت از سیرِ لعل تو موہومی کرد بچاکِ امنِ خیمِ جگر فرو می کرد شکایتِ تمِ حیحِ تند خو می کرد چرا بہ بادہ گلگونِ بگو و صنومی کرد کلیم گو کہ تقاضا دو بدومی کرد</p>	<p>بہ شوقِ مشرودہ کہ تا عمر آرزو می کرد بہ رخِ در دلِ خود تو ازاں جنوں زدہ عجب بہ میکدہ دیدیم دوشِ واعظ را در دینِ میکدہ ہر یک ز بادہ پر خورد خدا نخواست ہوشیار گر شدی واعظ صدائے قفلِ مینا صدائے تو بہ شکن ز فرطِ شوقِ ہر یک ز ندبِ بادہ نا سحر کنارِ چمنِ ار حدیثِ سبیل و زلف اوائے دل بر بودنِ نگاہِ وز دیدن ز منِ مہرِ پریشانیم نشانہ بہر پس ز تاراشکِ ہنوکِ مشرودہ و ما و مہرِ قیس ز خاکِ کوہِ کن و قیس گرد باد کہ نجات نبود سجدہ بہرستِ شیخ را اگر مقصود بہ یک تجلیِ ذاتش ماند ہوشِ بجائے</p>
--	---

کنے کردہ افلاس پاس ما بضرع نہر ارجان و دل من خدا خلق نہی	بہر کجا کہ برفتم آبرو می کرد نوازش کرم و لطف بر عرومی کرد
---	--

برنج و درو مصیبت عشق صبر کن  
چنانکہ حضرت ایوب نیکو می کرد

گر ذوق دیدن قاتل ندارد بر جان عاشق باغِ سم تو از تیغ آبرو کشتن بہ عاشق خالی نباشد محمل لیل پنختن ہو سہا حوران جنت پُر دل ز غصہ لب با شگفتہ یکدل کہ بود ست کردم شارت در روز و شب چون چرخ گردش گو شمع و شیشہ بود است لیکن بے پردہ بر رو تو محیر تابان گر تا گریبان گوہر بہ بار و لطف و ترجم صبر و تحمل دریائے الفت بھر شناور	لطف پیدن بمل ندارد آساں ندارد مشکل ندارد کار بہ بہ پیش مشکل ندارد یا آنکہ لیل محمل ندارد خاست سودا عاقل ندارد بر لب کہ دارد در دل نہ دائر انساں بہ پہلو دو دل ندارد وادی الفت منزل ندارد بے یار رونق محفل ندارد تابِ نظر ما و کامل ندارد تابِ خموشی سائل ندارد قاتل ندارد بمل ندارد پایاں ندارد ساحل ندارد
--	--

اکبخت عاشق جنیاس و حواس از باغ حسنش حاصل ندارد

پرسید از شوق جز فکر خواب

یاد خدا از چه غافل ندارد

تیرہ نختی شب بچراں حرام خوا کرد  
اندیریں باغ جہاں آزاد بود ستم دے  
بے سبب ہرگز کسے با کس نیا زار ویدہ  
قوت و امانت دل پیر اندیش با شد  
ساز باز سرد مہری گرمی خوش بہم  
بود و شاہ و ش با اختیار ستانہ دے  
جام مے بنہا و پیش شیخ در بزم طر  
کشتی عمر رواں افتاد و ریل شک  
نیت ممکن خفہ ترا خفہ کند بیدار کئے  
بود خشکیدہ ہمہ کشت امیدیا مگر  
یک در رزق ترا اگر بندہ طاہر بند کرد  
بے وضو بالائے ہنر نام مے ہرگز نہ بڑ  
یا سکندر غرق یاد اربا افتد بر کنار  
غرۃ بحر فنا چوں دست پابر ہم زند

ورد مائے روز افزوں بہر تیا کب  
لیک پابند تعلق عالم اسباب کرد  
خصم ما بشکوہ ما از چہ استعجاب کرد  
اہل زیب تن قبائے طلسم ستاج کرد  
آب بر آتش بکود و آتش اندراب کرد  
آں جیاد شمن محفل ننگ اجاب کرد  
چشم ساقی از دل مایہ استقواب کرد  
یا الہی اس چہ طوفاں دیدہ پرآب کرد  
چشم خواب آلود ما را دیدہ کم خواب کرد  
یک بیک ابر کرامت تازہ و شاہا کرد  
ہفت صد رزاق مطلق افتتاح باب کرد  
واعظ آداب اں کے ترک ایراد کرد  
ہر چہ باد اباد کشتی نا خدا و رآب کرد  
خنجر اوتا بہ نیزہ بر سر من آب کرد



سخت حیرانم که بایں نارساینها چای  
شوق جائے خویش درد لہائیں و شاب و

اے مرگ شرور باد کہ عیسے نمیرسد  
افسوس تا بگوش مسیحا نمیرسد  
لیکن شب فراق بہ فردا نمیرسد  
ترسم کہیں طریق کبھی نہ نمیرسد  
سو دے بر فردگار ز سودا نمیرسد  
خارِ خلیدہ زیر کف پا نمیرسد  
آواز من کہ تالیں پردا نمیرسد  
داغ بربنگ زلف چلیپا نمیرسد  
لبہائے تشنہ بہ لب میا نمیرسد  
زادہ خلاف سستی مہربا نمیرسد

بہر علاج درد دل ما نمیرسد  
گرچہ صدائے ناله بہ چرخ ہنم گزشت  
در انتظار بسکہ شمر دیم روز ما  
زادہ کہ روشناس نبوده از مہتاں  
زین حشر و جون تو معلوم گشت عین  
رنجے مکش ز بہر لب و کروش کہ باز  
دیوار گرچہ گوش بدار و مرا چہ غم  
عالم سیاہ کرد شب تار غم مگر  
جانم لب رسید ز سوز جگر وے  
دست بہ پایو بی خدام میکده

دیوانہ شوق بہر تلاشش کجا کجا

کعبہ نمیرسد کہ کلیسا نمیرسد

ز درو یکہ پہلو بہ پہلو نشیند  
جہنم بود گر بہ مینو نشیند  
بجز یازدہ نجیر گیسو نشیند

کجا شوق در بزم کیسو نشیند  
کے کو بہ جایگہ بے تو نشیند  
چہ خواہی کہ دیوانہ پا در سلال

شود لام لا تون کن بے تامل  
 خدا را کہ برگوشه خاطر ما  
 نخواهد مرا و ظل بال ہما را  
 بہ حالش جہاں دریا دریا بگرید  
 بتابد چو خورشید ارفیض نورش  
 عرب گریا راست روی عجم را  
 فروزندہ آتش کہ بودہ است درد  
 خدا را بہ پیش کمین استاوں  
 بگردم سرش را کہ آن رند میکش  
 کمینہ عدو زشت خوزشت طینت  
 دلا تا توانی کہ ز دوست افشاں

کہ خالش چون نقطہ بہ گیسو نہ دارد  
 نہ ہرگز خیال من و تو نشیند  
 کہ در سایہ قد و لحوہ نشیند  
 جگر تشنہ بہ لب جو نشیند  
 اگر ذرہ پیش مہر و نشیند  
 کجا ترک غافل ز سہو نشیند  
 کہ از آب دیدہ سرمو نشیند  
 از اں بہ کہ تیرے بہ پہلو نشیند  
 بکف جام پیش پریر و نشیند  
 تعلق کناں گر بہ بازو نشیند  
 پندار غافل ز قافو نشیند

ہر یک مصرعہ شوق از طبع موزوں  
 چو شاہین فرق ترازو نشیند

راست گویم بدل اہل صفائی باشد  
 دل کجا صبر کجا یار کجائی باشد  
 دل پا مال نہ بریکف پائی باشد  
 منتظر حجت حق بہر دعا می باشد

اے چہ می پرسی کہ دلداری کجائی باشد  
 خود فراموش چہ مانند بھال یارب  
 پیش و پست و چپ و صحیح نیابی گزیند  
 آہ مظلوم پندار نہ دارد و اثرے

مجر به یک شب نه مسافر بر میا باشد  
همه تن گشت بر آواز در میا باشد  
باش هشیار که این سخت خطا میا شد  
سگر غمزه و انداز و ادا میا شد  
خوشترا ز دایقه آب بقا میا شد  
زانکه سلطان دکن ظلم خدا میا شد

غیر ممکن که درین دهر بانی تا دیر  
رهر و منزل مقصود نه چند غافل  
بر خطا مانع بزرگان نتوان گرفت  
همراه آن شه خوبی پئے دل بردن خلق  
شکر آمیز لعاب دهن شیرینش  
آشای مرغ ها کرد و بنیز باش

آنکه بر فضل خدا شوق گمن در هر گاه  
می شود و آنچیکه منظور خدا میا شد

پیش لیلی اموشیار و پیش ما دیوانه بود  
رقص متاں بود و در ساغر و پمانه بود  
از فرغ رفته تاباں رونق کاشانه بود  
زلف دل آویز بود و نیز و لکش شانه بود  
دام برگسترده بود و بر فشانده دانه بود  
بهر دل بردن سیر من حلقه ترکانه بود  
دوش دیدم زلفی را بر در میخانه بود  
صحبت آزادگان محفل زندانه بود  
باده ناپیموده خالی خم تهی پمانه بود

فتیس ما دیدم ز غیر و آشنا بیگانه بود  
بویارب دوش لطف زندگی در سیکده  
پایه ام افروده تا چرخ چهارم مقدس  
چون نباشد این دل بخت یزد کدکش  
سرخ دل چون دید خال دکا گلش آید آسیر  
با خدنگ نوک شرکاں هم ز شیر ادا  
بالیقیں تو فیتنیکور منهنوش بوده است  
شیخ از گتخی شب هر حق معذور  
شب ورون سیکده دیدم تا شائے غریب

بعدِ مرون اے فلکِ خاکِ کلخ و سنگ و  
بر سرِ رایتین کے شیوہِ مروانہ بود

شوقِ را دیدم بزدانِ غمِ عشقِ مبتاں  
خاکِ بر سرِ سرِ زانو پائے درجولانہ بود

آماوہ جفا و ستم آسماں نبود  
خوانِ خلیل بود و کلمے میہماں نبود  
خم گردنے ز منتِ پیرِ مٹھاں نبود  
واقفِ دہن ز لذتِ شیرِ زباں نبود  
صیادِ مرغ و شاخ و گل و آتیاں نبود  
بیمِ درجِ حشر بہ دہمِ وگماں نبود  
حاصلِ بہی کہ ہستی ایں بود و آن نبود  
عاشقِ شبِ وصالِ کز دہمِ زباں نبود  
قاتلِ ترا اگرچہ پلِ مٹھاں نبود  
ایں تاسو پودِ کشکشِ کہکشاں نبود  
فکرِ نہ رُک و شکوہِ پیرِ جواں نبود  
مارا بہ بختِ جانی خود ایں گماں نبود  
قصہ دراز و طول و کہن داتاں نبود  
اورادِ دہن نبود کہ ایں چستاں نبود

یادِ است آں زمانہ کہ ایں خاکِ اں نبود  
طوفانِ نوحِ کشتی دہمِ بادِ باں نبود  
ذوقِ شرابِ خواہش و صلِ بتاں نبود  
تلخیِ مرگِ و دلِ کہکن نہاں نبود  
گلچینِ و دام و دانہ دہمِ باغباں نبود  
کالائے عشقِ نقدِ غمِ دو جہاں نبود  
مدحِ عزیز و ہجوِ عدوِ برزباں نبود  
نشکستِ مہرِ لبِ اثرِ عبِ حنِ بت  
از قوطِ شوقِ سرتہِ خنجرِ نہادہ ایم  
ز اندمِ اسیرِ کا کلِ شبنگِ بودہ ایم  
واللہ چہ خوشِ زمانہِ طفلیِ گزشتِ حیف  
اس تیغِ نازِ کردہ در دمِ توفیصلہ  
اصفا نکرد بود فقطِ حزنِ مدعا  
یا بر سوالِ وصلِ جوابے نیامستیم

درباں نبود شب بدش پاباں نبود  
بافند جان عاشق شید اگر اں نبود

شکر خدا به خلوت جاناں رسیده ایم  
سوائے وصل حسن فروش مبتان شوخ

شاید که شوق و رسم حیران جان گز  
امشب صدائے ناله و آه و فغاں نبود

حسن بود و حسن بود و حسن بود  
فروغ طور و شمع انجمن بود  
بلے گویاں ہیں گل پیرمں بود  
پراز پرکے پروانہ لگن بود  
بہر دم پیش من دارد رسن بود  
کہ حاصل روز و شب سیر حمن بود  
دو عالم را ہیں چاہِ ذقن بود  
بہ حیرت آئینہ در انجمن بود  
گریباں چاک قیس و کوہن بود  
دلہ در بند زلف پر شکن بود  
ہتی و دوست بیرون از کفن بود  
مے جاں بخش در کام و دہن بود  
ہمہ قربانِ فرقِ سیمن بود

نذانی کیت کاں گل در چمن بود  
ہاں یک پر تو برقی تجلی  
بہ گلابک است روزِ میثاق  
پس از سوختگان شمع رویش  
بیا و گیسو آں سر و قامت  
مرا اندر خیالِ زلف و عارض  
بد ریائے محبت غوطہ خوردن  
ز انوارِ جمالِ عکسِ رویش  
دلادِ حلقہ شوریدگانِش  
عبث و جستجو بودم شب وصل  
سکندر را گدایانہ پس مرگ  
مگر مار از فیض لطف ساقی  
نیم و در چہ حاصل سترِ شوق

<p>             بیا که عمر من خاکسار می گذرد              خوش نصیب گرد و غبار می گذرد              صبا اگر چه بشهر و دیار می گذرد              خنای همی گذرد هم بهار می گذرد              به اوج چرخ سرفراز می گذرد              تر از قیاس چرنا گوار می گذرد              همین خیال بدان بار بار می گذرد              که روز و شب همه در اضطراب می گذرد              کشیده ست بر و شر مساری می گذرد              هزار حیف که لیل و نهار می گذرد           </p>	<p>             میسر حال که در انتظار می گذرد              ز خاک من اگر آن شهسوار می گذرد              به سوئے یار پیامی گنج زمین نبرد              تو عند لب کیش ناله یا ترانه بسج              جبین عجز به خاک در تهاں سود              اگر چه بوسه و دوا مرا که یادش نام              ز وصل بر خورم و یا که جان از فشانم              ز حال در و فراتش تو چاره سار می              بهانت قاتل من کوز پیش دفن من              دلاز عمر گزشته چه مایه یاد کنی           </p>
---	---

هزار شکر که در عهد شاه آصف شد

به الطیناں هم کار و بار می گذرد

<p>             در و چو از سر گذشت جادوای زمانند              رو بیک آئینه دیده حیران نماند              مرغ چمن را موس از گل خندانم              بے خلش خار هم پائے گلستان نماند              دل و گدا هم نماند افسر شایانند           </p>	<p>             تشنه گلو در خور خنجر بیاں نماند              عکس نگین چون نشد زلف و خط و ابرو              بر رخ گلگون قبا چون بقادش نظر              عیش و طرب رخ و غم دست و گریبا هم              دیده بهر تکتا گردش دور انگر           </p>
--	--

رستم و اسفندیار سام و نریاں نہاند  
 لے بت پیاں شکن وقت پیمانہ  
 مسیح متاع من بے سرو سامان نہاند  
 تنگ زجاں آدم کار بجاناں نہاند  
 لیک ہم از خوئے بدخوبی خوابان نہاند  
 زاندا اہل راپاس حسرتیان نہاند  
 دامن ہم آتیر حبیب گریاں نہاند

ہست سرکے جہاں رہزیرہ رواں  
 قول تو سم تا کجا شرم کن از خدا  
 صبر و خود ہوش بقل نذر بتا شد کون  
 بے خبر از من من بہ بلا مبتلا  
 گرچہ من از بخت بد روز سید دیدم  
 از کف آں باد کش ساغری در بو  
 دست جنوں بہ جا کار با ساں گرفت

بود ہم گفت گو کو مکن و قیس را  
 شوق چو آرا گشت رونق زندان

لعل سُرخت خندہ بر رب گل شاو  
 یاد زلف ترک ہم غارت متاع خواب  
 مردم چشم ترم تیر نظر پریاب زد  
 بہر کہ او سنگ نفی بریشہ اسباب زد  
 بوساں شیریں دمن چون بزر عذاب  
 گو بجانہ جوش خلوت سخن المذاب  
 اویسہ چہ پادہ دل پارہ سیاب کرد  
 خود دصد پا غوش سر دہ طلقہ گرا کرب

شمع رویت طوعہ بر خورشید عالم تاب  
 گر خیال شام نہرت کرد و روز میں سایہ  
 بر سوادِ خالِ نساںش ز حیرت ہم و حاصل  
 از شکستِ مہر تو بس مہی اثبات خود  
 زندگی شد تلخ از حسرت بہ فرہ و جزیب  
 صبح شد لیکن نیامد صرف طلب بربا  
 از مہوس خواستم بے تابانی دل را علاج  
 ناخدا از جوش طوفان سر شک چشم ما



عاشق ولداده شبِ یاد او گلگون قبا	اشکِ نگیں بر نیں از دیدہ خنابِ زو
کاتبِ تقدیر بہر انکشافِ حالِ من	ازیدِ قدرت بہ لفظِ ملکِ ہمِ اعرابِ

سر تاشید دیگر لفظِ جز لفظِ صاف  
شوقِ چون ست طلبِ دردِ امنِ اجبارِ

عشقِ آفتِ با بچاست و ہوشیار آورد	سر کشاں را ہم گلوں سر بر سر دار آورد
کنِ نظرِ بر شاں را با جغیلِ بادِ صبا	خاکِ زیرِ پائےِ مجنوں را یکبار آورد
از زبانِ سنگدلِ امیدِ بخوردنِ مدا	غنچہِ برگِ و گلِ کجا خشکیدہ اشجار آورد
انقدرِ سرکشِ مشورِ سر بلندِ بیائے خود	ہیں کہ آخرِ سر و درِ گلِ پائےِ پندار آورد
نیتِ بجا دمِ زونِ کس را بفرمانِ قضا	مستِ تازہ سوئے ہر گورِ سہار آورد
نا خدا بر کشتیِ عمرِ رواں غرہِ کمن	سختِ گردابِ بلا این چرخِ دوار آورد
ناخنِ پائےِ محمد را نیز زد و جہاں	گر زلیخا، بچوں یوسفِ صد خریدار آورد
بہرِ فخرِ و شانِ عظمتِ با خود روحِ الہی	طرہ از فعلینِ احمدِ زیبِ ستار آورد
ہیں کہ رضواں روزِ و شبِ و ملکِ سخن	در حضورِ روضہِ احمدِ پرستار آورد
دامِ گیسوئے محمد و مہدم در ہر شکن	صد ہزاراں طائرِ ولِ ہا گرفتار آورد

شوقِ بر نامِ محمد کے عجب باشد شنو  
مردہ صد سالہ خود را اگر گرفتار آورد

بالائے سرِ عرشِ بود جائے محمد	رخشدہ چو خورشیدِ سرِ پائے محمد
-------------------------------	--------------------------------

<p>از پنجه خورشید کف پائے محمد          قربان همه بر رخ زیبائے محمد          مست از نغمه زر گیسو شہلائے محمد          از خویش رسید است شناسائے محمد          در چشم زدن گردش مینائے محمد          پر جوش بود نشہ صہبائے محمد          افتاده منم بر در والائے محمد          شمعیت بدل دیاغ تولائے محمد          موسیٰ همه جا هست تجلائے محمد</p>	<p>صد حصہ فروخت بہ انوار و تجلی          حور و ملک جن و پری آدم و حوا          نخل و شتر و برگ و گل و غنچه و بلبل          طرز روش عاشق و لداوہ چہ پری          رنگ و گر آوہ و سر بزم دو عالم          منصور خورشید و سر دار بہستی          زابہ بجرم سجدہ کنائے کعبہ          غم نیست اگر نیست چراغ سر تربت          و رداوی امین بسر طور چہ جو</p>
--	--

بشنو تو ز لہجہ سخن شوق کہ یوسف  
 ہم بود بدل عاشق شیدائے محمد

<p>در کتاب خود خدایش چہ آرائی کند          زان لب و جہ الامین شیش جبینی کند          عقل ناقص چہ یار کوشناسائی کند          ہر کیے نامہ خدا کار مسیحائی کند          خاک بوس و گہمت درد نیرائی کند          رحمہ للعالمین ہر دم دلا سائی کند</p>	<p>کیست در وصف محمد خامہ فرسائی کند          جلوہ روائے محمد نور ذات کبریاست          از رموز واقعات کاں شب معراج نیست          دم من از معجزات عیسوی کا نیابا          بوسہ گاہ قدیاں است آستان مصطفیٰ          اے مشو گلین دل آزاری ظلم عدو</p>
--	---

کے گل گلزارِ حُبّت لافِ رغمانی کند  
مہر و مہ پیشِ رُخش و عجبائے زیبائی کند  
کیست غیرِ حیدرِ کرار سقائی کند  
رقصِ سہل ہم تماشا کن تماشا کی کند  
تاکے بادِ مضطر شکیبائی کند

پیشِ زلیخا عاصت لعل لبِ معجز نما  
می نہ زیدائے فلک با اینہم دایِ کسوف  
بر لبِ کوثرِ زہرِ تشنگا مانِ اُمم  
مرحبا کشتی بہ غمرہ عاشق جانبارا  
جلادہ فرمایا محمد جاں لبِ آبد بہ ہجر

### دلہ

متبعِ انوارِ بر نیلی رواقِ افتادہ بود  
ہر کجا نقشِ کفِ پا براقِ افتادہ بود  
پایہ جلدِ رسلِ بالاطاقِ افتادہ بود  
الاماں نا قوسِ راہم اختلاقِ افتادہ بود  
قطرہ در ساغرِ اہلِ مذاقِ افتادہ بود  
خضرِ عمرے بر درت در انخلاقِ افتادہ بود  
از من دیوانہ چوں بنِ طلاقِ افتادہ بود  
ز ان نگاہِ شوخِ بر سیمینہ ساقِ افتادہ بود  
محبِ بے سود در بندِ سیاقِ افتادہ بود  
بر سبزِ خیمِ جگر خطِ شتاقِ افتادہ بود  
شوقِ اندرِ رحمتِ مالایطاقِ افتادہ بود

چوں محمد! بخلوتِ اتفاقِ افتادہ بود  
بوسہ می زد در شبِ معراجِ جبریلِ ام  
بر سرِ عرشِ بریں بہاد چوں احمدِ قدم  
نشرۃ اللہ کبر شد بلند از چار سو  
ز ان مئے عشقِ محمد تا ابدستی کنند  
یہ محمد جبرئیلِ آبِ حیواں بھر آں  
عمہ می کا بین جو عینِ غلط ثابت شد  
یتواں خوردن کباب از رانِ ابو حمزہ  
ایزد و غفار بختہ عاصیاں را بحیاب  
سر ہم رنگار کے آرد الہی التیام  
شب بد روِ فرقتِ آں دلبر ارام جا

## ولہ

چوں جو کشتن دازے عرفان محمد	رقصند بہر میکدہ مستان محمد
مستانہ مشائند بہ تن جامہ دریدہ	ولدادہ سوئے بزم حریفان محمد
ازعرش بیایند ملک بھرتون	درانجمن بلج سدا یان محمد
یابند ز رضواں صلہ یح سرائی	درگلشن فردوس شناخوان محمد
دل می تپد لے خضر بہر سوئے تپد	از بہر قدیموئی دربان محمد
جبریل ایں گرچہ پردا سر سدرہ	کم نیت ازین پایہ دربان محمد
ابواب سعادت سہر عشاق کشاید	ولنگی کاکل پیمان محمد
لے چرخ چہ نازمی بہ علویاگی و خو	دست زرد تا سر ایوان محمد
بالائے فلک حکم چو شد پس کامل	شق گشت در آمد ز گریبان محمد
ہر صبح فروروز رخ خود بہر جہانتا	از روشنی شمع مشبتان محمد
اوریں و سلیمان و صفی علیٰ موسیٰ	یابند ہمہ بہرہ از خوان محمد
تشویش چہ از نعرش پارہ قیامت	واللہ من و دست بدامان محمد

آرز مرا بھر محمد تو خدایا  
شوق است غلامی ز علماں محمد

ایں نازدایں کرشمہ اگر ایں ادا بود	لے جان من سلام کہ حافظ خدا بود
ما کشکان خنجر عشق محمد	یک تار ہوئے زلف بنی خون بہا بود

<p>اے دل زخستہ حالی خود ناله مکن گو جاں رود بہ عشقِ نبی بیچ غم خود نعلینِ پاک تاجِ سر پر کیسے شد بیشک کلیدِ عقدہ احوالِ بندگا ہر کس کہ جامِ الفت چہ چشیدہ است آتشِ زردیم و نسخہٴ اکیر سوختیم جز مصطفیٰ اترم بخدا بہرِ عاصیاں ایست شانِ بوعظمتِ سلطانِ انبیا</p>	<p>نامِ نبی دوائے ہمہ درد نا بود ہرگز جنسِ نہ شیوہ اہلِ وفا بود اور ایگے نہ خواہشِ نطلِ ہما بود واحد جنش لبِ معجز نما بود او ہمچیز ز خویش و ماسوا بود راں رو با کہ خاکِ ویش کیسا دیگر کدام حاسی روزِ حسرتِ ابود شاہِ دگدا بارگہت جہہ سا بود</p>
---	---

یا مصطفیٰ بہ عشقِ خریں یک نظر بن  
تا کہ بدو ورنج و بلا مبتلا بود

<p>سپینِ رود بخواں بر رویِ پاک بجاو برو سلام بر اصحابِ و آئمہ الامجاد میرِ کلیمِ چہ ابائے کوہِ بلورِ غدا خبر و کر ز صورائے عالم ایجاد چنانکہ محضرِ درخشد در مہم خورداد خجلِ چہ آئینہ شد روحِ مانی بہراد گواہی داد بر اعجازِ ریزہ دایے جاد</p>	<p>سز و سخت سپاسِ شہدارِ عباد ظہور کون و مکان شد ز نورِ ختمِ سل مہوں تجلی ذاتِ ظاہر و باطن طویلِ احمد و زہرا علیٰ حسین ز نورِ روئے نبی زہرہ و زہرا از انکہ مثلِ محمد دگر نہ صورت بت شجرِ حکمِ چہ چاہاں چاہاں آمد</p>
---	--

<p>             چہ غم نذید اگر دیدہ مانے کور سواد              کجماں دیم کسے نشوود و گریہ یاد              کہ بتلا نشوود در بلا چہ قوم عاود              نگاہ وار بکاب و کن ز شر و فساد              الہی تابہ ابد کشور نظام آباد              جہاں و اہل جہاں ہمہ ز غم آزاد              کلید لطف تو در ما بروئے خلق کشاد              بلطف مہم تازہ کہ کردہ ایجاد              شدہ بہ عہد تو حکم بنائے عدل و داد              بود بہ گوشہ دل تا بروز فریاد              بہ سالکافروں از شمار و از تعداد           </p>	<p>             شدہ است بر ہمہ روشن چو نور شمع              کنوں زمانہ بچو رو تم کمر بستہ است              نگاہ رحم محمد بر امت عاصی              بحق چنبن پاک اے خدا کے کریم              دکن بہشت و چو رضواں شد دکن آباد              شد از اسیری دام و لائے شاہ کن              نشان ندا و کسے جز در تو ما وائے              شہا بہ خستہ دل بندگانِ بخش نہ              قسم بنام خدا زیر طاقِ چرخ بریں              بہ فیض تو ہمہ آسائے کہ بت امر و              خدا دراز کند عمر شاہ و شہزادہ           </p>
--	--

سر و شاد و بشارت بد و جہان شوق  
 نوید صحت شاہ دکن مبارکباد

<p>             داغ بردا من دل از غم اوستا و آمد              شور برخاست کہ آمد ستم ایجاد آمد              بر سرم دام غضب بہر زہ دنیا و آمد              اے خوشا وقت کہ از دقت تر یار آمد           </p>	<p>             خون چکاں تیشہ بکف باز چو فرما و آمد              ناگہاں از طرف گوشہ وادی خوش              دانہ از خرمن او بیچ بچیدم کہ منور              کرد پرواز چو جاں صید فراموش شد           </p>
--	--

<p>لیک از صنف نہ بر لب گھر فریاد آمد  قیس از راه کرم بر سر آمد آمد  پائے گویان چو سر بنم پر ز آآمد  میں کنفل سست و سبک خنجر فواد آمد  بہر گلگشت چو آن غیرت ششاد آمد  نہر رب لب سر محفل بت کیا و آمد</p>	<p>بہج بردیم ہمہ عسر ز در و فقرت  ایل جامہ دری چوں شدم از جوہر جوی  سچکس را نہ بجا ماند بر سوش و خرد  لے اجل تا بجایا بارگراں جانی من  شد خجل پائے بگل سر و بگلزار چھا  نیت امید کشاد و در توبہ ز ابد</p>
---	---

شوق در محفل از جمع اغیار چو دید  
باز پس گریہ کنان بادل ناشاد آمد

<p>یاد آیا ہے کہ در میخانہ نوشا نوش بود  مختب بیرون و حیرت زده خاموش بود  شمع اندر پرودہ فانوس ہم خاموش بود  در شب غایت الہی چوں چراخا مشوق بود  اسیہ باشد ہر کجے بر جا خود خاموش بود  ہر کجا لایاں بہ خور ز غم چمن جا مشوق بود  ہر چراغ گور و دم مردہ و خاموش بود  دید چوں از شور قفل نام نمے خاموش بود  بود با ساقی مگرد یار را ہم گوش بود</p>	<p>جام بر کف آں بت بہت تر آغوش بود  بود بر پاشتب و نیکدہ ہنگامہ  چوں بہ خلوت آں چشم و چراغ عاشقاں  حیرتم با وصف شوخی و شرارت آں صنم  خیر بادا اینکہ شب بزم بند و میفرود  باغبان ناگہ خبر چوں ز آمد صیاد و داد  از کہ می حتم نشان جادو راہ عدم  یک بیک خجالت ساقی نہر مینا برکت  بہر سیر میکشی سرگوشیہا جام مے</p>
--	---



اینقدر زود و سبک فست بکوش تا تو  
انقلاب هر رنگ نظم دیگر ریخت  
زاید نادیده کردی منع از عشق بتا

یا که او دوش صبا بود و صبا نهش بود  
شیر بیشه در کیس آهوی خرویش بود  
دید چون رو بتاں گم کرده عقل و شوی بود

شوق را دیدیم در هر کار بعد از امتحان  
خود غرض خود کام و خود مطلب همه خود شوی بود

چه دانی چیت آن ز سینه تفتید بیرو شد  
رقیب آید بجلوتگاه دید او را کنار من  
ز راه سحر پردازی نگاه شوخ فغانش  
هزاران آفرین بر شوخی شوق نگاه  
شبه آن نگدل در محفل دلدادگان  
باید وصالش بوی خوشش در روح و قاف  
شعله تپش بی آن کانی پیرا گلشن  
نه رفیق کن اندر نرم ما چون محبت

دلم شد خون خوش آب آن دید بیرو شد  
نفاش برد از دست خود چیده بیرو شد  
در آدما صاف در سینه دلم در دیده بیرو شد  
که شمع کلنگ از اجالش چیده بیرو شد  
بمیزان نظر دلبا ما بنجیده بیرو شد  
نشد آخری عاقبت رنجیده بیرو شد  
بکدامین نشان هم زیر آینه بیرو شد  
لبه پائے خم دست سبویید بیرو شد

چه مایه بود حسرت در دل شوق خورش  
خدا بخشد جان من را نادیده بیرو شد

نگر سیمین چشم و همه گوش سمن شد  
بصحف ویش چون خط بنزد میداست

چون نغمه سر اشوق سیر نیم سخن شد  
وانشد که این حاشیه تفسیر من شد

چوں بر سر کویش زره دور رسیدیم حاجت بهشیداں تو با غل د کفن بنیت از عرضِ تماگل معقود نہ چیدیم الشیخ گناہ من بچارہ چه بود است منصوب بجا گفت اگر گفت انا الحق در ویدہ و دلہائے دو عالم کبند جائے ہر ذرہ ز رفیع نظر حضرت آصف	بے شبہ زول دور ہمہ رخ و من شد غرقت بہ خون دامن شمشیر کفن شد صدیف کہ دل تنگ گر غنچہ دہن شد ایں قلقل مینا سبب بے شکن شد ایں نیز بجا شد کہ سہ دار و رسن شد آئین کہ فدا کے شہ محبوب کن شد تا بندہ خورشید سر چرخ کہن شد
---	--

از بکسی شوق سمدیدہ چه پر سہی  
در آرزوے وصل تو اوارہ وطن شد

گر وصل ز نقد جاں گراں شد اے نام خدا کہ نام پاکت کن مسکن خویش بے تامل در شام وصال ذکر ہجراں صدیف کہ شد بہار آخر تا چرخ رسید دو و آہم از خوف نگاہ قہر آلود دلہا ست اسیر دایم کاکل	عاشق بہ تسم نمی توان شد نقش دل ما و حزن جاں شد مسکین دل من ترا مکان شد افسوس کہ طوائف اسان شد آغاز چو موسم خنداں شد خاموش چو شمع بزم جاں شد لر زندہ زمین و آسماں شد شیدا کے جمال تو بجاں شد
--	--

سوسن باغیر ہنر باں شد	سنبل چید و دید نہ گس
ہنر گن میں چو آسماں شد	بر باد زدیم کتسم اُمید
افسوس قیب پاباں شد	آئسیم چکو نہ بر دور تو
بر مرگِ عدد و چراگماں شد	بر مژدن من یقین نہ کر کجا
ایں شمر ہنر بخت باغبان شد	صد خار بپا گلِ خلید
از نصفِ چوشتِ من کہاں شد	بایتیر نگہ کنوں چہ حاصل
خود تو من عمر مارواں شد	بے سود من تو تا زیا نہ
از طرز بیانِ تو عیاں شد	اے شیخِ خصوصتِ نہانی
اس روز خلیلِ مہیاں شد	ایں جانِ عزیز بادِ قرباں
دیگر نہ شفیعِ عاصیاں شد	جز ختمِ ریلِ بر دینِ خسر

کن رحم بجاں شوقِ اکو  
از صد مہمِ پنجباں شد

کلامِ الہی زبانِ محمد	گو اہی ز قرآنِ شانِ محمد
سرمِ بے بر آستانِ محمد	جسیں سجدہ ریز و در شاہِ عالم
نہے ذوقِ ایمانِ زخوانِ محمد	مہرِ ابد و نہ قدرِ قیمت
برو چوں مرا پاسبانِ محمد	فدایش کنم جسم و جاں اگر خلوت
بود عرشِ اعظمِ مکانِ محمد	پہ پرسی ز شانِ شرفِ منزلیں

<p>که باشد چنین شای آن محمد خدا بود چون مهربان محمد خردار شد از دوکان محمد برایم اے دل زکان محمد بود عفو عفو سگان محمد</p>	<p>به معراج نگزاشت نعلین از پا نه هرگز ز اعدا مضرت رسید متاع شفاعت خدائے دو عالم درخشاں بے لعل مقصود و پای نوید نجات اُمم روز محشر</p>
--	--

بود شوق بے شبکلیل الپ  
کلام محمد - بیان محمد

<p>روزم از تیر گئی بخت چو شبها ماند روزم از تیر گئی بخت چو شبها ماند گو کسے در حرم و کعبه کلیا ماند خونچکاں آبلہ بر جسم سراپا ماند خون من ریز چو یک قطرہ صبا ماند او بیگانه بود گو کہ بہر جا ماند تا کجا قطرہ وعدہ فرودا ماند جلوہ اش ہی کہ اگر موش خدا را ماند باقیا بہر خدا ساغر و مینا ماند لیک پہلوئے من یا ردل آرا ماند</p>	<p>مار خش گریبہ زلف چلیپا ماند روز غم گرنہ مبدل شود از شام سا بے تر و دتواں یافت عشر ہرگز پاشکتہ چو بود در رہ عشقت غلطاں ساقیا پس کہ اگر در خم و مینا ساغر برہمن شیخ بہر دیر و حشر کیے یابند چوں نہ بر پا کند امر و قیامت عاشق مژدہ باد بہ ہوسے ارئی گوئے زما بر سہ طاق منہ تا کہ بزیر نظر م ماند و یا کہ نماند دل غمدیدہ من</p>
--	--

مصح پروا نبود گرنه بود جان و جگر  
شوق مع باید که سلامت سر و سودا ماند

فتیس چوں با نغمه گرم مقابل افتاد رقص سبل هبه سوئے تماشا کردم نیت آن خال سیه زیر رخداں بینی بعد طوفان به کنار لحد آسوده شدم باش خاموش گویم زنا صبح مستین جاں بلب آمد و بیرون نشد از سختی زنج فاصله داشت نه جز کشتن نفس عدم گره نجت کجا ناخن تدبیر کشود پائے کو باں شده دیوانه ز بحر طرب زاهد و رند درین میکده آیند و روند مطلع صبح کوه نحتی عالم دیدم صبحدم از پیکل گشت چو آمد گلرو	جا بجا واغ سر پوده محل افتاد گزم دی چو سر کویچه قاتل افتاد بلکه باروت دلم در چه با بل افتاد کشتی عمر کنوں برب سا جل افتاد چه تو اوں کرد و لا کار ز جا بل افتاد ایس تن آسانی سن باعث شکل افتاد بے خبر این دل من دور ز تنزل افتاد شیخ بے سود پئے عقد انا مل افتاد حلقه حلقه پس پشت چو سلسل افتاد محب از چه پئے حاج و داخل افتاد نظم چوں بر رخ زهره شمایل افتاد در چمن از همه سو شور عنادل افتاد
---	--

شوق تا خسر سر خویش نخواهد برداشت

چوں به نقش قدم رهبر کامل افتاد

چوں فلک شر را ز آه و فغانم دادند	مهر بر سوخت که آتش به جها نم دادند
----------------------------------	------------------------------------

زنگ تاریخی اعدای سیه بجان  
 شور بختی ازل آنچه بمن کرد نصیب  
 باغبان رو که چو پرسی ز گل و غنچه ثمر  
 زانم برستی خود و هم یقینی دارم  
 زندگی ریخت بے ریخ و بلا بر سر من  
 قائم را که شود تا دلف تیر قصه  
 در همو چندان از نقد دل جان من  
 می شود بند دامن و لب شیرین و زان  
 پرنگدای زنگ بکنه ملیحان دکن

رونق از آه پراز دود و دخانم دادند  
 خبر از حال لم شور و فغانم دادند  
 عوض باد صبا باد خزانم دادند  
 شد یقین روز ازل و هم و گمانم دادند  
 زیر دامن اجل لیک امانم دادند  
 از پیکه کشتی خم به گمانم دادند  
 یوسف از اسب زینا و گمانم دادند  
 لذت شهید شکر چوں به بیانم دادند  
 بهر پاشیدن بنده خم نهانم دادند

می توان برق سخن هم بسر طور زان  
 شوق چوں طبع و زبان شعرت دادند

نور ابدی جلو و دیدار محمد  
 جز دجی حدیثی زبانتی برآ  
 ایمان متاعیت بدارت عات  
 چیدم گل مقصود به الما و نمنا  
 و الله بخیر شربت دیدار میجا  
 بود است و انجم و خورشید و رخسار

وامم دل من کل خمار محمد  
 قرآن و لیل است بلفظ محمد  
 بود است خدا نیز حیرت یار محمد  
 هر دم بدیم جمیع زلفه ابر محمد  
 محبت نپذیرد و لبه پیار محمد  
 ازیر تو نور رخ و رخسار محمد

حور و ملک و جن و پری حضور	باشند بل حلقہ پرستار محمد
بیرون نشو و یک سر مو کر عالم	از دایره خط کش پر کار محمد
تا حشر تر و تازہ و شاداب مظر	گلزار خلیل است ز گلزار محمد
آن بخت بلندیم که بار غم محشر	بر دوش گرفته است علمدار محمد

اے شوق سر و دم بیدار شد  
آزاد ز داریں گرفتار محمد

در بند غم و در دم اظهار نیکنی	هرگز به لب زخم سوزان نیکنی
از جنبش لبهایش صد شور و فغانی	در سر خموشیش گفتار نیکنی
منصور گداری پاس ادب حق را	ایں شور و الحق هم بردار نیکنی
گو و عده فردا شد لیکن بدل مضطر	اقرار نیکنی انکار نیکنی
هر چند لب شیرین گوشت گدازد	لیکن به پے بوسه تکرار نیکنی
اے رخنه زن زاهد از ریشه دوا بنها	در دانه تبیحت ز تار نیکنی
در دست بود تبیج بر دوش مصلائے	ایں طرز ز یا کاراں در کار نیکنی
گو جمع اغیار است در محفل اولین	دیگر بدل عاشق جز یار نیکنی
ایں هست ناکثرت چوں عین باشد	در دیده وحدت بین نهان نیکنی
جز رحمت عام او در عفو گناه ما	طاعات نیکنی کردار نیکنی
اے شوق چه امی نازی بر طبع را	در تنگی طبع تو اشعار نیکنی



اوزنگ نشیں چوں شہ عثمان کن شد  
 آں تاب توای یافت چو از فرط مست  
 کلچین پے طرہ شامانہ بہ چیند  
 از جوشش و بستی نافرہ کشائی  
 روم و حلب ہند بعد صدق و صفا  
 از روشنی شمع شبستان بشت  
 چوں خلق بنام شہ عثمان باز  
 اے تاج سلاطین نماں صف شاد  
 خورشید تجل پائے بگل سرو صنوبر  
 این کافر و مومن ہمہ قربان توشتن  
 اے شوق زنا شیر ضیاء در مضمون

روز پے شام غریبان وطن شد  
 ہم سر و بہ یکپائے خرامان چمن شد  
 پراز گل مقصود چو دامان چمن شد  
 صحرائے دکن رشک سیایان ختن شد  
 قربان دکن شد ہمہ قربان کن شد  
 پر نور ہر یک گوشہ ایوان دکن شد  
 زان رو بخدا افسر شامان نہیں شد  
 وائد ہمہ گوہر سلطان عدن شد  
 از رشک قدر عارض خوابان کن شد  
 وائد قوی رکن زایان دکن شد  
 خوں اسبہ بر لولہ بستان نہیں شد

### ولہ

بسوئے تنگہ قائل بعد از واد آمد  
 زبا افتادہ بود از لغزش متانہ بر راک  
 ہر دم از تپ سوئے فراق و دور ہجر نش  
 بہ مسجد یاد دعا کردم سہرا را اشفاقم  
 خدا را بخت کافر تہم افروز کن مہرنا

سہر عشاق گویا بر تپ تیغ قضا آمد  
 پے آمد او میکش بہمت سر و خدا آمد  
 میجاہر سہر بالین من آخ کجا آمد  
 نہ آخر سودمند دل عا آمد و آمد  
 کہ ہر دم بر جفا تو سرا یاد خدا آمد

بہ میں ازویدہ بنی حقیقت کفر و ایمان  
شبِ خلوت بیاد بے تکلف و دگر گمان  
نہے شانِ خدا شانِ محمد از ازل باشد  
نگشتہ سچکس یوں زینجا از امید خود  
فدائے گیسوئے احمد و انجاست لکدا

بہ باطن یکدگر با ہم بظاہر گو جدا آمد  
بزور خویش نازم کہ غالب بر حیا آمد  
بہر محتاج ذاتِ احمدی حاجت و آمد  
کز ان سببات ان مصطفیٰ شاہ و گدا آمد  
کہ بہر رفیع تاریخی چو الشمس الضحیٰ آمد

بے در کو قدم دیر و حرم را شوق حیرانم

نہ ہم ناں سو صدا آئندہ ہم رسیع ندا آمد

بسین نام خدا نیکو طریقی بندگان باشد  
الہی تاجہاں باشد شہ ماحکماں باشد  
پے شادابی این تازہ گلزار شہنشاہی  
ز پے شانِ جلال شوکت غرور و قار  
شہنام است بو نقش نگین خاطر عالم  
سر شہزادگان طہاں ہمایوں و اما بادا  
مبارک باد یارب تاج پوشی شد آصف  
بہ میں فیض ایں زیبا ہمایوں تخت لائی  
بفضلِ خالقِ بجاں درین عالم بصد شکت  
ز بہر خستہ دل آوارگان و شتِ محرمی

زبان در وصف سلطانِ دکن گوئی  
طفیل مصطفیٰ خور سبز و خرم شاد و بادا  
محمد آریا و خضر و رضا باغبان باشد  
الہی بر در آصف سلیمان پاسبان باشد  
جہاں زیر نگین باشد نگینِ یہ جہاں باشد  
بچشمِ خاکساراں ہم غبار آستان باشد  
بزیر حکم سلطانِ دکن جلبہ جہاں باشد  
بہ میں ہر گوشہ ملک دکن شکستہ جہاں باشد  
تو باشا سے شاہ آصف تازہ نین سہاں باشد  
یقین ہر گوشہ ملک دکن آراں ماں باشد

همیشه یار تو باشد شهاب عیش و طرب  
 ز هر جا قافله در قافله سود کن آید  
 ز خوف محبت بیم اندیشه و اعظ  
 چه بیم از مهر محشر ما گنهارا است

غم و رخ و لقب وایم نصیب دشمنان باشد  
 ز نجایوسف مصری امیر کاروان باشد  
 بکف ساغر درون بزم ما میر میا باشد  
 سرا سیه گستر چون شمع عاصیا باشد

بختد عاشقان را جانان شوق چون دم  
 بوقت نزع هم نام محمد بر زبان باشد

خاک گردم بسرا گذار بغداد  
 چون مرتب شده مهرت بلا و اعظم  
 واجب است ادل و یا بعد رسید آنجا  
 ای بیاد رحمتاں و بسین بهر دعا  
 در بیابان حرم از چه بود صید حرام  
 اگر می خور تو با غوث گه کم نه شود  
 آس عرش شتاب همه همپا براق  
 ای بیاض کن نوش همه آجیات  
 صبح از آتش و وزخ نبود خوف مرا  
 بر سر چرخ برین شام و سحر شمس و قمر  
 نیست دیر خبر این بلد و زیبا بجای

سر در دیده من باد غبار بغداد  
 شد پس که مدینه چو شمار بغداد  
 از سواد حرمین است دیار بغداد  
 دست بکشوده بود شاخ چنار بغداد  
 گشت آهوی حرم نیز شکار بغداد  
 مهر محشر به تنید هم ز بنجار بغداد  
 توین نیز قدم شاه سوار بغداد  
 میند جوش چنیں بحر کنار بغداد  
 سر دشنا ر سقر ز آب انار بغداد  
 فخر دارند هم از لیل و نهار بغداد  
 شوق جان و دل من باد و شارب بغداد

## وله

دولت پا بوسی جانان اگر حاصل شود  
 نغمه با بلبل سر آمد یاغبان خشن شود  
 سزگون آویخته اندر چه با بل شود  
 تاز بهر کار روان غم همین منزل شود  
 سرخو هم روز خوشتر خنجر قاتل شود  
 کئے بنیم حضرت پیر میان داخل شود  
 نا خدا بهر خدا کئے بر سر ساحل شود  
 تا بهر کار تو هم فضل خدا شامل شود  
 بر سرش از آسمان قهر خدا نازل شود  
 یا علی گر ز آب کوثر جبرئیل حاصل شود

شوق هم در محفل اہل دول شامل شود  
 گرد بین نانو ادا آن گل بیاید درمن  
 صورت ہاروت میں نا آشنائے عجز شوق  
 از ازل یاس و تمنا زان فرود آمد بد  
 از صفائی بر سر عشاق گر گرد روان  
 تان از غسل از آب شرابا بی شیخ  
 کشتی طوفان روزه فرما که غیر از فضل  
 تا توانی چارہ کار غریبان کن تلاش  
 ہر کہ بر نظام و یکسر ردادار دستم  
 میتوان شستن زوان در خوشتر داغ

شوق بنام محمد و سیدم بر خوں درود  
 کہ از فضل خدا آساں ہمہ شکل شود

از ماتم ظہیر جگر لاله زار شد  
 از ماتم ظہیر جگر لاله زار شد  
 بر خاک من اگر گزری نئے سوار شد  
 درو کہ فاش راز دل نہ بکار شد

صرف خزاں نصیب و چوں بہار شد  
 باد خزاں در آمد و رخت بہار شد  
 مشت غبار تا بر آساں رود  
 بیوقت رخت دیدہ خونبار اشک خور شد

گو صبح و شام دیدہ من اشکبار شد  
 میں در چمن کہ پہلو گل نیز خارش  
 شکر خدا مگر نہ شکستِ خار شد  
 آن ماہر و زلفِ کرم ہمکنار شد  
 جبریل ہم بہ جملہ ملائک نثار شد  
 واللہ عینِ رحمت پروردگار شد

سرسبز شد نہ کشت امیدصال یار  
 غم نیست مگر نشست بہ پہلو اور قیب  
 فصل بہار رنگِ گل اگر شکست  
 امشب نہ شاد مگر من بیچ غم مخور  
 قربان شوم بنام محمد ز جان دل  
 محبوب حق حبیب خدا شافع اُمم

شوقِ حزیں بہ عشق تو اسے شوق و باز  
 رسوا ہزار حیف بشہر و دیار شد

## باب الذال

یک ہم نصرت یار کاغذ  
 کن صاف تو از غبار کاغذ  
 ہر سمت دہر دیار کاغذ  
 چپاں بسر مزار کاغذ  
 زائد تو بیا بیار کاغذ  
 واللہ نگاہ دار کاغذ  
 شد سوختہ بے شمار کاغذ

کردم چورقم ہزار کاغذ  
 گرد و نہ صبا نش کاغذ  
 پیکار است مرا صبا فرستم  
 کن نام نگار من نوشتہ  
 فتوحی بحال مئے نویسم  
 سے کاتب نامہ مائے اعمال  
 کز آتش سینہ و دل من

برخیز روی و خط عارض  
گروید زجاں نثار کاغذ

از شہر دینہ شوق بگر  
آورد شتر سوار کاغذ

## باب الراء

<p>دل خواستے خواہش دہلے گے طنیائی آب دم خنجر شدے گے پر تو فگن آں چہرہ اوز شدے گے گل غارۂ ابروئے سگر شدے گے سودائے سز زلف معبر شدے گے با کہنہ جنائے تو غوگر شدے گے چوں مکر ایں دل مضطر شدے گے ہاں پائے بگل سرو صوبہ شدے گے</p>	<p>جاں بلختے عشق میسر نہ شدے گے ز نہار شہادت طلباں میسر نہ شدے تاریخی شبہا عدم دور نگشتے خوں ریختی کئے تیغ جبار بر سر عالم گر شدہ منی بود صبا در بہ آفاق ایجاد نگشتے سم نو کہ دل ما آرام گرفتے نہ دے درد محبت ہمچہو شدے گل بخت پیش قد تو</p>
---	--

بروے نہ صبا خاک تر اسوق ہر جن  
با خاک دریاں برابر نہ شدے گے

خواندہ محبوب خود ہر کہ خدائے دیگر  
بعد نیست معطفے شاید ثنائے دیگر

خوں ببارید از شفق ز گیسو قبا ئے دیگر  
 نیت اندر دو جہا بشنو فدائے دیگر  
 مسند آرائے ولایت جانشین مصطفیٰ  
 اور رفیق مصطفیٰ چوں در شب معراج بود  
 مطربان بزم قدسی نغمہ توحید را  
 ہیں کہ جملہ اولیاء وقت کردند از خوشی  
 ہیں علوشانش کہ افتادہ ہر شاہان ہر  
 نام پاکش صیقل کیمینہ دلہائے مات  
 بوسش از لب جیس سایم بالمد دیدہ ہا  
 گردش گردون و دہرم ہلکا گرداوت  
 مردہ صد سالہ راحا کہ با یک جنبہ  
 بر سر اعلیٰ آفتاب روز حشر  
 اے صبا بنگر حشر شد مشام جہا خلق

دل ربود از عاشقان ناز و ادائی دیگر  
 دیکر بکیاں دیگر سوائے دیگر  
 کئے نشیند دیگرے اے دل بجا دیکر  
 واجب آید ما غلاماں را ولادت دیگر  
 می سرائند ہر دم در سرا دیکر  
 دوشہائے خوشین را زیر پا دیکر  
 بہر درویشہ سر کوئے گدائے دیکر  
 سرمہ چشم بصیرت خاکپائے دیکر  
 ہر کجا افتد نظر بر نقش پائے دیکر  
 میکند رو بپلاہیتائے دیکر  
 زندہ می کردے لب بجزنائے دیکر  
 می توان پوشید و اماں را دیکر  
 از شمیم گسوان مشک سائے دیکر

تاناہ گرد و دل پریشان و تار یک بجر  
 شوق بر حواں قصہ زلف دو تار دیکر

باب الزاد



بے بہ ننگ ورت سودہ احم بنیل ز  
تکلمے کن و باخلق جاں نوازی کن  
تو سبغی ز غم دیگران چہ غم داری  
دور و زہ غم غنیمت شمار و خوش بگزار  
مگر قصہ محمود شاہ کشور بود  
ازاں غبار ز خاکم سوئے فلک برو  
ز دل بہ خلق مرا واجب رسوائے  
باب منہ ہمہ ایس داغ معصیت تم  
بے گزشت تغافل ز حال خستہ دل  
یقین کہ دل بر بانی ز زاید و واعظ  
بیا بہ میکہ جائے یکش کہ می بودہ است  
ہزار رحمت ایزد بر او کہ خوش گفتہ است

وے بحالت زارم نگاہ کن بنواز  
کہ میچکد ز لبان تو عیسوی اعجاز  
کیک شد بشود و مقلاتے سوز و گداز  
بہ چنگ و مطرب ساقی منی و پیالہ ببار  
شنو تو نیز کہ آخر چہ شد لبشقی ایاز  
کہ دعوتیت مرا با سپہر شغبہ باز  
عدوئے سخت خدایا شد است محمد راز  
بیا بہ دامن ما زاید اگر از نماز  
وے بہ مصلحت کار عاشقاں پرواز  
گر آئی بر سر محفل بدیں کرشمہ ناز  
مہنوز شیخ بہ روئے تو باب توبہ بان  
زمانہ با تو سازد تو بازمانہ ساز

شکایت غم بچراں جصل کردم گفت  
شب اندک است گو شوق قصہ مادر

دوست از دشمن نپیدانی مہنوز  
بود قتل من سزائے جرم من  
من بجال نزع اندر جا کنی  
غیر اہم آشنا خوانی مہنوز  
باز چوں قاتل پشمانی مہنوز  
توبہ نقص عہد پیمانی مہنوز

جان بردن آمد تو پنهانی مہنوز  
 مبتلائے حیب و دامانی مہنوز  
 میری اول تو نادانی مہنوز  
 حیف بلبل در گلتانی مہنوز  
 لن ترانی بر زباں رانی مہنوز  
 باز کی تائی و لاثانی مہنوز  
 لے دل کافر سلمانی مہنوز

مرجبلے درو الفت مر حبا  
 حشر لے اشک طعناں خیز من  
 باز سوئے زلف از زاہ خطا  
 رخ رنگ روئے گل پرواز کرد  
 لے کہ ہرجا جلوہ تو آشکار  
 صورت خود خلق کردی ایہ نہ  
 عمر اندر بت پرستی صرف شد

تا گریباں شوق غرق مئے شادی  
 شرم بادا پاکدامانی مہنوز

## باب السین

مصطفیٰ را بود یک راست چپ پیش  
 جملہ بر رو تو قرار است چپ پیش  
 سر ترا بودند یار است چپ پیش  
 گرد تو اے ماہ تاباں است چپ پیش  
 بر ہوا تحت سلیمان است چپ پیش  
 در شب معراج حیراں است چپ پیش

از فروغ عروئے تاباں است چپ پیش  
 خضر و الیاس و میجاووسف و موسیٰ کلیم  
 یابنی بو بکر و عثمان و علی و حضرت عمر  
 مجمع اصحاب انصار و مہاجر کالجوم  
 یا محمد بود از فیض قدم تو دواں  
 قدرت حق را تا شاگرد جبریل امین

اے طیب دِل کوئے تو شد راتِ سنگ	از ہجوم دردِ منداں راتِ چپِ پیشِ پس
چوں پریشان کرد گیسو ترا با و صبا	شد بہارِ سنبلتِ راتِ چپِ پیشِ پس
روزِ محشرِ حق فی شفعِ المنین	با گروہِ اہلِ عصیا راتِ چپِ پیشِ پس
روزِ میداں بود براعد از خشاںِ محو برق	ڈوالِ فقارِ شاہِ مرداں راتِ چپِ پیشِ پس

شوقِ سحر آمینہ یا فضاے جنت است  
خوش درنمانِ میناں راتِ چپِ پیشِ پس

## باب الشین

برنگندہ عکسِ درجہ جوئے اصلِ خویش	مادرِ آئینہ می بینم روئے اصلِ خویش
چوں ولم آئینہ مثالِ روئے او بود	لطفِ فرید چو باشد رو بروئے اصلِ خویش
نازِ برہشتی خود اور امرِ برہستی	می سزد باشد کہ ہر گلِ شوقِ اصلِ خویش
شعلہ سوئے آسماں زیرِ یہ آبِ واں	می دو د آخِ رہیں یک پئے صلِ خویش
ہم صبا اندر چمنِ عاشقِ سرنگِ دلش	وفادہ ہر کجے اندر کو اصلِ خویش
شانہ بازلفِ معذول بہ تار وودِ آہ	اے خوشا آئینہ بایہ ہواصلِ خویش
سرکش را با جفا من پالگل اندر وفا	ہر کسے مجبور باشد اے خواصلِ خویش
شیخِ نازاں بر اصولِ خویش بہر منع می	مستِ رفقا بر صدائے خواصلِ خویش
چوں نہار دیشکِ نگینِ دیدہ از خونِ لم	منینِ جیشہ باز آج جوئے اصلِ خویش

خواہم این سازم تار و صدا جان دلم عرض کردم یا محمد آرنوئے اصل خویش

کرده اند اکثر تصرف در کلام الکمال  
شوق قایم بر بطریق گفتگوئے اصل خویش

ندانم بوا الہوس ہرگز طریقی عشق آدہش  
چہ غم گر ز رو باشد رنگ و عئے شوق و  
چہ گویم باعث انکار خلوت با تو اہم  
نیابد اندکے تسکین سب گلشن جنت  
بہ میخانہ اگر قصطل زائد بر زند ساقی  
پر و گریغ جاں از خانہ تن غم میدار  
چہ بہرہ از تصور بایں روزانہ دل و انا  
چہ برق تجلی ہم بار بارش رحمت  
رواں از جو شکر یہ شد چو طوفان دریا  
گر آرد سجدہ در طاق حرم چو عابد و زائدا

کہ ظاہر میشود از آرزو محذور خویش  
بہ عارض ہجو خانہ سنج ساز داسک خویش  
بجز کمال نمی گیر نباشد سحر اسبابش  
مرغ عشق را وہ شربت لبہا عتابش  
دعائے میکش آن خربود مفتاح ابراہش  
ولے دارم گرفتار کند زلف تیریش  
کہ یک شب ہم زرقی از غفلت و غوا  
قسم با جان ہوسے خوش نشینم زیر منہ  
عبور آساں نمیشد کنوں از لیل و نیش  
بود از بہر عاشق چشم و ابرو کعبہ محرابش

صلوۃ و ہم سلام آ شوق بر خوار و زود ہر  
بروج احمد میل بآل پاک اصحابش

باب الصا

که حکم به سلامت بود صبارا خاص  
 که تکیه گاه شده عرش مصطفیٰ را خاص  
 ز لطف خویش بخواند آیت تبارا خاص  
 شه دو عالم و سلطان انبیا را خاص  
 که صدق عدل شجاعت و گریه را خاص  
 که عشق پیدا کند در دو هم بلار خاص  
 که هست عز و شرف بچنین صدارا خاص  
 گزیده ام پئے پیغام چوین تبارا خاص  
 خلا نصیب چو که خود هو ارا خاص  
 نگه کنی به ترحم تو حال مارا خاص

محبت است ز نام نبی خدا را خاص  
 چه مایه پایه بلند است پیش حق به نبی  
 چه دانی شان محمد خدا که در قرآن  
 حبیب است خدا و خلق را محبوب  
 چهار چیز به چار یار کرد عطا  
 از آن به عام نشد حکم برگزیدن عشق  
 نجاست شور بے در جواب حکم الت  
 چرا ببال و پرش نامه ران به بندم  
 از آن پرست ز باد غرور کاسه سر  
 بر آستان مبارک فدا ده ایم بنی

قرار و جبر و تحمل قناعت و تسکین  
 عطا بکن ز کرم شوق بنیوارا خاص

## باب الطاء

کئے میتواں نمود شکست غبار خط  
 آمد نہ یک جواب نہ شتم نہ از خط  
 تحریر کرده است به خط غبار خط

گر مرنج تو تہمت گرا لہ وار خط  
 ہدم بچہ امید نویسم بہ یار خط  
 معلوم شد مہوز کدورت ز دل رفت

انگشت نمائے خلق شوم در جہاں کی او	آخر پین نوشت برگ چار خط
اورہ ام میں کہ چہ لیلے نوشتہ است	افتادہ بود قیس سرگزدار خط
بہر تلاش قاتل من حاکم قصا	تحریر کردہ است بشہر و دیار خط
بارے زراہ لطف جوابے عطا کند	باید نوشت یار مرا بار بار خط
تا زنگاہ یار ترانیت دسترس	قاصد تو اس سپرد بہ شتر سوار خط

خسپیدہ اند شوق الف قاسمان نزار  
کے میتواں کشید بلوح نزار خط

## باب العین

ستادہ پیش خدا سچے پیچود کو	لصد ہزار خضوع و لصد ہزار خضوع
الہی میچ نبودہ است بر تو پوشیدہ	زواقعات کہ بر شد و رین نہ وقوع
تراست دوست محمد تو آست اورا	چاں مقابل اعدا او کنی مرجع
زخوان لغت فضل و کرم کنی سیرا	الہی تا کجا شور العطش الجوع <sup>یعنی مندوب</sup>
سوئے طریق شریعت مرادہ توفیق	نگاہدار از اس مسئلے کہ شد ممنوع
ولائے آل نبی واجب است بر مومن	کہ حکم خاص بہ اسلام میں شدہ ایسوع <sup>ست</sup>
بہر عدد کہ نویسی پسش زنی نقطہ	بدانکہ ذات احد را ہمیں بود مجموع
بزہد خویش مکن غرہ زار از نہا	بگویمت سرگوش و ہوش کن مسوع

براهِ سنتِ پاکِ نبی و اصحابش  
الهی شوقِ خریں بادِ تبارع و تبوع  
پیر می کنند

## بالعین

غزلِ تهنیتِ شبِ سالگره <sup>ک</sup> عاتقِ طبعِ بجا نیایشگاهِ کون <sup>ملک</sup>

رسیدنی گلر و کف نهاده ایام  
مرگفت که بر خیز و رو بگلشن کن  
به جشن سالگره منعقد شد آنجمن  
نظر کن در و دیوار و فرش این محل  
شده رفیع تجلی جشن سالگره  
صفائی دل ایل صفا بیا بسگر  
ز بهر شرکت یاب زدم رشک خلد برین  
ز شاخ تاک چکد بادۀ طرب انگیز  
چنان ز بادۀ عشرت چو نیا مستند  
چو آفتاب شربت مثل مه ساغر

پراز شراب که تازه کن روان و دواغ  
نیم صبح خراماں شد استب باغ  
چمن چمن شده بانو و کوه دشت و راغ  
مگر تمام مصبح شده بصدا اصباغ  
چه دشت وادی ایمن چه طور هر دو  
که هست صاف چو آئینه سر بر بدواغ  
رسید حضرت رضوان بصدد تالاش و سراغ  
ثمر بصورت نیاست گل بزنگار باغ  
که گوید ز بهاں جمله یافتند فراغ  
همین مچغل زنداں بوند چشم و چراغ



بے خمار کتنے بے زمرے خود  
 از آنکه عام سرور است جلد موشند  
 چه تیره نخت بوند حاسدان شتر  
 شه دکن بدت هر که جبهه می کرد  
 ز عدل تو همه بر جان خود لیر بوند  
 سر و دوش سر و شرم به لطف و مهر کرم

کند شگوفه مگر بار بار است فراغ  
 برق و نغمه چه طاف و کبک بلبل فراغ  
 بر وزهر نیند هم بشام چسراغ  
 باوج چرخ رسانند فخر و عز و دماغ  
 کند مقابله با باز سرع صعو و دماغ  
 اگر چه هست کلام تو بس بلخ و بلاغ

مگر بنام خداوند این غزل به شوق  
 که بر دواشته نامور رسنه و اسباب  
 تمام کردن

## بالف

ای خوشامخض که مطرب نواز و چنگ  
 آدمی جانم فداور کعبه اختران من  
 بر جبین ماه این داغ غلامی کئے ابو  
 با خرام ناز آئی تا به بینی یک نظر  
 جان لب آید گراز در و فخر شمع حموز  
 میر و خنجر کف قاتل بسوئے تنگ گاه  
 جهد باید کرد برادر اک حال نفس خود

هم بود ساقی صراحی در نعل ساع کف  
 غم غلط کردی هم رخ و الم شد بر طر  
 صاف میگویم که باشد اینهم داغ کف  
 منتظر در ره ستاده عاشقانیت  
 بر امید وصل جانان جان کن تلف  
 می روم نههم و دایم شهنشاه کف  
 ناکشید بر تو باب سنی تا من عرف

ایں بود شاه و گدارا باعث غرور  
گر رسم از فضل تو بر روضه شاه نجف  
لے نیدانی کہ جز گوہر نباشد در صف

یا محمد جہ عالم بر درت شد جھپسا  
آرزو دارم الہی تا کنم صد جاں فدا  
بے جگر کاوی براری کئے تو در ماسخن

شوق گر خوانی غزل با اینچنین طرز واد  
چوں نہ بر خیزد صد اسر حبا از ہر طرف

## بالقاف

از قلوب بندگاں باشد خدا خواہ عشق  
چیت اکنون صاف را ساقیا قمر با عشق  
بتیواں پوشید زیر گوشہ دامن عشق  
بے تامل متیواں سازم دلاور با عشق  
تا قیامت ایں نمی گلد خدا ہما عشق  
ایں نمی باشد بدست قدر و امکار عشق  
کردہ تازہ بہار گلشن وستان عشق  
مہرباں گرد و اگر بر حال مرد با عشق  
از کہ جویم جز شما اکنون شہاد عشق  
یاد دار شب بہت یارب عوت ہما عشق

شد ہمایا شکر حق روز ازل سامان عشق  
حکم رند و درکش باشد کہ شربے کسم  
گر بود عصیا مابالا کوہ بے ستوں  
یک چہ باشد گر نہ راں جان و جان عشق  
عہد کردم تا کنم نذر بتاں لہر وصل  
کے بغیر حکم او گرم ز وصلش کامیاب  
مرحبا صد مرحبا لے سئل اشک خیم من  
بے تر و در حریم خلوتش داخل شوم  
عاجز آمد از علاج من سیاح یا بنو  
شمع ہائے طور روشن بزم چو بزم بخت

گر شود فغان کنند بر تالیاں جان  
شوق چون باشد غلام حضرت خاقان عشق

## باب الکاف

ساقی شتاب کن که نشاید کنوں درنگ  
بر خاست یک ابر ز اطراف با ختر  
شد انبساط همچو صبا در جہاں بسیط  
مل در پیالہ و گل و بلبل بفرمست  
یار بزوجش کثرت فضل ہا پر شد  
ناز و بربزیت این تیرن خسروی  
ہم دوست و دشمن است درین ہم بہر خواہ  
نقش نصیب شیخ دل خواہ ز دوست داد  
بیرون شد نخواست کزین ہم دلخواہ  
آراستہ بر لب بزم حکم چہرہ است

بر خیز و بادہ ریزہ میناے سبز رنگ  
ہم گز بودہ مصلحت و قتلیں درنگ  
می گستر و باطاست رباب دہنگ  
زادہ خانقاہ نانوہ بقص رنگ  
راہ بروں شدن زچمن بر نیم رنگ  
شان عرب شکمہ عجم شوکت و رنگ  
اعجاز فیض ہیں ہم گشت صلح و جنگ  
برصوت پائے کوہ امتاں شرح و رنگ  
ہم آمد است امن شمن بریر رنگ  
زادہ نستے و فکرم و ہوا لب لنگ

لے و فکرم و ہوا لب لنگ  
وادی است شامہ و فکرم و ہوا لب لنگ

ایہ

در جلال هم جمال و هم جلیل  
و حی چوں آوردی از حق جبریل  
شمع موی اروفت بنرم جلیل  
سرمه خاک درش در چشم نیل  
از زرش یوسف چشش بے خیل  
چوں رخت خلدات دلعت جلیل  
میکند توصیف تورت جلیل  
رویت حق را بود روشن دلیل  
بضعت دارم چیں قدر قلیل  
کیست شش حق پئے است کفیل

شان احمدیت پیش و عدیل  
می نشسته در حضورش با ادب  
از جالش شد منور و وجهاں  
لمعہ طور تجلی تاب رخ  
دیدہ یعقوب بنیاشد از و  
عاشقت خواهد نہ تسنیم و بہشت  
اے حبیب کبریا محبوب الحق  
جلوہ رویائے دیدار بنی  
گر قبول افتد کم جاں را انشا  
خیر محمد مصطفیٰ در روز حشر

یا محمد رحم کن بر حال شوق  
ہست آواز دہد و خمیاں بس علیل

غزل دقینیت چشمتیالکرمیابا علیا اب یونفوق ملکوت  
خلد الله

بیا بہ بنم کہ ساغرِ پراز شراب کینم  
 شد است منقاد امر و نہ جستن لگوہ  
 خوشا بہ بزمِ پایے زگر و دوش ساغر  
 صدائے توبہ کستن چنان کہ نیم بلند  
 از آنکہ روز ازل نیکو بد مقدمات  
 مکن و رنگ توستاتی بہ بادہ پیون  
 وزید باد بہاری ز چار سوئے چمن  
 صلائے عام چو در و دساتی گلغام  
 بہار و صبح و گل وابر شغل بادہ کشی  
 کف پیار شب ماہ و ماہر و در بر  
 گئے کینم تماشائے سبزه بیدار  
 اگر محفل ندان نوجواں آیند  
 عروج نیز اقبال شاہ را نازیم  
 چو آفتاب ضیا بخش عدل سلطنت  
 عس پر سر ہمیں انتظام تانت  
 بفیض پیر میاں زاہد از بہر نماز  
 پئے دعائے درازی عمر شاو کن

دلِ عدو بسرِ سیخ چوں کبا کینم  
 ز بہر رفتن میخانہ پاتراب کینم  
 بجان حاسد ناخیر ہیں عذاب کینم  
 کہ مہر بر دہن اہل احتساب کینم  
 چاہا فاضل و باقی بگو حساب کینم  
 کہ ابر خاست ز مغرب چو شتاب کینم  
 بہ سوئے میکدہ آیم فتح باب کینم  
 گنہ بود اگر از بادہ اجتناب کینم  
 گناہ نیست کہ در پردہ حجاب کینم  
 کہ آفتاب مقابل بہ آفتاب کینم  
 گمے بہ زگرں بیار نیم خواب کینم  
 بریش حضرت و اعطی مگر خصا کینم  
 باوج چرخ بریں موج بادہ ناب کینم  
 نظارہ رخ مقصود بے نقاب کینم  
 کہ ربط و ضبط بقانون و باراب کینم  
 عجب دارِ مصلے بر کو آب کینم  
 بس التماس باراب متجرب کینم

سپس رُبے ہمہ حاضران بنم طرب      زیر گفتن آمین با خطاب کنیم

سرودن غزل شوق با آواز غریب

حریف را ہمہ خاموش و لا جواب کنیم

<p>بخت دل خون جگر تا کمر انداختیم          کئے کہن طاق فلک تاب مقابل وارو          با تمنائے کہ پامال کند تو سن ناز          او اگر تیغ علم کرد ہدف سینہ مات          غیر از بی سحر توصیاد نہ بینی قبض          فاش احوال شب وصل گرد دیجہاں          از رو پاس لب سبّخ قاتل دم تیغ          ماکہ در کام عدو نیز بجزر شہد و شکر          بد مزہ تاشوی و بہن زخم جگر          و دود دل سوز جگر نالہ و فریاد و فغا          آتیش از چہ سہر دیدہ گریاں بنیم          نالہ تاشود از دم تاثیر جدا</p>	<p>عشق را پایہ بہ طرّح و گرا انداختہ ایم          همچوں صد خانہ بیک بانداختہ ایم          خوشتن را لبس رنگہ را انداختہ ایم          کئے دریں معرکہ ما ہم سپہ انداختہ ایم          اتحواں خاک شد و شستہ پرا انداختہ ایم          پردہ شام بر دے سحر انداختہ ایم          چشم ما کو رہ بود گر نظر انداختہ ایم          خاک اندر دمن او اگر انداختہ ایم          تو نمک ریز می ما ہم شکر انداختہ ایم          بود ہر انچہ بنمانہ بدر انداختہ ایم          چونکہ در دامن صحر اگر انداختہ ایم          عقدہ در رشتہ آہ و اثر انداختہ ایم</p>
---	---

ز آتش رشک و چوں نہ سراپا سوز  
 شوق در خرمن جاننش شر انداختہ ایم

دولت عشقِ مهر خاں دارم	سرِ عزتِ بر آسماں دارم
سروِ صلِ تو مویاں دارم	دلِ دریں فکرِ نا تو اں دارم
مگر ایم به جنت و رخصواں	بجدا الفتِ مِبتاں دارم
سینه از داغِ غمّائے دیرینه	بیں چه خوش بلغِ بخیر اں دارم
طعنہ بردشمنان روا بنود	شکوہ جور و دُستایں دارم
خواهشِ قتلِ من اگر داری	خوش بیلنّے بجایں دارم
مژده وصلِ بارِ قیبِ بگو	من بیدلِ نہ بختاں دارم
شعله از زخمِ به خشک و به تر	آتش در جگرِ نہاں دارم
شبِ عده نیامدی اے جاں	خواهشِ مرگِ ناگہاں دارم
دستِ نیت تا سرِ بندِ مش	چشمِ بر رویِ پایاں دارم
چکنم شرحِ التهابِ جگر	آبله برب و زباں دارم
حاجِ خمِ جگرِ چہ می پرسی	چشمِ تر بیں کہ خونِ فشان دارم
با من آ ویز یا زمینِ بگر یز	من ارادتِ تو ہماں دارم
بادِ خوردنِ صنمِ پرستین	خوش بود مشربِ مغان دارم
بندِ پیراں بدلِ اینکجند	ناصحا عشقِ نوجواں دارم
دلِ شویدہ ام کند رسوا	دشمنِ سختِ راز داں دارم
شوقِ از نامِ من چہ می پرسی	تنگِ ناموسِ خاندان دارم



# وله

بارک الله بهن چشم تنگ گشتم  
 گاه بر جلوه خود محو تماشا گشتم  
 آدم صورت انساں چو هویدا گشتم  
 دم اعجاز ز دم جان سیجا گشتم  
 سر به سودا شدم و پا بصحرای گشتم  
 می شدم نمده شدم نقلینا گشتم  
 قطره و موج و جاب و کف و دیا گشتم  
 دود گشتم برخت زلف چلیا گشتم  
 شکل گلزار خود از داغ سراپا گشتم  
 من سبکدوش ازین بار تقاضا گشتم

بلبل آسایه گل می تو شیدا گشتم  
 گاه آینه گه عکس و گه صورت یار  
 چند بودم لباس ملکوتی مستور  
 من بهانم که سردار کشیدند مرا  
 در سر زلف تو کم کرد دل و جان و جگر  
 زنگهار یخته شد تازه چو در نیم طرب  
 با همه حال جدا نیستم از بحر محیط  
 شعله ز آتش حق تو بجای دل من  
 یگر گشت نشاید من دل سوخته را  
 شور و پیاست سیریت من را این غزا

مخلصی یافتم از بند غم کون و مکان  
 شوق زاندم که غلامم در آغا گشتم

سلطان جهانست غلام شه قاسم  
 قربان شه قاسم و نام شه قاسم  
 بالاتر ازینت مقام شه قاسم  
 آیات الهیت کلام شه قاسم

سرتاج بهایر تو بام شه قاسم  
 تبلیح بنام تو ملک میکند و من  
 تا کنگره عرش پر و طائر قدسی  
 هر حرف که ز نام خدا از سر توحید

قاسم ازل کرد بنام شه قاسم  
 اے شیخ بیانوش زجام شه قاسم  
 عناق دل باست بدام شه قاسم  
 شمشیر تو حد ز نیام شه قاسم  
 آں سایہ پر نور خرام شه قاسم  
 بانامہ مانینر پیام شه قاسم

از روزی تصدیق برات رفتم ما  
 خواہی کہ اگر مست شوی از من و حد  
 صد جلد دانائے زمانہ کند صید  
 حقا کہ کند قطع سیر شرک و دوی را  
 چوں عکس در آئینہ کند جلوه بہ چشم  
 اے حضرت داد و بہر بہر شفاعت

چوں حضرت آفاست دریں میکده قی  
 اے شوق بخور بادہ زجام شه قاسم

مشعلے سوزندہ یارب زیر و اما چون کنم  
 بہت در سپر بارہ صحنہ حیاں چون کنم  
 باز دل را جمع از زلف پریشاں چون کنم  
 شک می بار و فلک سرور گریہاں چون کنم  
 باز آمد فضل گل عہد زماں چون کنم  
 من ادب پاس دارم قصتاں چون کنم  
 در قفس من بودہ آم آمد بہاراں چون کنم  
 طے نمیکردو مگر این شام حیراں چون کنم  
 سوئے خود دل بکشد چاہ ز رخداں چون کنم

این بل تصدق باہر زمینہ پنهان کنم  
 دل چہ دل از درد غم باشندہ را پاؤں  
 چشم را گر باز دارم از تماشائے خورش  
 خواستم از انکساری سر نہ دارم زخا  
 جسم عریاں چشم گیاں ز در و ضعف  
 دم بخور در بر زم تو پیرانہ خاموش است  
 حسرت و اندوہ و غم را تا کجا پایاں بود  
 روز فردا وعدہ دیدار جانا بود است  
 بہ نقش گفتم بہب زین ماجرا و العجب

راہ تا ہموار و منزل دور و تنہا رفتنت  
شوق بر سر نیز باشد بار عصیا چوں کم

بہ محراب خم برونماز خود ادا سازم  
شوم از خوشی بگمانہ چو خود را آسانم  
بیا ساقی بدہ رخصت و میخانہ واسلام  
مے با من بخیازی تا تو من تا کجا سازم  
کہ اکنون خوشتن را و لب پار سازم  
دلہ بے ساختہ خواہد کہ جا بر تو سازم  
قسم با عجب دیوانت اگر چو چرا سازم  
کہ مالہ در گوشہ کند آراستہ سازم  
نفس بہم نخواہم زد تسلیم و رضا سازم  
بہ نعل گوشہ دامان محمدان سازم

بہ سوش رو کنم ہم صورتش اپشیا سازم  
تجا اندر فنا سازم فنا ہم تقا سازم  
ہلال عید شد پید از غم دل را سازم  
بسر شد روزگارے اسپہر فلک دو پر سازم  
ہمہ در رندئی و شوخی بسر کردم غمی ز بس سازم  
خوشا قامت زہیہ اگر از اراحت بیز سازم  
سرشت من وفا باشد جداسازی سازم  
سرا بخم بود و ربطے چہ گویم نعمت شادی سازم  
اگر خوانی در گرانی اگر گیری و گر بخشی سازم  
نیا ہم گر نہ بر شاخ طربے بہکے درخت سازم

بہ پیری چوں زید شوق از بند و ہوتا  
سز دور همچو تنہا گامے بہفت و بوریا دارم

پیش چشم برگ ہم بہ اعتبار افتادہ ام  
دور همچو سر مُدنبالہ دار افتادہ ام  
زیر دیوار تو جانان سادہ و زنا دارم

آنقدر از ناتوانی خوار و زار افتادہ ام  
خاک ہم گشتم مگر افسوس از چشم تبار افتادہ ام  
اے مہ خوبی بیا بر منظرے کن یک نظر

چوں دعائے وصل اور کرمِ عذر کا نیا  
 یاد ہم اور کہ باشد یا نباشد عذرِ وصل  
 ہچھو بلبل کئے نشینم بے ادب شاخ گل  
 در گرز از من چو گزری بر سرمِ محبت  
 اے غمِ جاناں شو یارم در دلِ سخن  
 پردہ محفلِ منی بردا لیلی از ایں سبب  
 تر سنا کم آتش گل و رنگِ دباغ را  
 کفر کافر اسند و اسلام زید شیخ را

طلحِ ناساز را من سازگار افتادہ ام  
 من شبِ عبہ و عبث را نسطا افتادہ ام  
 عاشقِ سرو قدِ انم زید و افتادہ ام  
 مستِ مدِ موشم گر بے اختیار افتادہ ام  
 از وطن گشتہ جدا و دراز دیا افتادہ ام  
 خوب میدانم من بچوں غبارِ افتادہ ام  
 بر کنارِ گوشہ گلشن چو خارِ افتادہ ام  
 من براہِ عشقِ ساقی ہوشیار افتادہ ام

یا محمد کن بہ حالِ شوقِ مسکینِ یکتا  
 بر در و آلا تو اسید و افتادہ ام

چوں بہار آمد و من غمِ بیا کر دم  
 باز بروستِ بغایتِ ایامِ کر دم  
 شعلہٴ ہرقِ تجلیِ جبلِ طور بہ سوخت  
 اند و و صد کاریکے نیز بجائے نہ رسید  
 آتشِ عشق اگر ہستی عالم سوزد  
 عمر طے شد کہ گدایانہ قدام بہ دات  
 ابر بادیدہ من بھو کہ ہچشم شود

حیف در موسمِ گل ترکِ گلستاں کر دم  
 دلِ کافر شدہ را باز مسلما کر دم  
 من از ایں شعلہٴ بیلِ داغِ فروزا کر دم  
 آنخہ از مشورہٴ این لاناں کر دم  
 دلِ من نیز بلائیت کہ پنهان کر دم  
 من کجا آرزوئے تحتِ سلیمان کر دم  
 ریختم آبرویش سختِ پشیمان کر دم

من شبِ حیر صد نفوس که در ماتمِ مرگ	دست بر سینه زدم چاک گریبان کردم
بکره از مدینه صومعه دلتنگ شدم	عاقبت رویه سو محفل رنذاں کردم
جان من بے اجل از دو دفتر آمدوم	آفرین باد که من بر اجل احسان کردم

من کجا یار کجا وصل کجا بشوق کجا  
یادشایه غلط این خواب پریشان کردم

یار اغیارند یارِ کیستم	دل عدو شد دوستدارِ کیستم
حسرت از پانمی مالِ کیسه	سبزه خاکِ نزارِ کیستم
بر سر گردو نگر دیشب	خاک کوئے افتخارِ کیستم
کافر و هم نومن از من درگیر	عاقبت اندر شمارِ کیستم
از کفن پوشیدن لاش	شرم دارم شر سارِ کیستم
کس نمی پرسد کجائی کیستی	یا الهی در دیارِ کیستم
از دلیتی گردارم محیار	آخرش لے دل بکارِ کیستم
خاک من هر کس بیدیه می کشد	من نمیدانم غبارِ کیستم
پرده رانم در اے چشم تر	توجه دانی پرده دارِ کیستم
صخره ان شکست رنگِ عشق	رنگ روی گلزارِ کیستم
گر نازم جان خود بر تو فدا	جان جان من جانثارِ کیستم
گشته ام از هر دو عالم بی خبر	مت بگو خود از خارِ کیستم

<p>بلبلِ فضلِ بہارِ کیستم حسرتِ اور انتظارِ کیستم</p>	<p>قدسیاں از زلفِ امِ تبیخِ خوا چشم و اماندہ است بعدِ مرگ ہم</p>
<p>شوقِ از خود چوں نمی جنسم زجا من بدستِ اختیارِ کیستم</p>	
<p>ایست ثنا کہ کفِ پا تو بوسم اے کاش کہ سنگِ درو آلا تو بوسم در آرزوئے زگرِ شمشیرِ تو بوسم من سایہ آں قامتِ بالا تو بوسم بریا و رخ و عارضِ زیبا تو بوسم گردستِ دہر و صلِ سراپا تو بوسم آں غریبِ مودہ صہبا تو بوسم ہر دمِ بخیالِ قدرِ عنائے تو بوسم</p>	<p>قسمتِ نہ چنین است کہ لبہا تو بوسم آں بختِ کجا خاکِ قدمہا تو بوسم غریبِ کہ منسم بہ چینِ نیم گھٹہ چوں دشر سے نیتِ گرا آئی بسرا ہر آیت و ہر صفحہ مصحفِ منایاں چشم و لب و رخسار و دہنِ جبین سر در بزمِ من و صحبتِ ساقی و حریفان من پائے سہی سر و صنوبرِ گلستاں</p>
<p>چوں شوقِ بزلِ رخ و آبِ و شیدا پیشانی و چشم و سرِ شیدائے تو بوسم</p>	
<p>ناز و بہ چرخِ ہنرم در با شاہِ قاسم باشد حدیثِ و آیتِ فرمانِ قاسم</p>	<p>ماوے ماگدایاں ایوانِ شاہِ قاسم منشورِ سربندی احکامِ نیکیجئے</p>

دارد بہار دیگر بتانِ شاہِ قاسم  
حسرت بزند خواب بر شانِ شاہِ قاسم  
خمہا ز نند ساقی متانِ شاہِ قاسم  
جز او گر نباشد سلطانِ شاہِ قاسم  
سایہ طراز باشد و اماںِ شاہِ قاسم  
آغا بخش جنس از خوانِ شاہِ قاسم

گلزار دہر صدہ اور و رنگ لیکن  
در قرب کبریائی آنت پانگاہش  
ایں جُرمہ جُرمہ بادہ کیفیت چہ آرد  
ایزد شبے بجلوت کس را کہ خواند با  
ترسم نہ مہرِ محشر از تو کہ بہر سر من  
ماریزہ چیں گدایاں تو منم کرامت

یک جانِ اشوق یارِ یک لایقِ شاد و شوق

سازم نیز ارجانہا قربانِ شاہِ قاسم

ایں بہر و دیدت تدبیر پیدا کردہ ام  
توئے از بازو و نخیر پیدا کردہ ام  
خاک چوں گشتم چنین تو قیر پیدا کردہ ام  
بال و پراز طایر تصویر پیدا کردہ ام  
دشند و خنجر کماں و تیر پیدا کردہ ام  
من کفن از دامنِ شمشیر پیدا کردہ ام  
خوش بہار خطہ کشمیر پیدا کردہ ام  
پردہ ما دیدہ گلگیر پیدا کردہ ام  
آفرین برین چنین تقدیر پیدا کردہ ام  
دولت عشق بت بے پیر پیدا کردہ ام

روزنے از حلقہ زنجیر پیدا کردہ ام  
وقت بسل بہر غلطید و رو خاک و جو  
بر سر گردوں غبار من سائی میکند  
طاقت پرواز نا طاقت ہایم ببین  
از خیال غمزہ و ابرو و شرکانت بد  
بے ترد و قتل کن اے قاتلِ خنجر گذار  
در سواد دل ز داغ سر و مہر می او  
شمع روخا بد اگر پوشد رخ خود را بقا  
ناہد بخت کے ساید حبس بر پابست  
ایں متاع ہر دو عالم کے سزاوارست



شوق می نازم به خود تازہ بیابانی و گداز  
از مضافات جنوں جاگیر پیدا کروا دے

زباں بہ ذکرِ خدا عشقِ صفت بہا دادم بلا سبب نہ من این نالہ و فغان دارم قبائے ناز بزمِ ترا مہر کا دل شد است بند لبانم ز لذتِ بوسہ نہ شامیانہ کشید است بر سر تربت چرا نہ سوؤ شود استخوانِ من یارب خجائے ادکہ بہ یک حالتی نمی دارد نیاد و قافلہ ز فغانِ راہِ عدم بہ شوقِ وصلِ تو بر باد رفت عمرِ کنو بگوشہ دلِ خود بس هجومِ حرمِ را	بدستِ سچہ و زنا رہ بر میاں دارم درونِ سینہ ز نورِ دل تپان دارم لباسِ زلفِ گلی خود من از کمان دارم بیاں چگونہ کنم مہرِ پروان دارم کہ آسمان را گر زیر آسمان دارم چو آسپاسِ سرِ خویش آسمان دارم بہ دل بہ پہلوئے خود بکے آسپاس دارم ہنوز داغِ غم از گرد کاروان دارم زینتِ آرزوئے مرگ ناگہان دارم ز بجان عزیز تو بنگر کہ میہان دارم
--	---

ز قہر دشمن بدینیت کے بہارِ شوق  
خدا رسولِ خدا را چہ جہر بان ارم

سینہ عزبال است یارب ز فغانِ کیشم دام خود بر چیں توصیاد اجل از پیشم بانغا را دل بدو آور و شورِ نالہ ارم	از حیات خویش بہزارم نہ اکیتم لے چہ میدانِ خدا لا من کا کیشم بلبل گلزارِ حسن گلزارِ کیشم
--	---

چوں ورون دل بود یار عزیزم جلوه گ روح بهزاد است حیران بسکون صبر نشسته مستی او کرد از دو عالم بیخبر زخمها دارم ندانم تا کجا پنبه بنهم مهر دم دیده لباس خود چو اندیل زد همسیر شمع قمر باشد غبار خاک من چوں کفن از تار و پودریش ناماگ شد	باز آواره پریشان دل بکار کیستم نقش دیوار سرتاق نگار کیستم ساقیا آخر بگوست خار کیستم تن همه گلزار گشته داغدار کیستم ای غم مرگ تننا سو گوار کیستم کای عروج بخت گردش سوار کیستم کشتن تیغ ادای باده خوار کیستم
--	--

کهنه داغ سینه من از سر نو بنرشد  
شوق گلچین گل تازه بهار کیستم

یاد است نایف روز ولادت بریدم بیل بجای نمک کشد ناله در چمن داغ منگی بکوشه بیا می کشد مرا دو دیبا و رنگ تن بست بر فلک تا در حضور بودم و او میقرار بود آشوب فتنه ناسرالهماں بر بخت در شام غم ز کمرش وحشت و جنون قاتل بیابین چه تا شایخ خوشتر است	ای تیغ عشق لذت زخمی چسیدم بیند اگر چو شایخ گلن دمیدم ای دل تو باش همه من تاریدم زای آه و ناله کاسه سر کشیدم شب جمع خاطرش ز پریشان دودیدم چوں خار چشم بر فلک را غلیدم بے سود بود جامه هستی در دیدم بے سرخاک و خوں تن بمل تمیدم
--	--

چوں تارِ عجبوت سراپا تیندم  
در ره کند تلاش به پیری خیدم

لذاتِ نفس کرد مقید بهام حرص  
افسوس کاں جوانی کم کرده راه را

خوفاک طعن معی هرگز نمی شود

ای طبع شوق مانع بالا پریدم

در یغمان کجا در آرزو کفن مردم  
که از تاب رخ آں زیبے انجمن مردم  
کز آن مانند پروانه تپان ریگن مردم  
هم از دل شور می خیزد که من شکون مردم  
که از تیغ ادای آں مبت کلید مردم  
نظر بر حال من یارب بفرزیتن مردم  
بفرست از قافلهاک یار اوطن مردم  
بجانم آفریب باد از کجی سخن مردم  
که نازم بر دماغ خود ببوی یاسن مردم  
منم با نیکامی باز تنگی دهن مردم

به تربت چادر گل کن کینگیل و چین مردم  
ادای دلگدازی شمع محفل از من آید مردم  
دل از سر و مهر یکا شوخ شمع و سوز مردم  
دل پر خون شد از آخر بوی زلفش مردم  
شگفتی نیست خاکم چو روید لاله گیس مردم  
پریشاں روزگار را چه لطف عمر مردم  
سر بر قد بیار و ز بهر فاتحه تنها مردم  
نشت از حکم شیر تر شد فرما و بر مردم  
نارم از شمیم زلف حوراں یح پردا مردم  
کس و کار عالم جنبش کبها شیرین مردم

نه کرد چوں مرا ای شوق عمر جاودا صل

که در عشق محمد سم ملائے چختن مردم

یا به یاد شب کیوئے تو دیوانه مردم

شعر و بهر زیارت سر پروانه مردم

تا کجا در شب تاریک بهر ابله  
 اے خوش بخت رسا کین درین دیر خرا  
 نورِ عکس رخ او تا که نه بینم به شراب  
 خار خار است جگر شاخ شاخ است دلم  
 گوشت قبر الهی چقدر تاریک است  
 روئے او رشک چمن خانه برانداز نظر  
 نیست امید که سر سبز شود کشت مراد  
 مصلحت حیت و لایمیش حضور جانان  
 گر نزد بند و حبش گیسو خالش منجم  
 محبت گر بخورد باده بدار و معذرت  
 میفرودش است جرات زده و کابانه  
 ترک سودا سر زلف تبار و شوار است  
 بهر ماں سینه زنا قاتل من تیغ کف

شمع بکف بتلاش پر پروانه روم  
 دامن آلوده به خول آیم و پاکان روم  
 وائے بر من که ره ساغر و پیمان روم  
 پیچ و پیچ بره زلف تو چوں شان زوم  
 من چاں بکین تنها به چنین خانه روم  
 سیر گلزار کنم یا سوئے ویرانه روم  
 تا بوقتیکه ته خاک نه چوں دانه روم  
 شکل دیوانه روم صورت فرزانه روم  
 بر سر معرکه با حمله ترکانه روم  
 کس نه پرسد بکینم مستی و ستانه روم  
 من بکف جام سر زبم حرفیانه روم  
 بروم از سر خود از سر سودا نه روم  
 سوئے مقتل به چنین شوکت مانه روم

تا تو ای بسکه شدم شوق ز پیری لکن  
 در ره عشق جوان باشم و مردانه روم

جگر و کار و دل و اخلاص میدارم  
 عدد و نصیب جان را میدارم

زمانه از تو همی یادگار میدارم  
 بخون تمیده دل بقرار میدارم

تپ الم غم ورنج و قلق مصیبت درد  
چگویم از سرو سامان خوشتن اینوس  
چنان بک زوم زنجیاں بسوعم  
ز تن ازاں نبل آید بہ نزع جانجی  
پرف بکن نچنگ نگاہ و تیر مژہ  
گماں مبر کہ پس مرگ یافتہ راحت  
پے نظارہ یک ذرہ تجلی او  
قبائے اطلس و قافم مرا نمی شاید  
بسر خیال و صالت بسینہ در ذوق  
کجا کجا بہ نہم نپبہ و کجا سر ہم

بسینہ از تو چہا روزگار میدارم  
بہر کہ زندگی مستعار میدارم  
کہ بار خویش بدوش چہا میدارم  
بوعده نابے اعتبار میدارم  
درون سینہ جگر خار خار میدارم  
ہزار دغدغہ زہیر ہزار میدارم  
دو چشم خود برہ انتظار میدارم  
کلاہ فقر سہر افتخار میدارم  
وماغ پختہ دل خامکار میدارم  
کہ داغ و زخم ہزاراں ہزار میدارم

اگرچہ مصیبت آلودہ ام ولیکن شوق  
امید مغفرت از کردگار میدارم

عاشقش را چو سحر چاک گریہ دیدیم  
بخت خوابیدہ ما زود بگردید  
بجدا سنگ درو سائے دیوار ترا  
پر شدہ دامن مقصود و گلہائے مرا  
قصہ حضرت محمود بنحوال پیش ایاز

نور محمود بنور شید درخت دیدیم  
صبح ہم چوں سنج محمود نایان دیدیم  
خوشتراز ظل ہماخت سلیمان دیدیم  
کوچہ یار بہ از روضہ رضوان دیدیم  
ایں خزاں ویدہ در قہا گلستا دیدیم

روزگار سے شدہ تاریک یاد کا کل  
ہر کے انجیال شرہ و زلف بتا  
دروں اہل دول نیت سر لطف کہیم  
چھدر لطف تو عامت کہ ابرحیت  
ریخ و آلام غم و درد و مصیبت آفت

شب غم تا بہ سحر خواب پریشان دیدم  
بخت برگشتہ و با حال پریشان دیدم  
از زروسیم تہی دست کریمیاں دیدم  
سایہ انگن بسر گور غریباں دیدم  
ہر جہ دیدیم ز تو سے دل نادان دیدم

شوق بر زہد مزین لاف کہ صد بار ترا

بادہ پیما بہ سر نریم حریفان دیدیم

منم در کج مرقد گوئی اچوں شمع خامم  
خیال ہستی عالم مراد سر سمنی گنجد  
مرا بخت ساعد از طفیل رہبر کامل  
امیدم نیت کا یاد و کما آمل ہم چوں  
ز سوز آتش الفت بفرط گریہ فرت  
ایسر نو گرفتار تم قفس بدوش صیاد  
شہید خیر نازم کہ پیش از مرگ جانم  
نشد از گلشن عالم مراد گد نوا حاصل  
نگاہ نیم باز او کہ تسخیر است و یا جا  
چناں پر زور کن بادہ بجام تم کوں ساتی

مگر ہر لحظہ می آید صدائے فتنہ و دشمن  
خدا یا چوں کنم یاد تباں خود را فراموش  
ہدایت کرد بہر سجدہ پیر مناد و دشمن  
کہ خود سر مینزد بر سنگ ساحل جہان دشمن  
خروشائے شل رعد و برق چو دریا چمن  
نشان آشیانم را چہ پر ہی خانہ بدوشم  
ز بار تیغ احسان تو آفاق سبکدوشم  
خورم یا رب چہ در صیف چہ در صلہ دشمن  
رہو و یکبارگی تاب تو ان صبر و خرد ہوشم  
کہ تا محشر نہ خیزم جبرئیل من چن ان افوشم

میرا عشق بر خطوت شاهان  
نهفتی واجب آمد راز سلطان را بجا گویم

جمال مصطفی در خواب دید آن زوارم نهال قامت آس سر و بنا رسالت را گر فتم خاک غلبین محمد نور ایمان است صبا هرگز نینوا هم گلاب عطر و عنبر را دوان افغان و خیر آن حضور و آفتاب چه مایه جذب عشق مصطفی دارم ای آن نمک پاش تبسم طرفه لذتها بیفزاید جراحت خورده در دفرق مصطفی هستم متاع دین ایمان در دهم نقد و آن جان از آن باده که بخورد کرد جامع نظامی را	حدیثی از لب لعلش شنید آرزو دارم بگلزار دل زارم چمن آرزو دارم بدیده همچو سرمه در کشیدن آرزو دارم شمیم گمیوئے احمد شنید آن زوارم بهر صورت که باشد من سید آرزو دارم ز خویش و همزبیکانه رسید آرزو دارم که زخمی تازه بر زخمی رسید آرزو دارم که همچو طلوع بر بطل رسید آرزو دارم که عشق احمد بر سل خرید آرزو دارم ز دست ساقی کوثر چیدن آرزو دارم
--	--

به فرط شوق یار یار من صبر و تحمل را  
به صحرا مدینه خوش دید آرزو دارم

ابتدای فرق کن راجح کاف که نه ام قره العین قلم بس قل هو الله احد گرچه بودم راز سر بسته مگر آواز رو	بایه کلخ عدم را اعتراف که نه ام نست و قدر و قضا را نیز قاف که نه ام گنج مخفی را کلید انکشاف که نه ام
---	--



از سیرتِ امانت قطع نافِ کهنه ام  
 با وجودِ مختلف اندر خلافِ کهنه ام  
 همچو شیرِ اصیل اندر خلافِ کهنه ام  
 کوئی با همچو صنم خانه مطا کهنه ام  
 با دلِ صد پاره چو چاکِ لجا کهنه ام  
 غمِ مخور خاکِ لحد و قفِ شکافِ کهنه ام  
 میکند ثابت که من هم دلق بافِ کهنه ام

خذه گل تازه زخمی شمره نیک آورد  
 در میانِ واعظ من سحر تازه بجست  
 قطع می باید نظر را بودگی زنگ زنگ  
 تازه رویانِ بجا گرد و دم اندر طواف  
 در تپِ بجزئیان لرزه بر اندام نهاد  
 زنده در گورم ز شر و شمنان تیره بخت  
 داغها اشک بر جسم غبار آلود من

شوق پا خورده ز سنگ لاشته سیر شو  
 اے سرو بر مسکلاف و گزافِ کهنه ام

منفعل اے شایعِ محشر منم  
 باده و ختم و سبوساغر منم  
 کلبِ دربانِ شاهِ خیر منم  
 بر طریقِ قولِ پیغمبر منم  
 جاں نثارِ آلِ پیغمبر منم  
 لب کشایم از زینِ گوهر منم  
 خاکپا و بنده کمتر منم  
 رهنا باشنده روگر منم

معصیت آلوده سرتا سر منم  
 سرت عشقِ ساتی کوشر منم  
 اے غلامِ حضرت حیدر منم  
 مصطفیٰ گفتا کتابی عتیقی  
 سر جباصل علی اصل علی  
 گرد نامِ فاطمه همچو صدف  
 هم ابا کرده عمر عثمان را  
 جمله اصحاب بنی مثل نجوم

در غم شیرین روز و شب از طفولت تا کہولت جدا خاکِ خوں آلود وشت کر بلا اے شہ جیلا و غوثِ پامن اوفتاوہ بہرِ پاپوسی تو یا معین الدین چشتی کن نظر شہ نظام الدین محبوب الہ اے چراغِ دہلوی گرد وخت بوالعلا یا بوالعلا یا بوالعلا غزل شد شہ محمد دست را شاہ بر دامنِ شہ فرود را شاہ قاسم یا شفیع محترم بر تو قرباں جانِ دل شاہ حسن حضرت آغا بہ ظیلِ عاطفت	اے شہادتِ سرِ تنِ خرم بتلاکِ اصغر و اکبر منم چوں شہیدم نازِ اذفر منم ز آتشِ دل بوختِ احر منم آسانت را چونکِ رستم سخت آوارہ بہ بحرِ بر منم قطبِ دین بگر کہ بس مضطر ہچناں پروانہ بے پر منم تو شہنشاہ و گدائے در منم پیشوا دارم کہ بہرہ ور منم نامے از درۂ کتر منم بے نوابے یار و بے یاور منم رحم کن پیشِ فلکِ زہر منم اوفتاوہ چوں سگادر منم
---	--

چشم تر را اشکِ جیحوں میکنم	کن نظر از لطفِ بر شوقِ خیر
چشم تر دارم کہ دامن تر منم	چشم تر دارم کہ دامن تر منم
نالہ کئے چند موزوں میکنم	نالہ کئے چند موزوں میکنم

من ندانم چوں شود انجام کار	لے نہامت گریہ فزون میکنم
کارا بتر کرد این طفل شرک	از درد و دیدہ بیرون میکنم
از خیال بدگمانیہائے او	اجتناب از نام مجنون میکنم
گویت بشیار باش و خوشیار	نالہ سرایے پنج گردون میکنم
رقص ستانہ بہ بزیم اہل ل	من بیاد چشم میگوں میکنم
تا کجا در چند و چون و چگون	کار خود تفویض جیوں میکنم
سر دمہری تا کجا لیکلک من	لرزدہ محوں بید مجنون میکنم
می کشم بر لوح دل تصویر یار	کار از اندازہ بیرون میکنم
بادہ خوردن گر بود از ہر حرام	من ایام چشم ریخوں میکنم

شوق تاکے فکر کار دیگر اں

ختم کار خویش اکنون میکنم

زنگ تہی چو سرنیم حریفانہ زدیم	خام بہ جام چہ پیمانہ بہ پیمانہ زدیم
و حشہ دل چو فرو دے فلک تفرود	خشت از کبہ شکستیم و بہ تہانہ زدیم
شد پریشان نہ ز رخ کا کل مندوش	آخرش بر سر او حملہ ترکانہ زدیم
تا بہ جنیم گلے چند ز گلزار جہاں	دست اسید بہ و اماں کریمانہ زدیم
شب بہ انظار ہوائے تو نظر اگوا	زور بازو سے ہما با پر پر وانہ زدیم
مہر شکستی بہ محفل ز سر شیشہ کہ ما	اے صنم ننگ تہم بر دل یوانہ زدیم

<p>هفتین و شب غم کز اثر سوز فراق خواب شوریده سری تا بسوی دیریم دست همت زصالتم نخواهم برید تا بر ویم خس و خاک تعصب از دل</p>	<p>آتش از آه شرر ریز بکاشانه زدیم پافشردیم بگلشن دم فرزانه زدیم گام در معرکه عشق دلیران زدیم ما که جاروب به مرقاں همنحانه زدیم</p>
<p>شوق چو یخ خمیدیم گل از گلشن خویش ما که پایا به سر سبز بیگانه زدیم</p>	
<p>براستان محمد سر و جبین دارم نه خوبی عمل و طاقت گزین دارم ز ابلهیت و ز اصحاب الفتنه درو نگا بدار الهی ز کس نفس مرا گناهگارم و در خشرای شفیع اُمم عد و نصیب بلامان چار سو بار و ز تلخ و ترش زمانه پیر کشمیر را مباد و می نزع دل از عشق نبی مرا چه خوف زرقار چرخ نا هموار چه فتنه با بهار از قدت نه برخیزد پیر شوق که چو لب لب می چید</p>	<p>خطا نموده ام و چشم آفرین دارم ز گریه مانداست تراستین دارم ز تابعین هم اتبع تابعین دارم عد و سخت هم رفو رفو و قیر دارم ز ذات پاک تو امید بالیقین دارم هزار رخ و لم یکدل حزین دارم درون شیشه دل سر که انگیز دارم ایسر ساید زلف عبیر دارم که سرخاک در ختم مرسلین دارم قیاس صبح قیامت ز رخ قمر دارم خیال بهشت که بهشت شکر دارم</p>

شب اور اکوش برافسانہ دیدیم  
 خرابی چوں نیار چشم مستش  
 خمار آلود چشم فتنہ را  
 دم آرایش آں آئینہ رو  
 به عشقش شیفته والد و شیدا  
 چه تحت و فوق پیش و راست چپ  
 منال لے مرغ دل از خال و کل  
 به دیر و کعبہ چوں شیخ و برہن  
 درون میکده و شب برباد  
 گدائے حضرت آغا حسن را  
 بهجوم عاشقان در بزم اشواق  
 مصطفیٰ بہت چو آقائے نظام  
 جہہ ساقیصر و کسرا بہ درش  
 ساقیانام خدا ساغر دل  
 از سیر فخر بہ بود بہر دم  
 ماں نہ پوید رہ باطل بہر گز  
 از رہ شوق ہمگیوید خلق

پریشان حال زلف و شانہ دیدم  
 کز و بر باد صد میخانہ دیدم  
 بطرز گردش پیمانہ دیدم  
 کشش باہم بہ زلف و شانہ دیدم  
 بہر دیوانہ و فرزانہ دیدم  
 بہر سو جلوہ بانانہ دیدم  
 قضا آورد دام و دانہ دیدم  
 نیجیم ترا در خانہ دیدم  
 برقص و حالت مستانہ دیدم  
 نشان و شوکت شانہ دیدم  
 بگردش شمع چوں پروانہ دیدم  
 فرض عین است تو لائے نظام  
 مرحبا ربہ اعلائے نظام  
 پرتواں کرد ز صہبائے نظام  
 قیصر روم کف پائے نظام  
 حق شناس است شناسا نظام  
 بر سر و چشم بود جائے نظام

<p> ہمہ از بادۃ الطاف و کرم  جامہ ننگ بر یوسف پوشید  صد زیاں گر ز بن مور وید  میں کہ خورشید بود وقتِ سحر  میکند رئے دو عالم روشن  عالم را کہ معطر گرد است  عقل و ادراک و ذکا نہم و خرد  و اکند عقدہ مالا یخسل </p>	<p> چر بود ساغر و مینائے نظام  جلوہ حسن دل آرائے نظام  نہ شود وصف سراپائے نظام  مفضل از رخ زیبائے نظام  پر تو اختر سیماے نظام  نگہت زلف من سائے نظام  شد فدای سر و دانائے نظام  حسن تدبیر و نکو رائے نظام </p>
--	--

شوقِ تاحتر مبادا خالی  
سر شوریدہ ز سودائے نظام

<p> بجز سربناں یارے ندارم  ز عیاقی بدل بابے ندارم  ز حجب و آتیش و امن گریبا  میشخت چوں مرا اسے شیخ زبید  بہ زنجیر جنوں پابند گشتم  بہر دم شکند بر من جفا  پاسِ حق کہ من چوں حضرت شیخ </p>	<p> من از ما و شما کارے ندارم  بجز حابہ درسی کارے ندارم  نیابی میچ از من تارے ندارم  عمامہ جتہ دستارے ندارم  ز سودا سر بازارے ندارم  کہ غیر از دل تم کارے ندارم  غفور و کبر و پندارے ندارم </p>
---	---

بنازے بختِ من بر ضبطِ آہم  
بتا جز یادِ عیشِ شامِ خلوت  
ز گلزارِ سخن چندانکہ خوابی  
منم لے شوق در ہر کارِ شکل

بمانداو کہ آزارے ندارم  
وگر و اللہ غمخوارے ندارم  
بیا گلہا بہ چیں خارے ندارم  
بخیر آغا مددگار مددگارے ندارم

ولہ

قرین ایزد غفار گشتم  
جمالِ مصطفیٰ در خواب دیدم  
مہمہ شب بود در خواب آئینہ رو  
بکردم سجدہ پیش طاقِ ابرو  
صبا بازم بہر در کوئے جاناں  
نمیخواہم رہائی تا قیامت  
دل مضطرب نمی گیر و قرارے  
الہی تا کجاورد و فراقش  
منم اندر تلاش قیس و کہکن  
بشقی آن بت رسوا کنِ خلق

فدائے احمدِ مختار گشتم  
خدا را طالع بیدار گشتم  
شدم حیراں کہ چوں بیمار گشتم  
مسلمان گشتم و دیندار گشتم  
جدا از گردشِ دوار گشتم  
ایسر کا کلِ خمدار گشتم  
شدم مجبور و ہم ناچار گشتم  
کنوں از جان خود بنیزار گشتم  
بیاباں رنم و کہسار گشتم  
بہر محفلِ ذلیل و خوار گشتم

نمیخواہم چہ یوسف شوقِ شاہی  
غلامِ قافلہ سالار گشتم



شوق بگوز سر روم یا که پیاده پاروم  
 سالک باخبر گو بهر خدا کجاروم  
 شیخ ز تو جدا شوم راه و گرجداروم  
 پیش مسیح وقت گرد طلب دواروم  
 بر سر تخت پانزخم جانب بوریاروم  
 تا که بکوئے آن صنم همزه تو صباروم  
 جوش جنوبه سکر من تا در دلباروم  
 باتن و اغدار خود ناله کنان کجاروم  
 من بخلاف میکشایم رونارواروم  
 من به نشان نقش پاک بهر سواروم

آرزوئے دلم همین کنی فتنه زاروم  
 شیخ به کعبه رسنهوں سوئے کشت برین  
 چون ز منان و باره کش صاف اگر تو  
 گشت مباح خون من بر سر دار کن  
 ملک تو شاه نیمروز گر به من گدا دهند  
 از ره لطف کن خبر حوں بر دیو بحر  
 وحشت دل کشاں کشاں شست بدی  
 آتش عشق گلرخان چله متاع عجب خست  
 شیخ زمیکده مرا می طلبد به خانقاه  
 راه غلط منی روم حرف غلط منی زخم

شوق براه جتجو باش رفیق حال من  
 تا که به پیش آشنایم و آشاروم

خدا را راست میگویم خدا بنیم خدا بنیم  
 میا جلوه حسین نور مصطفی بنیم  
 بیامنگامه محشر بدشت کربلا بنیم  
 مقدس جملہ روح اولیاء و انبیاء بنیم  
 الہی رحم کن مصطر بہ شاہ کربلا بنیم

منم در عالم رویا جمال مصطفی بنیم  
 منور دو جہاں از نور تو آل عبا بنیم  
 زمیں سوزاں فلک گریانی مصطر علی  
 بہ رنج و اقات کربلا ماتم کنان یارب  
 پے پنجائش این امت عاصی جد خود

بنام مصطفیٰ جان دل خود را فدا کرد شہیدِ خنجرِ عشقِ محمد را بھی نازم بجائے نجمیہ حفظِ شوق بہ نوکیشت رہا شب دیکھو چوں بہر تلاشِ عارضِ تاباں ہمہ آفاق گردیدم پئے دیدار آں دلبر	ہمیں اندر طرقتِ شیوہ اہلِ فانی ہم کہ بر خستہ تن اوسایۂ بالِ تلخ ہم ز بہر زخمِ دل دیگر علامتِ نشانِ روا ہم پریشاں شد اگر زلفِ معنبر بے خطا ہم نہ شد حاصلِ کنوں یا ز کجا جویم کجا ہم
---	--

بہ باش اے شوقِ روز و شبیں برو  
مرضِ دردِ عصیانِ راہیں را شفا ہم

جلوہ روئے نبی صبح و ساری ہم پایۂ عشقِ محمد خدایت بلند سوس گلشنِ فردوسِ امانیت کمین بسکہ طوالت و سلسلۂ عشقِ نبی خندہ زیر لبی صاعیہ طور فگند بودہ شب ہمہ بر عارضِ تاباں غلط اشکِ خونِ گریہ پنهانی عشاقِ نبی سرخِ رویشِ خدا کشتہ ناز تو شدند ہر سحرِ بردِ احمد کبکِ جاروبی شد یقینِ شاہِ احم بہر شفا بر خات	مرحبا صل علیٰ نوزِ خدا می ہم عاشقاں را بسرِ عرشِ علّامی ہم دلکشِ روضہ محبوبِ خدایِ ہم ہر کراشتیقتہ زلفِ دو تاملی ہم در لعابِ ہنر آبِ بقا می ہم بختِ بیدار تر از زلفِ رسامی ہم من امانت بہر گِ برگِ خامی ہم شوخی رنگ بہ خونِ شہدایِ ہم عطرِ آلودہ دامانِ صدامی ہم حشرِ دیگر بسرِ حشرِ بیامی ہم
---	--

شوق بہتر چہ ازین سخن صدمی غم ای  
شامل محفل حسان ترامی بینم

فوریضانِ منعاں در ہمہ جامی بینم  
ساقیا از دل و جاں بر تو فدایم بینم  
بر کشود لب ساغر بد عامی بینم  
رقص شاہد انداز وادامی بینم  
زادہ باش ترا لغزش پامی بینم  
نقش بر آب ہمہ پایہ ہوامی بینم  
راست گویم کہ ز تو جور و جہامی بینم  
مبتلا خلق خدا را بہ بلامی بینم  
سر کشیدہ بہ فلک آہ رسامی بینم  
بہر وارہ سرا بل و فامی بینم  
زنگ و طرز سخن شوق جدایم بینم

من چہ گویم کہ بہ نیخانہ چہامی بینم  
مست و میکش خم و مینا و سبوسا غرا  
سجدہ ریاست صراحی بباویش منعاں  
رند و میکش ہمہ سر خوش ابد قلقل  
سرزدہ تا بدر میکدہ موج منعاں  
ناصحایف کہ پند تو بہ پیش زداں  
تا کجا نا اہ غم اے فلک کجہ فار  
الاماں الحذر از دست جہایت ظالم  
چون نگرود بزین شور و قیاس بر پا  
جاں نشان زرد عشق تو پیاں شد  
کا ندیں بزم سخن از سخن آرا ناں

ولہ

در نعت پاک لولوی لالہ بر آورم  
سوز بہان زجان سیحار آورم  
خار و مدینہ ناز پا بر آورم

کان سخن بہ کاوش دریا بر آورم  
خاتم بنام پاک بنی نغمہ در آورم  
جانم چو بخت گل بود از تم ولے

من مہر صبح از شب پیدا بر آورم  
 دو دیہ از لب دریا بر آورم  
 کعبہ برم اگر ز کلیسا بر آورم  
 طوفان ز چشم بلب دریا بر آورم  
 کیس بج و تاب زلف چلیپا بر آورم  
 از دست شیخ ساغر صہبا بر آورم  
 اگر مشت خاک از در آغا بر آورم

تو گر نقاب از رخ انور بر آفہ می  
 آئے کشم بہ فرقت احمد ز سونول  
 از راہ آسمان و خدا را کہ خشت خشت  
 آتش زخم بکوبہ و بیابان ز سوختن  
 چس بر چس شو کہ مرانہ روئے رکتی  
 آن مت و پاک رند بلانوش بلہام  
 لے بوالہوش من ہوس کیا کنم

بشنو شوق از اثر جوشش حجب  
 شور و فغان ز محل لیلے بر آورم

آئینہ بشکستم در قصاں شدم  
 خوش نصیم بے سرو ساماں شدم  
 بر خیال خویش خود خداں شدم  
 دست و داماں با تو کے در ماں شدم  
 من کجا منت کش رضواں شدم  
 کے ز عیسیٰ طالب در ماں شدم  
 بتلائے حسرت و حواں شدم  
 من امیر گیسوئے چچاں شدم

روئے خوبت دیدم و حیراں شدم  
 رخت ہمتی سو ختم شاداں شدم  
 آرزو کردم ترا بیسم بخواب  
 سا لہا افتادہ ماندم بر درش  
 از عقوبت تائے دوزخ کم بگیر  
 بے اجل گوئم دم از در و فراق  
 اوبہ آغوش عدو و من غنم  
 مژدہ بادے مہم فیضان چمن

بزدلی چون شیوہ نسواں بود  
 مر حبا در ساحتِ بازی گهش  
 من نیگویم چه بودم در ازل  
 لے اجل در کاروائے مشکلت  
 تو من طبعم نباشد ست پے  
 حضرت آغا ز فیض چشمات

من غلامِ محبتِ مرواں شدم  
 گردگان و گوی و ہم چو گان شدم  
 گر چه پیدا صورتِ آساں شدم  
 از بک روحی خود آساں شدم  
 سہمخان قدسی و سہجاں شدم  
 آشنائے بحر بے پایاں شدم

شوق گر چه سوختم از سوزِ عشق  
 بچو خورشیدِ جاں تاباں شدم

منت کش در دیم دوارا نشایم  
 انا خبر غم و یگانہ تو اں جبت  
 واسطہ بجز گردشِ دوراں جاجو  
 مایم فقط کشتہ آں شوق نگاہے  
 افسوس کہ از طرز اشارات تجاہل  
 از سرِ سرِ آلام دریں کلشن دوراں  
 گہہ از درو گہہ سنبل و زنجیرِ خویم  
 بر دولتِ افلاس قناعت بگزیدم  
 لے حضرت و اعطائے سید باگر

از کثرتِ آفات بلارا نشایم  
 خود را نشنایم و خدا را نشایم  
 دیگر تم و جور و جبارا نشایم  
 جز غمخوار و اندازِ قضا را نشایم  
 اقرار ندانیم و ابارا نشایم  
 جز با و خراں بلادِ صبارا نشایم  
 ز آشفته سری زلفِ دوارا نشایم  
 سرمایگی شاه و گدارا نشایم  
 والد کہ مایز شمارا نشایم

دشت زده گانیم بتن جامه درید / مآجبه و دستار و قبار انشایم

ای شوق بخواسیم ز بهر تو دعا

گو صورت تاثیر دعا را انشایم

خدا خود نرم آرا بود شب جای که من بودم	محمد جلوه فرما بود شب جای که من بودم
ز عکس رخ منور بود تحت و فوق و پیش	فروغ طور موسی بود شب جای که من بودم
ستاره بادبضو آیه پیش سر عالم	فدایش پست بالا بود شب جای که من بودم
بجو شربت رحمت نیرواں طفیل احمد مرسل	بجائے قطره دریا بود شب جای که من بودم
نقاب نور افکنده بعارض حق رو غلام	دل محو تماشا بود شب جای که من بودم
مغنی مطرب میناسی و جام و سبوغ	همه ساماں همیا بود شب جای که من بودم
جهانم دید شیدائی بران پور خن کسر	بخود حیراں ز لجا بود شب جای که من بودم
پے در مان در و دل بک خیر از غم	گراں جان میجا بود شب جای که من بودم
ندیدم و امتق و عذر اندیدم کو کین میسر	نه جنون بود و لیل بود شب جای که من بودم
نه شیخ و عابد و زاهد نه ترسا برین مسلم	نه هم کعبه کلیسا بود شب جای که من بودم

چکوی شوق لطف لبوریاںم پر باد

بدست شاه آغا بود شب جای که من بودم

غلط گفتم که عکس او به مرآة جهان دیدم	بهر جا چشم و اگر دم حال حق عیا دیدم
فدا جان و دل عالم بنام احمد مرسل	مرصع در عصیا را شفا جاودا دیدم

<p>             بدید و گفت یعنی سوز زمین و فضا احمد              فدائے مهر و الطافش نیم و غنچه و بلبل              نشان یا بان و اع عشق و مهر بر لب              پس محفل پریشان حال ویدم قمر الکن              پے منزل شد آرم ز لمعات رخ تابان              بر جانار رسیدم تا جبین آستانم              چگویم بیش تیغ نگاه نیمارش را              نظر برین نمیدادی ندایم رخ غمغم           </p>	<p>             نشان عرش اعظم هم زیر آسمان دیدم              بدل آشفته هر گل تلالی با عبادیدم              بجای غار زنگیس غبار کار وادیدم              جهان ناقه لیلی ابدت سب بادیدم              پاس آغ سر را چراغ کاروان دیدم              سرخود کو فتم بر در عدو پایا دیدم              هزاران نیماں بجل سر کوشش تپ دیدم              بحال سکین و سکین خدا را مهر بادیدم           </p>
--	--

بقا اندر فنا یک یقی عین البقی و انم  
 بسبب اشوق هستی را بهیتم هم و گمان دیدم

<p>             ز به آن وادای غوث اعظم              بود رشک چنان طور موسی              و گرد در وقت مشکل تیگر              کجا از لطف حق محروم ماند              سر زابد بود گر سوئے قبد              نباشد در سرم سجدای دیگر              نباشد در زبان زبهار یارا           </p>	<p>             دل عالم فدای غوث اعظم              تجلی لقای غوث اعظم              نمیشد سوائے غوث اعظم              غلام جاں فدای غوث اعظم              سرم باشد پائے غوث اعظم              بحر زلف و قوائے غوث اعظم              که تا سازم نای غوث اعظم           </p>
--	---



<p> بہر شام و پھر جبریل آرد  بہاویں سوزن عیسے سر چرخ  مریض در عصیا رکفایت  ادا کردم جوابات نیکرین  بروز حشر انگبر گرد آیند  تو اں پوشید سر در روز حشر  فدا سازم دل جسم و جگر را  دل مجنوں اسیر زلف لیلی  نگہ کن از ادب ضواں حبت  دہد ازین شفاعت بعد احمد  دلا پرواے شاہان زمانہ </p>	<p> سلام حق برائے غوثِ اعظم  ہی دوز و قبائے غوثِ اعظم  کنند از اشفاقے غوثِ اعظم  بتائید دلائے غوثِ اعظم  ہمہ زیر لوائے غوثِ اعظم  بداماں رہائے غوثِ اعظم  بنام دلفرا غوثِ اعظم  دل من مبتلائے غوثِ اعظم  نشیند کے بجائے غوثِ اعظم  بہ غوثِ ما خدا غوثِ اعظم  منیدار دگدائے غوثِ اعظم </p>
--	---

کشا و کار را کافی بود شوق

در دولت سرایے غوثِ اعظم

<p> کئے شکوہ مائے زلف چلیپا نوشتہ ایم  وصف جمال و حسن دل آرا نوشتہ ایم  اے صبح عید بعد سلام با و رساں  ہنگام نزع مضطر بانہ پیام وصل </p>	<p> ما بلکہ قصہ سرو سودا نوشتہ ایم  بر لوح عرش نقش سراپا نوشتہ ایم  روداد بخت و رشب یلدا نوشتہ ایم  اور ابصد ہزار تمنا نوشتہ ایم </p>
--	---

اسی شیخ بے وضو نہ کنی یاد نام مئے  
 از بہر ترک شوخی و پابندی ادب  
 جو رفلاک جفا کے عدو طعنہ رقیب  
 فرما دو فقیر را برساں آصبا خیر  
 جز شکر و دستا حقیقت شاد دل  
 نقش بر آب صورت مٹی ما بود  
 زار و عجب داریہ تو بہ شکستہ  
 بانائے عرش زین فلک بر سر زمیں  
 برا اعتماد رشتی اعمال خویش  
 والد کے بغیر ثنائے شہر دکن

فرما کجا نصیحت بیجا نوشتہ ایم  
 نامہ بنام حضرت موسیٰ نوشتہ ایم  
 بر پشت خط یار ہمہ را نوشتہ ایم  
 قانون باغبانی صحرانوشہ ایم  
 حقا کجا شکایت اعدا نوشتہ ایم  
 راں چوں حباب بر سر دریا نوشتہ ایم  
 اسناد و صاف بر سر مینا نوشتہ ایم  
 مادان عشق بہر جان نوشتہ ایم  
 امروز حال صورت فرما نوشتہ ایم  
 اف نہ سکندر و دارا نوشتہ ایم

فکن بود نہ شوق کہ حیا دار دیہم

خط غلامی در آغا نوشتہ ایم

پشت رستم زمیں ہر سو تنگ دم  
 چونکہ بے پایہ بود قصر بنائے عالم  
 وحشت از در سہ و دیر و حرمت نفوذ  
 رنگ رو گل شکفت و جگر فرو برفت  
 صبح دم بانگ بسجد چو موہو بر زد

دست بردست چو در معرکہ جنگ دم  
 خاک بر سر زدم و پایہ اوز گد دم  
 قدمے چند سوئے میکہ دل تنگ دم  
 شکر اللہ کہ تیس رو دم بکرنگ دم  
 من سر زدم طرب بر بطو ہم چنگ دم

آشنا یا فتم و بوسه لب گنگ ز دم بر سر پر فلک آتش گلزنگ ز دم عاقبت پیش منامن قدح بنگ ز دم پیش دندان و لب یار به بانگ ز دم شیت بشکتم و ساغر به سرنگ ز دم	آداں بت بصد انداز لب چٹے غل تو پندار شفق ار شرر شعلہ دل گزنہ بخشد مرا جرعه ز مئے غم نہ بود ارزش لعل و گہرا سر میرا آن نظر چوں نہ برخاست ز میخانہ صد اقلقل
---	---

گر چه غریب مرا پایے بچوش مستی  
لیک بردامن او شوق کجا چنگ دم

## باب النون

بہ ہر زبیر لقایش و وند سوائے حسن فرا گرفتہ ب عالم ضیاء وئے حسن ہیں ہر است مرا گوشہ ز کوئے حسن چو خواستی کہ بدوزی نظر بے حسن فلک بہ مشعل خود شد بہ جستجوی حسن برنگ و رو حسن ہم بہ خلق و جو حسن گر شمیم از آن زلف مشکبوی حسن برا ستوانِ ہامہ سگان کوئے حسن	بہ حشر پردہ بر آرد گرد وئے حسن بہانِ مہر مہر ذرہ ذرہ می رخشد ہوس چرا گم از بہر سیر باغ ارم قبائے ہستی خود نیز پارہ پارہ بکن شہیدہ اظہورش بہ احسن تقویم بنغیر حضرت داؤد کس نہ صورت بت نیم گمت منبل مرا نمی شاید طمع مدار کہ تائیک نظر بیند از ند
---	--

نظر چشمِ حقارت کند بہ سوئے حسن  
 تمام عمر گزارم بہ آرزوئے حسن  
 مگر ز پیرِ منش می شمد بوئے حسن  
 گرہ ز دم بہ رگ جاں ز تارِ مو حسن  
 خدا بہ شوقِ بہلِ ہر آردئے حسن

قد ز پا بسِ خاکِ گس سفی خراب  
 باںِ فوج اگر عمر من دراز کنند  
 بجاںِ عزیز کہ یعقوب و یوسف را  
 ہمیشہ نعمت و صفی روانِ من گوید  
 بہر قیکہ محمد شفیع عالم بہت

### ولہ

خاموشی سے بلا جاں شوخ چائیں  
 من مہر تن جیر تم خانہ چائیں  
 قدرتِ حق تا شاکن تشوہ چائیں  
 آفریں بر نوشت من نقش چائیں  
 زایتِ بال بجا شدہ چرخ چائیں  
 صیتِ علاجِ نا صحر چائیں  
 تن شکریہ دہم من چائیں  
 بیعتِ لہا عجبت چائیں  
 وائے یکے دفائش عہد چائیں

دل برد و قسم خور و دزد چائیں  
 آئینہ بند قصر تو جلوہ عکس چائیں  
 کوکبِ برجِ برتری مطلعِ مہر و لہری  
 نام تو اے نگارینِ کندہ شدہ بلج  
 خاکِ مرا فر و بدنگِ بلا فلک زند  
 حسرتِ دیدِ جد و وانشہ زخمتِ چشم  
 روئے تو شکِ صاعقہ جو تو جو رہم چائیں  
 در نظرِ عیاں نہ دزدل من جلائے  
 وعدہ وصل صد ہزار کردہ خو شکستہ

گفتہ گم شدہ ست لک ز زول شکستہ  
 شوقِ چہ آفت است این ہم چائیں

که جان خویش کم تازہ از کلامِ حسن  
 نہر ارجانِ عزیزم فدا بنامِ حسن  
 ز خندہ مائے سحر گریہ مائے شامِ حسن  
 بہ بچگانِ جہاں خستگانِ غلامِ حسن  
 بہ قربِ خاصِ خدا بندگانِ عالمِ حسن  
 کم ایسر گیسوئے مشکِ عالمِ حسن  
 بدستِ حضرت داؤد ہم نجامِ حسن  
 چو آفتابِ برادر دسر زبامِ حسن

صبا بیا برساں مژدہٗ پیامِ حسن  
 ز نامِ نامیِ او جانِ ددل شود تازہ  
 نشاید تازہ دہد لطفِ بایفزايد  
 عجب مدار تو زابد اگر سبقِ برودند  
 بیک اشارہٗ توحیدِ راہِ پیوودند  
 دلم پسینہٗ تپیدِ بچو مرغِ قبلہٗ نما  
 خوش است جرعهٗ کشیدنِ دیرینِ خراباتم  
 ز فیضِ پر تو آغا جہاں منور شد

بس است شوقِ بہینک نام و غرض  
 کہ خواندہ اندر ادر جہاں غلامِ حسن

مہرِ رویش سپہرِ دید کہ من  
 خون از دیدہ ام چکید کہ من  
 جان از قالم دید کہ من  
 جان عاشقِ بلب رسید کہ من  
 آہنِ گشتِ اوست بہید کہ من  
 پردہ از رخ بدر کشید کہ من  
 رنگ از روئے من بدید کہ من

زلفِ جانانِ شید کہ من  
 بہرہٗ دل کہ در رود گفتم  
 کیت گفتم بر دستار شود  
 گفت شہد لبم کہ می پوشد  
 خوں چہ گردِ خنار دستِ بتا  
 گفتش سوئے طور برق کہ تافت  
 زلفِ کشاد و گفت بند کہ بود

شب دعدہ قصار سید کہ من  
قصیر حلیہ بہ تن درید کہ من  
سوئے من یک نظر بدید کہ من

از رہ طرز اوز من پرسد  
فکر کردم غزلے من کہ کند  
گفتش دایہ دف کہ خواہد کرد

کشتن کیت چوں ندا آمد  
شوق از ما بدر دید کہ من

از مقام عرشیاں بشد گرامی جا من  
بازوے جبریل بتن کاغذات من  
راست آمد کسوت مداحش بالا من  
سر جاصل علی اصل علی غوغا من  
نقد ایامش بود و زود کسے کالا من  
آسمان با ہم سزاوار است بیدیا من  
عاقبت سوداے غافل دریں سودا من  
آبلہ گرد و تارہ گر شود ہمیا من  
من تبو شدیدا شدم شد عالمی شیدا من  
فتنہ بازید بہ عشر شورش زائے من  
تا بہ آں روزیکہ از ہم بکشد اجزا من  
زانکہ از خجائے آغات این صہبا من

در حجاب احمد فراید رب اعلا من  
نعت احمد حریز جان قدیا باشد نزد  
عرضہ شد روز انزل تشریف یح مصطفی  
دل برد از قدیا ہم جاد و در عرشیا  
زایا گرانایہ متاعے کیام پر بود است  
اے چو میدانی وقار و اصف ختم میل  
از جنون من گماں سوزیاں بہرگز مبر  
طوفان شرب نقد خواہم کہ بریا فلک  
یا محمد حالتے دارم چلویم بوالعجب  
یا رسول اللہ یا وقامت اے کشم  
یا محمد خاطر را از حوادث جمع دار  
و جد آرد از کلام مست من مہو میا

گر کسے ناز و بجاک مولد و نشانے خود	من ہیں نام کہ باشد و گشت با تو امن
دور از آن فخر جفاں افتاده اندرون	حسرتاے کسے کسے کسے کسے

شوق وقت ز غریب چیں گفت بزم  
فضل از خود خوش بود از امر و زودی فودائے

کیست پرسی اندرین محنت سرا ما تو امن	گویت ظل الہ شاہ دکن و آرا امن
زیب فہرست شہاں باشد مبارک نام او	میر محبوب علی شاہ از ازل ہو امن
باز جوئے گرزمن از مولد و مکن نشان	حیدر آباد است بشو مولد و نشان
وقت لعل و گہر و بھر و کاں کتہ بود	زانکہ من چون زین یار کم بود پروا
گو بے آراستہ از تازہ گل باغ سخن	بے نیم لطف تو شیر مردہ شد کھامن
اے شہ فخر زماں جار فیض نعمت	ہمچو خون غیہ فاسد و رجمہ افتامن
واجب آمد طاعت شاہ دکن از آرزو	ہست این کرد از سیکوست آبا من
شاہ ماچوں نعمت عیشی گرامی گوش کرد	کسے عجب با اگر شود گچہ غوغا من
دستگیر شو توئی افتاد گاں را و سگم	روزگار افتاد است اندر اید اس
آرزو دارم کہ بایم سر سیا آتاں	گر شود رخشاں قسمت اختر سیا من
آرزو بایم بے خون کرد گو چرخ گہن	ہست بخور ہمچو مظلہ رختن زیا من
توبہ صد شکست و ہم شکست یک رنگ	بادہ پر ز و راست اندر ساع وینا
سرفرو دارم نہ جز در گاہ تو جائے گر	آفرین صد آفرین بر بہمت وانا من



چوں بد توصیف تو شد آراسته زلف سخن	می دم صبح سعادت از شب پیکار من
فخر آں دارم ز نداجی تو شام مرا	می نوید قیصر و خاقان کو نصر من
تاسیر گردوں فرار من پائے عز و افتخار	خسروا در بزم زبیا تو باشد جا من

شوق تا کئے مبتلائے غم درین پر خراب  
وائے نجات مرور گردید خلق بزم و کام

ایں شور و شیون غوغا دل من	کردی قیامت برپا دل من
من با تو سازم با سنج بازی	تا کئے نداری پر وادل من
از عشقِ خواباں پیو پیو پیو	ز یک دل من و نادل من
امروز خواہی گرد صل جاناں	محروم باشی فز وادل من
سہل است داد جان گرامی	مشکل تمنائے بیجا دل من
مطعون عالم بہ متوجہاں	مرد و گشتہ ہر جا دل من
عقل و خرد و ہوش و صبر و تحمل	غارت زدی جملہ کالادل من
با ولفریاب الفت گردین	جنط و جنون است سودا دل من
از لب فشانند و ز چشم بارد	آتش دل من و دیاد دل من
با خود و مدجاں ہم خود بسوزد	عیسے دل من موسیٰ دل من

سچے ندارد در بزمِ جاناں  
پے شوق رفتن تنہا دل من

بل دارو کدورتها غبار کارها از من  
 که هستم طبل نالایا نیاید جز ناله از من  
 بزرگ ناله سرگردن تو بلبلان از من  
 خدا را بخ بیهوده شاید دوستها از من  
 درون خلوت جانا نباشی خبر با از من  
 نظر ز دیده می باز و همیشه پایا از من  
 خبر کیا تو یلای چه پرسیاریا از من  
 شب غم و ام میگیر و گذار اتخوان از من  
 سر منزل جدا گشتند یارب هم با از من  
 چه باشد گر نیازی ل نامهربان از من

شوقی به میر منزل پر اثر کیا لیا از من  
 امید نغمه رنگین را با غما از من  
 نوائی بنوائی چون سازم را نغمی نازد  
 دل کلفت زده دارم به آه فغانی از من  
 بدارد گوش هم دیوار شنوائی لیا از من  
 چای از کور باطن چشم نکلی شستن شیا  
 گزر کردند زین دی هزارا حب محل  
 ز سوز دل سراپا موم ششم شمع کاشانه  
 سفر در پیش و راه پر خطر تنها من  
 قوی تر کار ساز من خدا مهربان من

به پیری جز به آس سر و دیگر تیج می آید  
 مجونی شوق اکنون گسی طمع حوا از من

بخدا پاس گفتن به نی نیاز کردن  
 چه خوش است خاکیاں اسر حنج ناز کردن  
 سیر آستین یا سوزش طراز کردن  
 اگر این نه حکم بوی به نهفته راز کردن  
 به حدیث نه لفافه احمد سخنه و باز کردن

بدین ل و فعل مار اسن و ایر کن ناز کردن  
 به سرودن در دو بگزیدن سجودی  
 چه مبارک است اما مکن ز تار جاپاکاں  
 همه راز ذات پاکت بد ملا اسرودن  
 چه نکوست در شب غم سر جمع پریشان

نکست بند کردن برنج تو باز کردن	به تصویر جالت دل دیده از دوام
بجدا نه سود بخشد به حرم نماز کردن	نه یک که سوده باشد به درت سر ارادت
دل من گرنه تا بد بدین سوز و ساز گون	به بنی که ابر بریزد به شر که شعله یار

به فتاده شوق رحمتی بخدا نمی تواند  
که ز فرط بار عیسا سر خود فر از کردن

شاه من سلطان بن خاقان من	ای بیانا کلبه احزان من
چشم دارو دیده گریان من	بچو سر در کشیدن کجایات
بے سوسا مانیم سامان من	خوش نفیس گشت از روز ازل
شعله ریز آه شر افشان من	آتش زده هم به خشک هم به تر
حق ترا بخشد دل نالان من	بتکائے درد الفت حال حیت
در درانا نرم که شد دریا من	از میجا کئے شوم منت پذیر
دای من اوای من حرمان من	شام و عده صبحم شد در استیلا
غشوی چون یی او هم ایام من	زین من کفر است ترک جبروت
که نباشد نفع از نقصان من	از برائے وصل و گریه یار
آید بر طاعت کن عیسا من	حیت و چون حق بر زمین

شوق از رفتن بر دلیم اگر  
تو که بدی نیستی و دران من

## غزل طرح حشر سیالگره مہار

<p>             بیابا ہیں رخ شاہ دکن کہ ہست ہیں              فروغ دولت جاوید ظاہر جن ہیں              کہ باختند دل و جاں ہمہ کین نہیں              زوند صید بہ شیراں چو یافتند کین              نند بہ حالت حیرت ہمہ کان و کین              چنانکہ نور فاشست خورشید و قمریں              بوند گوہر گوہر مگر تو درخش              تادہ است آغاز روز چرخ برین              بیا فرید خدا تحت نیز تاج و نگین              کہن شراب بتازہ رو و ماہ جبین              قدم ز سر کن و اندک نظر بہ پیش پس              عجب مدار کہ لرزد تنش زیر زمیں              اگر گرہ سر ابرو افتد شکن یہ جبین           </p>	<p>             اگر تو دیدہ نباشی قمر بہ رستے زمیں              ضیائے چہرہ انور شعاع جاہ و جلال              نہ ہے تصرف حق و کمال جلوہ گرمی              بہ صید گاہ ہما آہوان شوخ نگاہ              اگر بہ آئینہ خانہ شوی تو جلوہ نگن              فر اگر فتہ بہر ذرہ نور فیض تو شاہ              بسروری لواقر تاجداراں را              بخدمت تو دو تا کردہ پشت خود بہ ادب              ز بہر فرق و قدم نقش نام نامی تو              مدام باد خدایا بنرم حشر و طرب              نگاہ اراد بزم حشر شاہی مست              نگاہ تند کند شاہ ماسوئے رستم              ہلال بدر شود بدر در خسوف آید           </p>
--	---

زبان جان دل شوق بیکہ صرد عات  
 بخبر دعا چہ رسد از گدائے گوشہ نشین

دل میں آنچہ آسانت آں

انگویم نالہ و آہ و فغاں کن

دل وایاں و دیں نذر بتا کن	خدا را بعد ازین تسلیم جاں کن
ولا هرگز نه طول و اتاں کن	پیشش مختصر قصه بیاں کن
بنائے کار بر رئے مغان کن	ہر اں حکیمکہ او گوید ہماں کن
یہ خلق نیک تسبیح ہماں کن	شہنشاہی زیر آسماں کن
نہ شکوہ از جفاے دشمنان کن	بجایش شکر لطف دوستان کن
بیاساتی کہ فصل گل در آمد	بہ جام اندر شرابِ اغواں کن
سرتگردم بہ نطق روح پرور	دل نا شادمان شادمان کن
صبا از مجلس برداشت پرده	کنون فکر در گیسو سارباں کن
غریب من چہبت و جو یوسف	بدیدہ سرمہ گرد کارواں کن
بابا بر بام و گاہے در گلستاں	تہ و بالا زمین و آسماں کن
بروئے دوستا در بند کردن	اگر خواہی عدد و را پاسبان کن
ز طفلی خادم میخانہ ہستم	کرم برین تو اسپر مغان کن
رموز عاشقی مانس نہ مونسے	ولا معلوم از جذبات کن
بیایوں تیر گر تو راست ہستی	کماں رازہ و زہ را کماں کن
سرے و اعم کہ آرم زیر تیغیت	اگر یاور نداری امتحان کن

اگر داری سر عشق بتاں شو  
خدا را نہ و ترک خانماں کن

درون مقصد خود مفت کشو میتوان کن  
 شکست آینه پیش بگذر میتوان کن  
 سریشانی فقر و قیصر میتوان کن  
 مقابل با فروغ مہر انور میتوان کن  
 کہ تسکین دل عشاق مضطر میتوان کن  
 بجان منیت گلویم زیر خنجر میتوان کن  
 ز خاک کوئے جانان کج برابر میتوان کن  
 ترا تا عمر خدمت بندہ پرور میتوان کن  
 تو اس کردن مگر پے یار کمتر میتوان کن  
 دہن را پاک صدق زانک تر میتوان کن

ز رخ شخونی جہانے را مسخر میتوان کن  
 ترا دل صاف پیمان محبت گر بود حکم  
 بہ اثبات دم مہر و وفا مہر غلامی را  
 خوشایع جبین سجدہ فرسا در جانان  
 کجا داند مگر آن برق و شش و شمع و چاشنی  
 ز بہر قتل من گر چہ نازک کنی نگین  
 چرا بر نسخہ خود کیمیا گر ناز میدارد  
 حیات خضر و الیاس و سجاد مرانجشی  
 فراہم اندرین منت سراں معاشرت  
 ز بہر ذکر نام جانفرائے احمد مرسل

تحمل گر کنی لے شوق بر جور تبنا کنو  
 فغان پیش خدا در روز محشر میتوان کن

بہم چسپیدہ می گردند از لذت لباس  
 فدا بر نام پاک تو بود محمود جان من  
 کہ از نام توے مشک آیدند خم و خچان  
 بکشت خنجر کن بسمل بندہ منت بجا من  
 چہ کا شرا جہ کہ بہت خاک لے زردا من

کد امی نام یارب و رومی از زبان  
 نجات از غم و درد و دل مست با بیقرار  
 دلم مجروح چوں از غمر آہو نکاشد  
 تعافلی تا کجا در انتظارت جاہل آید  
 مسلمانا غبار کوئے اواز رو من

<p>زور و الفت جانان چادشاد و خواست          نه بینی سحر گل اند چمن چوں من جگر چاک          چنان باور کنم ناپید که او در بنم می آید          عجب تا شیردار دسینه سوزیه با که می گردد          خدارا گویت ناصح زمین کن نصیحت کن</p>	<p>که از ناخوانده جهانی شد آباد این مکان          نه یابی غنچه را و لعلش رگش بسان من          کس که در خیال آید نه در وهم و گمان          زمین شعرا تسریر آسمان من          عزیز و مشفق و مخلص شفیق و مهر با من</p>
---	---

چو سایه زیر دیوارت فنا و از ناتوانیها  
 به شوق پیر رحمت کن خدارا نوحه ها

<p>سجده الارم له و ز نار می باید شدن          پائے بندت و دید بید آغاز عشق          غفلت سخت است رفتن بجای و در حرم          پنجه منقراں را نهفتن ستر تو واجب          رحمت یارب هر گوز غریبار حمت          آفرین بر خود فروشیها حزن و تفریب          اگر ببالد بر خود با آرد و دست          چوں خیال چشم محمور تو مستی آید          بهر گل چین هوک اردا اگر آن سرفرا          این بایک شربت غلاب سبب فقر</p>	<p>رشته توحید با یکتاری باید شدن          زینمه آزاد آخر کاری باید شدن          رُوبه میخانه اگر شیار می باید شدن          هر سر شوریده برداری باید شدن          تا کجا زیر فلک مساری باید شدن          نقد جاں بر کف سرازاری باید شدن          بتلای گیسوئے خمداری باید شدن          بے پرستی کردن و میخواری باید شدن          سینۀ پرداغ من گلزاری باید شدن          اے دل من و ایامیاری باید شدن</p>
---	---



تا کجا در پودہ هستی بر پوشی رونے خویش  
شوق محروزی با اجل دو چارمی بایستد

<p>مشق ہرگز منہ بردیدہ تراستیں گل ہمہ اندر گریباں پرز گوہر آستیں بائے اندر گوشہ دامن بر سر آستیں ز رکب دار دو لیکن مار اندر آستیں دیدہ ام خواب پریشان مار اندر آستیں تا بود بادست کوتاہش برابر آستیں زیر خجراستیں بالائے خجراستیں جبہ و دستار الودہ بدست تراستیں ساتی ما از کرم پوشد بہر آستیں روز محشر کے بشویم ز آب تراستیں بہر کافر ہم بہ گتر و پیمبر آستیں قافیہ حتم بزور طع کتر آستیں</p>	<p>اشک نائے گرم شعلہ میزد تراستیں دارم از داغ جو در قطرہ اشک غم خوش بود دادن نہاں باز تقاضا خج اے مدہ دست طلب غافل بد بہر لعل می نہر تعبیر رسید ز زلف او کہ شب پنجہ ظالم ز ساعد قطع می باید نمود قاتل سفاک ما بنگام خونریزی انہد چیت و اعط حال تو کا موز می نیم ترا بہر دفع چشم بد بگر کہ بنگام عط چوں بدست دہدہ ام دانا ال مصطفی اے فدا جانم چہ پایہ بود خلق مصطفی تنگ آمد چوں زمین شعر بر ابل سخن</p>
--	---

تو چہ دانی شوق شان عظیم و کن  
دانش نوشتاہی بوسد کند آستیں

بالا طور شعلہ نرے برق آہ مرن

سِلِ شرک نشدے سداہ مرن

تقدیر یافته است بخت سیاه من  
 کج باخت است باز من بکلاه من  
 سنگ در تو باد بیا سجد گاه من  
 بهر نظاره مخ تا بد نگاه من  
 لیکن من رسیدن بهر راه من  
 آن دایه آستین تو باشد گواہ من  
 ز آب حیات نیز نروید گیاه من  
 اندر شمار هیچ نیار دگناه من  
 بگر چشم رحم بحال تباہ من  
 در دیده خاک پائے تو افروزه من  
 فخر من نظام دکن بادشاہ من

لے آفتاب جن کلیم شب فراق  
 تدبیر هیچ رات نیاید بخت بد  
 زاپے طواف سو کعبہ می رود  
 زان سو کہ بر تو خیر شود چشم آفتاب  
 شب و گرشت چاک بزود اسر سحر  
 بهر ثبوت قتل من بگین زنجیر  
 آن سوخته دلم کہ پس از مرگ برقرار  
 لے داویر کیم به بخشائے بیاب  
 یا مصطفیٰ منم کہ بے بتلای غم  
 شاہان و ہر ناحیہ فرسائے بر در  
 باد خدا بے بجاں شاد و کامیاب

باشد نہ شوق جاوید اندیش چہا  
 جز آستان حضرت آخانہ من

کشاوہ بتہ کاراں راہد آمد کلید از من  
 بد فوج رخ و غم از من چہبت تو من  
 نمود رنگ روز و شب از من چہبت تو من  
 کہ خبر حشر شد دیو انجمن ہا چو خرید از من

ثبوت رنگ متی شد ببالہ چو دیدار من  
 منم آن شعلہ سوزاں منم آن چشمہ حیوا  
 ز تاثیر کلیدی نگار از نور غفاری  
 از آن شد روز افزون رونق بانہ مجنونا

<p>بدید از و شاید جامه مستی درید نه          دیدم بهر پا بوی قاتل لیک پیش از          چسای گویم به تو هم سبب بخید گیش          سحرگاهان سرگلشن آب جوی گل غنا          بوقت نزع چو آب سیر بالینم از غصه          هزاران مرحباتا بود فصل گل درین</p>	<p>فلک آموخت آخر طر زای قطع و بریدن          سرشک چشم گریانم سپر پیش و دیدن          بنیدانم خطا دیدگاهم یانیدانم          نشانده از حبس افتادن رنگ پریدن          گره بر چین ابو ز و دامن کشیدن          سپاس باغبان بهر گل مقصود ازین</p>
--	---

چه گویم شوق حیرانم ز احوال خلوت  
 نه خود پر سیدل من نه چو گفتم شنید از

<p>زین بالا عشق بر زین آسمان من          بدل دار و بهار و اغها سوزنها من          بود در خانه دل جلوه فرمان جویان من          شگفته در تصور کارویت حد نزار گل          خوشا بختی که با اینا رسیا میادین عالم          مشو یکدم جدا و دور الفت از دلم          مرا کرده اسوریده سر اندر چهار سوا          بسویش می جبه برق بلا باغبانم          الهی یختن بال و پر من گند و گروار و</p>	<p>جدا گانه بود زین دو جاد و گریه من          چو گلزار خلیل الله خند و بوته من          کز این به زند پیر فلک آستان من          به باغ دل که چون فروس ماند بوته من          خطابش منم زانفته آه و فغان من          شفیق و شفق و الطاف گستره جهان من          بکش خنجر بزل بر سر نه منت جان من          بگو با بر رحمت با من است آستان من          بهار اندر چمن آرد بدیخ بی خزان من</p>
--	---

صبار فتم به سیر گل بهر برگ بشجر دیدم ز چشم گل به بار داشک خن قطره شبنم نیاید جز به یک دم عالم هستی جاب آسا بفرمال گمان خاک جهان پیری اگر عدم بخواب اندر چو سرگردم حکایتها بیتابی	کف انوس فی مالد به عمر را یگان من بنالدر گجه بلبل به انداز نغان من بیلاب فنا افتاد این طرح ممکن نیابی بالیتس هرگز تو ذره ارشاد من بوصف لف خوا شد تمام آخر بنیاس من
--	--

سیر گل در جهان نام محمد چون بلبل آرم  
ببود جو خست شوق از حسرت زبان

ستم جو رو جفا چندانکه خواهی بر سر مار کن نگفتم هم گویم سرترا ترک جفا ها کن بخو اسی در جهان هرگز نروشا و با بود معین کرده اند اوقات بهر کار مار کن بیای آئینه روی جابانه سیر محفل به نقد جان خریدن خست عشق او را با بطرف فتنه خیز بها بیاد عرضه محشر گره از غنچه کشاید صبا بلبل همگوید بت نیکی دل بهر از رنگ جفا بگر تصدق زندیخوا راں بلا گرد آخخانه	ولیکن اجتناب صحبت بخت اعدا کن بکن تا حد امکان یک بیم روز فردا کن تلطف با مجنا کن بدین هم دارا کن وگرنه زان زامروز فکر کار فردا کن بروئے خود همه باشد رو چیرا و شیدا کن مگر هرگز نه چون مجنوں سرباز سودا کن قیامت و قیامت حشر اندر خست را کن بیای شوخ تو هم در چمن بند قبا و کن نه هرگز ریزه ریزه شیشه دلها مارا کن سرم ساقی گلر و عطا یک جام صبا کن
--	--

کلوخ انداز طغناں پیر و برادر گریزان  
 نمیداریم غیر از نقد جان دیگر بکمال  
 به بزم مابیت کافر می بهر خدا نشین  
 شنو از من بود و دار فنا عجزت که عالم

نه زینسان عا بشوت خود را سپر بازار سواکن  
 مناسب گنج میدانی برینهم رخ بالاکن  
 دل را اشکیبا کن تن مارا تو انا کن  
 نظر بر قصه اسکن و حشید و دارا کن

برو ابو الهیوسان که پیش او سر مقتل  
 دلیرانه جگر دل بچو شوق اول تو پیدا کن

گر ز خلوت صبحدم آست خوا آید برو  
 جاں ز قالب گرو و عشق تو از دل کمر  
 مردم دیده فرو شد دریم پایان غم  
 سخت و شوار است عقد جفا و آید بد  
 بهر اشک خوں بود لازم به دیده الهی  
 صد زیاں اندهر بن یومیم بر وید بهر شر  
 در گلو بندگی خون جگر هم تخت کنت  
 می خورشید باده اندر خم که بنیم تا کجا  
 پائے خورده بر دینخانه افتد سزنگون  
 حشر برخیزد نباشد بهر و هم بهر باقرار  
 صد هزارا سال بچرخ کن که شرف

بر زده چاک گریبا آفتاب آید برو  
 بوی گل در شیشه ماند گو گلاب آید برو  
 نیت امید که اکنون غرق آب آید برو  
 خوں به ناله اند به بند و شکناب آید برو  
 تان سوز و خم با آتش که سزا آید برو  
 لفظاں گرازدان لاجوا آید برو  
 تاز سینه این اخانه خراب آید برو  
 محبت ز جاب از احسا آید برو  
 شیخ و زاهد گرز راه ناصواب آید برو  
 آسماں زور زود و رانقلاب آید برو  
 مثل تو که فرو کمال اتحاب آید برو

شعله ناز جنم در دوش با خود کشد      سحر از باغ و لائے بو تر آب یکد بر دل

و شمن بکجست را در دل خلد خار حد

شوق ناکام از زیرت کلمیا آید بر دل

شکت رنگ منامے پرستی من	کشیدنا کجا سوز از دتی من
صبا به روز خالم غبار در کوشش	به اوج رتبه اعلی رسیدستی من
کشدو میکده ساقی صلا عام بداد	مگر نه جائے ز جنید فاقه مستی من
بسه زده است پر وبال طایر تدبیر	ولے بهر صبح نه بالا پریدستی من
صبا چگونہ پر اند غبار خاک مرا	کنار دامن هستی است هستی من
نشان داغ غلامی سر جبین بابت	اگر چه گرد بر آنکختی زمستی من
کسے به گور غریباں شے چراغ نه خست	بروز سوخت گرد داغ تنگدستی من
بزعم شیخ شدم در طواف کعبه دل	مرا به قرب خدا بر دست پرستی من
اجل به تاخت الهی چو یک بیک کنی	به غارتید گر جمل گنج هستی من
تمام عمر بشد به شغل جامه درمی	بتنگ آید ده جان از فراخ دستي من

دام شوق بود در خیال با خود

بود به حالت یکساں خوار و دینی من

سرو عا غا ز اندر نرم رنداں میتوان کرد	به ساز چنگ بر بطرقه شوقا کردن
سرت گردم خدارا کارا ساں میتوان کن	خود و خمنانه ساقی زلف نه اندیشه را کرد



نهال نخل را سر و چراغان میتوان کرد  
 نهر سیم نمح زهر و جنبیا میتوان کرد  
 گل افشانی صبا هر صبحگاه میتوان کرد  
 چهل ساله بود این حسن عقد سال سلطان  
 توان آراست بزم مئے مگر از آتش حشر  
 چه خوش باشد به یک غزل خلق عالم را  
 جزاک الله زاهد بخود اندرین مغل  
 درین بزم نشاء و نر که رشک باغ رشت  
 بجلی با برق طور را اگر آرزو داری  
 اگر خواهی ترانود بشارت با بیفزاید  
 بهر لحظه ز تاثیر ملک ریز تبسم ما  
 نباشد چو امید رنگارنگی برین ابله  
 به اخلاق و مدارا هم چو خوش کلامها  
 به امید آنکه ز چشمه کوشر توان شستن  
 گرانی آور و جاحزین در قیمت ما  
 زینجا با تو میگویم نه از آن یوسف را  
 ترا اسوق می باید که نقد جادو ایا را

ز نور باد و روشن بام و ایوان میتوان کرد  
 همیا بهر عشرت جلیه سامان میتوان کرد  
 همه ملک کن را چون گلستان میتوان کرد  
 برین مغل متاع جان قمر با میتوان کرد  
 دل دشمن درون سینه بریا میتوان کرد  
 برین منت و مکر احسا میتوان کرد  
 به شغل پادشاه و عهد و پیمان میتوان کرد  
 گل مقصود و حبیب گیسو میتوان کرد  
 شے اس ماه را در خانه جمعا میتوان کرد  
 بچشم اندر غبار کوئے جانا میتوان کرد  
 لب هر زخم را چون غنچه خندان میتوان کرد  
 چرا این شکش بازلف چچا میتوان کرد  
 جها ابل چهار از زفر و میتوان کرد  
 همه باواع مئے آغشته و اما میتوان کرد  
 به سودا و صالحش سعی چندا میتوان کرد  
 معید اندرین حلقه زخداں میتوان کرد  
 نقد بر محمد شاه خوابا میتوان کرد



## ول

چشم دل را روز و شب مثل آتش بخت  
می تواند از تو جہائے اشک زد بخت  
از شمیم روضات کم نیت و هوا باز بخت  
در خیال بوئے رخسار گلزنک صدم  
می نشاید مرا لے ساقی ابر کرم  
چشم پر خونِ مرا چوں ابر در فصل بہار  
بے ادب پروانہ این لعل پر ناسخوتم  
ساقیا خوں آب میگرد و محبت در جگر  
تا نیاید مع پہلو در شب بچراں قرار  
یا آلہی دانہ اشک سلسل از غم  
مر جاد و رجا نمی از بہر اشیاء نجات  
نیت این مردانگی آچرخ گردد بعد مر  
لے دل نادان عشق کا کل چاچہ پیچ  
گو ہر قسم سخن باید دریں حشر سعید

آب اندر آتش آتش بدما ریختن  
ابروا بر نیسا چشم گریاں ریختن  
مشک و عنبر بر سرف پریا ریختن  
باغبان زید مرا گل در گریا ریختن  
قطرہ قطرہ مئے درو کامت ریختن  
کے دین آید بصر او گستا ریختن  
کے بود شایان شمع شبتاں ریختن  
بادہ در جام و صراحی شربند ریختن  
می سوزد بر بستر م خار و میلاں ریختن  
تا کجا در کوشتہ دامان حرام ریختن  
گو بہر اشک غامت فرق عصیا ریختن  
خشت و خاک رنگت گور غیا ریختن  
حیف باشد کین بلبل بجانایاں ریختن  
بر سر شاہ دکن رشک لیاں ریختن

شوق و پریری ز بے برگی خود ہرگز نہ  
خوش بود اندر رخاں برگ و نھاں بختن

بیس هر دم ز بهر روی به زخم دل نگارین  
ز گلهای جراحت جسم بل شک گلزار است  
شب چون شمع افروزی سحر جوهر رتبه  
بخاک آب انداز و بنگ افکن آتش زن  
طلوع صبح خشر شده شد آخر شب فرقت  
عروج اوج لازم شد طریق خاک ریحی  
به دل نقش است نام پاک احمد بعد مردنم  
بدین حیلۀ فرایند زاهد شک برو خویش  
کنندش ابل دل چون سر اندر دیده عمر  
بهر کنج لحد از داغ دل روشن چراغ  
جگر تقیده دل سوزاں سر شوریده ام  
گه لرز و گه جنبد گه سوز و گه نالد  
بخند و غنچه دل از نیم لطف آغائی  
من وایاں فرایند خاکبوسی در آغا

گرداں است ز بهار از دو چشم اشکبارین  
بیا بهر تاشا خوش سبیل ز بهارین  
چه میدانی که میگزرد چایلی و نهان  
دل ناخیز و نا کاره کنون لید بکارین  
الهی تا کجا طول زماں در انتظارین  
رود بالا چرخ بهفتین آخر غبار من  
خدا را کنده باید کرد بر لوح مزار من  
بشوید ز آب دیده نقش شمع یزد مزار من  
مکن بر باد لب باد صبا خاک مزار من  
مسور شمع کافوری مجاور بر مزار من  
میگن برق خنده اسگر بر مزار من  
فلک خشر کند بر پا ز آثار مزار من  
نمیشد خزاں را دخل هرگز در بهار من  
وقار و فخر و غر و شان شکست افتاد من

مشواند تلاش آید نه شوق سرگرداں

مقدار آنچه باشد می دهد پروردگار من

من  
فناں ز دلایل شیدا که بر دوازده قمر من

بیاید بهر گلشت چمن چون گلزار من

بہ مقتل بندہ دامن بیاہش برپا شد  
 خوابتن نشاید چہ رنگین قاتل را  
 معین روز و فال تعین مت فرقت  
 یہ گرد کا کلتش نہاگر دیدن نیدارم  
 بزرگ غنچہ دل خدا چو شبنم دیدہ گریا  
 خوشا بزمی کہ باشد پہلو ساقی خم و مینا  
 بنماک اندر شدم لیکن کدورت ہا شیریں  
 سرخاک بجائے گل بیٹاں قطرہ شبنم  
 بہ شکل زلزلہ لرزہ بر اندام زمیں افتد  
 زیان و سود ہر جہت در عشق بتاواں  
 غمے دارم نہ ایدل گرچہ غرق بحر عصیان

جوان جنگجو ناو کنگن خنجر گزار من  
 کشاید چوں گد جاہم جنون نگار من  
 چہ نسبت صبح محشر را بہ شام انتظار من  
 اگر بودے دل آوارہ ام در اختیار من  
 بہار من خزان من خزان من بہار من  
 کبف جام بلوریں ہم بت من کنار من  
 بین دامن کشاں گزرد خاک شہسوار من  
 کہ تابا لائے گردوں سر نہ بنخیز و غبار  
 فلک را در و سر آر پیش بانجار من  
 مدہ تو مشورہ ہر گز دل ناں بکار من  
 بیا سرزد طفیل مصطفیٰ آمرزگار من

کر اما کا تبیں را شوق از فرط حمیت ما

کہ شرم آید ز تحریر گناہ بے شمار من

دلبر شیر خدا پیشوائے انوار جاں  
 نیر بج شرف شمع شبستان جسم  
 سالک راہ طریقت رہبر شمع متین  
 احی کفر و ضلالت حامی اسلام و دین

شاہ جیلاں غوث اعظم دیکھ کر ہیکل  
 پیش طاقت ابرو شجہ کناں کرو بیکل  
 کاشف رفرغی و واقف از نہاں  
 عبد قادر جہا فخر سلاطین زماں

سور کل اولیا و مقتدائے قدیساں  
 روز محشر پیش حق باشد شفیع عاصیاں  
 از جلال شان تو لرز و زین آسماں  
 اے محی الدین لقب محبوب بیجا بیگماں  
 خاک نعلین تو باشد سر نہ دیدہ و سراں  
 وقف شد بنام غوث پاک گلزار جباں

چشمہ بحر حقیقت گوهر کلان کرم  
 بحر خلق خدا منبع جود و عطا  
 حاملان عرش راقوت ز نام پاک تو  
 ز آب حیوان تو حد زندہ کردی نین حق  
 چشم مخمورت فراید مستی اہل مذاق  
 اے علامان محی الدین تماشا شایں کنید

یاشہ جیلاں مدد کن تا بگرد و کامیاب  
 بردت افتادہ است از دیر شوق ناواں

پراز من فیض است بپوئے سخن من  
 موجود و ہیا سہمہ در انجمن من  
 ساقی تو کر من بسر انجمن من  
 شاداب بود تا بقیامت چمن من  
 ہم دامن شمشیر باید کفن من  
 زان رو ہمہ مستند بہ بو کفن من  
 شد بارگراں بر تن زارم کفن من  
 ثابت بود از سرخی رنگ کفن من  
 ایں چادر عقیاب ز تار کفن من

گویا کہ بود چشمہ کوثر دہن من  
 مینا و منی و مطرب و پیانہ و ساغر  
 ہستم بہ بادہ کشاں چشم بر بہت  
 اے رونق انگزار چہاں یہ دلم کن  
 کردی چو مر قتل تو از خنجر ابرو  
 پاشید گرد بادہ گلگون عوین عطر  
 سر دم چو بخت بت آں موکرے ہا  
 از قتل من انکار کن قاتل سفاک  
 در پردہ ببا فد فلک پیر مہوش

کردی به گلاب باز تو بالا بکشیدی  
خیزونه چراغش ز دار و سن من

نابید بر قصد چو سر چرخ پستی  
دل تازہ کند شوق شرب کین من

<p>قلب ماروشن ز نور عین سلطان کن از فروغ پر تو شمع شبتان کن خوش یار ضوای پس ز ہرہ جینا د از بہار و رنگ گلہا گلستان کن رونق و رنگ بہار سبکتا د گرم بازای حن دلفریبان کن خلق می نازد بفضل خوش نیتان کن میتوان مشغول بودں با حرفیا کن بر در ہر سیکدہ رقصندستان کن محبش ہار باش از بادہ خوارا کن پشت کے سازند ختم این بادہ پیا کن از در مقصود پر شد حبیب امان کن شاہ آصف میر محبوب علیجان کن ہفت کشور بادیا رب زیر فرما کن</p>	<p>مطلع ہر نیز شترستان دکن صبح نوروزی دمناز و فلک برنجین اے چہ می نازی زلف عارض ہوا خلد ربیع مسکوں شد الہی رشک گلزار جانا می قرارید دیدہ و دل را ضیا نور و سرور کے بکاد اے فلک ز سر و مہر ہیا تو منیت فکر خورون و پوشیدن صیف با بسو جام و صراحی سا قیا ساغ کف از مئے عشق شہ آصف چا گشتند حرم و حلت بیند اند چون از بخوی جز در میخانہ ہر گز بر در ویر و حرم آفریں بدست و بانو در افشان نظام راست گویم خلق ملا باشد ز جا محبوب تر از سر چرخ چہارم میکنند عیسی ندا</p>
--	---

شوق میخواست که ز آب چشمه فیض نظام  
بارور باد الهی فوئید الان کن

گرد و بستر کوی تباں گر گز من  
آمیخته شد ز هر بهر شیر و شکر من  
حدود فزونی عیب بود ز هر من  
بر بود ز من آن بت ترسایر من  
پرسد اگر آن غیب من خبر من  
ایس پند تو ناصح نشد کارگر من  
ثابت بود از نجش زنجیر من  
دلبر چو دگر به نشیند به بر من  
آمیخته شد سرخی خون جگر من  
شمشیر کف آمد نازک کمر من  
از حسرت شادابی شاخ و شجر من  
از لطف همه کرده پیش نظر من  
از راه عداوت بسر بگذر من  
آگاه مرا کرد ز سود و ضرر من  
بر کوفت بے پیک اجل گر چه دوزخ

افزوده شود جو شش سودا سر من  
بے شب یقینم بود از تلخی ایام  
هر عیب بهر نیت پندی تو و گر نه  
افسوس متاع خرد و دانش و ایمان  
از حال من اگر کن اولاً تو صبا نیر  
گفتی که ز خود ترک کنم عشق تباں را  
دزدی بشب آمد پی دزدیدن دلها  
تکلیس به پیر و دل مضطر ز همه سو  
بوده است از آن شوخی رنگ مع کلک  
از بهر بکدوشی عشاق به مقتل  
شد خشک نهان دل اعدای نگوشت  
هر نقش که شد بسته پس پرده اسکان  
گسترده و اینهمه خار و خش و فاشا  
قربان خداوند که در روز خشتین  
زنها زنیاد ز درون هیچ صدا



بزمِ گمنام کنوں چارہ ہوتا کہ بودہ است  
حیراں بہ علاجِ دلِ مین چارہ گر مین

اے شوقِ مخمور غم کہ دریں راہِ طریقت

آغاست بہ مین راہِ مارا ہیر مین

میکند دور بلا گرد تو گردیدن مین  
جانِ دردِ رتنِ شیریں چو سکر خندہ تو  
چشمِ بدو و پرچو کردی مین خستہ نظر  
حیف بر طعنِ عدو تیز سوئے مین دیدن  
اے خوشا بختِ سرور در عوضِ عشقِ لبت  
کرو شور آگونی باز سرِ طورِ بیا  
بے نیازی ز ہمہ مظهرِ جملہ عالم  
کرد مضطر بہ ہمہ و ہر سرِ چرخِ بریا  
رقصِ سہل نتوان گفت بہ رقصید  
گریہ خند و بہ چنیں صورتِ خند مین  
گشتہ تر گیس بہ تین چشمِ پے دیدن مین  
باز پریدن او باعثِ رنجیدن مین  
جان وایاں سرِ بازار فروشد مین  
دیدہ بر دوختن و سو ترا دیدن مین  
مہم پوائے نداری ز پرستیدن مین  
بر سرِ خاکِ تپاں بود و غلطیدن مین

مقصر بر درِ میخانہ ہمہ نشہ لبان

شوقِ بیجا نہ بود بادہ فروشن مین

بود تا در تنِ خاکی روح و روحِ جان  
شہ عثمان کہ باشد عاشقِ دلدادہ احمد  
بلب نامِ بیو نامِ یارِ شاہ عثمان را  
ہزاراں غورِ کرم با حسابِ نذرِ بشار  
شائے آصفِ سہل بود و روزِ با مین  
فدا نامِ ہا و نشِ الہی بادِ جان مین  
بگیر و واقعہ کام و زباں نذرِ دامن مین  
کہ حد و صفِ تو شامانہ گنجد در گمان مین



ہمیں خواہم ہر روزے بشر فکرتاوی  
 خواہم طول قصہ ہلکا زب منقصہ دارم  
 بکن رحمتے چال من زاعد سخت حیرانم  
 زفیض از رش جوہر شناسی ہوا آصف  
 چو باشد پر نعمتہا توصیف شہ عثمان  
 بہ پیری چوں مئے کہنہ فراید در سخن متی  
 گرفتہ شعلہ مادر غم عشق تو سرتاسر  
 بخت بشکند رنگ رخ گل شور افزاید  
 بخوبی کلام من نہ گزاید نظر دوزد  
 رسیدم بالیقین اکنون قیصر محل لیلی

بسازی سزیدیم ہم نہی منت بجان من  
 کہ تا اصنا کنی از لطف شادادان من  
 کہ باشد سہل پیش تو ہمہ کارگران من  
 بروہر کس جواہر پارہ نامفت دوکان من  
 بہ چند ریزہ باغشی گرمی ہم خوان من  
 بہار تازہ مے آوردیں گلشن بختان من  
 دل و جا و جگر حیم تن از سوز بہان من  
 بیا موزد اگر مرغ چین طرز فغان من  
 گرہ اندر گلو بشکست تا تو ان اذان من  
 پس تا کہ غزل خواند ز شاد ہی رہا من

مجدد اعلام و شوق مشہور و غزل دارم  
 ہمیں باشد دریں ملک کن نام و نشان

عشق منچو اہلکہ با ایں ساز و سازین  
 نیست آسان رجا باد و پہاڑین  
 سوختن تا صبح چو شمع شبتاں بختین  
 خاک بر سر خشک دلیہ چشم گریاں بختین  
 لازم آمد در پناہ کفر و ایمان بختین

خوش بود در از رو وصل جانان بختین  
 زندہ در گورم چہ دانی گو بظاہر زندہ  
 الاما لے آتش حیراں شہسواران  
 کئے بخوابد مبتلا در د سحران و فراق  
 کفر و ایمانست با ہم چو رفیق یکدگر

وعدہ فریاد است لیکن سخت تر شکل بود در خیال وصل لیلے با ہمہ جوش جنوں رحم کن یارب بہ عالم در غیم عشق مبتلا خوش بود مردوں بہ خاک آستان مصطفیٰ خیر باد لے مرگ کئے ترسم ز بارِ معصیت	تا قیامت بر امید وصل جانان زیتن فقیں را سہل است در کوه و بیابان زیتن تا کجا دل خستہ با جلا پریشا زیتن من بنیوا ہم سہر تحت سلیمان زیتن عاقبت بر رحمت غفار یزدان زیتن
---	---

شوق در افلاس گوشتوار باشد زندگی  
لیک بر تقدیر رزاق گدایان زیتن

## باب الواء

اگر میروی برو سخن من شنیده رو سرافتاده پیش تو دلہا پیت رواں با این شتاب اول وحشی گماروی عشاق جوق جوق برایت کشیدہ سر پرواز کرد طائر جاں در جوانی وصل آب سرد سرفراز در آمد بہ سیر گل اہل نظارہ چشم برایت ستاوا نہاد	لے جان زارتاد در جاں رسیدہ رو لے محو خوشخام سپرد پیش دیدہ رو بنشین مے بہ پہلوئے من آرمیدہ رو قاتل تو نیز خنجر برآں کشیدہ رو در خون تو نیز لے دل سہل تپیدہ رو شمشاد را بگو کہ پیشش خمیدہ رو آہستہ رو خرام کنان رو خمیدہ رو
---	---

راہے کہ میروی ہمہ انستہ دیدہ رو  
 ماں زود زین چمن تو گلچند چید رو  
 خواہی اگر نجات ازینہا رسیدہ رو  
 اے دل قن نیز بہر تماشا دیدہ رو  
 انگاہ قطرہ قطرہ ز مرقاں چکیدہ رو

گر راہ عشق باشد و گر راہ دیں بود  
 دنبال ہر بہار خزانیت بے سخن  
 اینائے روزگار ہمہ گرگ سپہر تند  
 می آید او بسوی چمن باخسار نماز  
 اے دل اینظر ہمہ آب دیدہ شو

چندیں ز جور دست جنون نگدل مہش  
 اے شوق پیش یار گریباں دیدہ رو

گردش چرخ روز و شب باد ہمہ یکام تو  
 چرخ برین گین تو فاتح ملک نام تو  
 سگ فتہ چوں ایاز اوتیکے غلام تو  
 رونق رئے محاکات نظم جہان نام تو  
 قرعہ قیل صرور می چرخ زوہ بنام تو  
 بحرہ السیاحیہ سیرت نام خدا کلام تو  
 حامی دین احمدی سیف علی حام تو  
 زہرہ بود بوجہ اوار قص کنایں بیام تو  
 شاہ بلند طاعت باد ہما بیام تو  
 ہاں بکشا کہ بہر وقت ہمہ بیام تو  
 تا بیجاہ و نہاد و نہاد ہمہ بیام تو

اے شہ کشور کن بادہ جمہ بہ جام تو  
 نصرت حق قرین تو ختم تسل معین تو  
 خسر و غرنوی کہ اودست گرفت ایاز را  
 گوہر بحر سلطنت ہمہ بہر بہت  
 ورہ داد گسری گوئے ز شہر وایری  
 جنبش لہ پہیکہ مے تازہ کنہ روان  
 اے کہ تو طلحہ ایزدی مہر و فضل مہر  
 بارگاہت رہاں فرز بر نگہ تو دلکش  
 نیز سراج آصفی پشت پناہ عالمی  
 اے کہ رہی بداد خلق از رہ نذر  
 شوق کمینہ بندہ اتانزہ دل عالمی

دیدہ اہل نظر اس سرخاک پائے تو  
 خشر بر خیر و تعظیم قد بالائے تو  
 رونق گلزارِ رضاں چہرہ زیبا تو  
 رنگہائے کفر و ایما صورتِ اسمائے تو  
 از کسے پرواندار و شان بے پروا تو  
 مست گشتم از خارِ گیس شہلا تو  
 سجدہ گاہ عاشقا بودہ انقش پائے تو  
 اینہمہ ریزد بلا مارِ زلف از دھاک تو  
 عالمے را کرد منقوش چشم جادو را تو  
 قرۃ العینی بیا باشد بچشم جائے تو

نخلِ طوبے پایہ گلِ پیشِ قدرِ عنائے تو  
 چشمِ قناتِ خرابیا بیار و درجہاں  
 رشکِ طوبے قامتِ غنچہ دہنِ رخسارِ گل  
 دیر از تو ہم حرم ہم خیر و شر باشد ز تو  
 اینہمہ باشد نباشد مر ترا یکاں بود  
 گردشِ ساغر بہ بزمِ من نباشد گویا  
 برہمنِ پیشِ صنم سجدہ کند در کعبہ شیخ  
 کئے فلک بار و ستارہاں جادو کند  
 چند حیراں چند مجنوں چند بخود بخیر  
 آتش افروختہ است اندر دلم بھوریت

یا محمد مصطفیٰ ہنگام جاں دادن بود  
 بر زبانِ شوق محزون نام جاں آسا تو

جہانے کاشکے بودے مر اوریرانہ در پہلو  
 بہر تارِ نفس سجد و لم چو شائے در پہلو  
 عدد ہم آمد و نشست گستاخانہ در پہلو  
 تو باشی بہ سیرالین ہم جانانہ در پہلو  
 پیش چندین کن ایدل تو بیتا با در پہلو

ز بہر آنکہ می باشد دل دیوانہ در پہلو  
 مزن شانہ سیر گیسو بین حالِ پیشانم  
 بہ ہر مت اقیانوسِ دوست اندوشتن بود شکل  
 تمنا دارم اے یک اہل ہنگام جادو را  
 بہ میں قاصدکے می دید نوید وصل می را

چه خوش بوی ز بهر تو به پیهم اگر زاید  
 ندانم چیت حال میکده کارفرمی نیم  
 بسا نایک می آئی خوشاد و نرم منجوا را  
 چه نیکو ساعتی باشد که یارب شعلت  
 ز راه منظر چشم بیا اندر دلم جانا  
 ز تابش رخسار به یکدم سوختی یاز  
 بدیں امید مشغولم به شغل باده پیانی

بنائے خالق است بادی منجانه در پہلو  
 نهاده بر سر طاسبو پیما نه در پہلو  
 سبوبر سر صراحی در بغل پیما نه در پہلو  
 نهاده باده پیش و بود جانا نه در پہلو  
 که کردم بهر تو تعمیر خلوت خانه در پہلو  
 بجائے دل اگر بوی مرا پروانه در پہلو  
 نگارم نیر بنشیند شبستانه در پہلو

درون میکده افتاده دیدم شوق را بنحو  
 سبوشکت باده ریخته پیما نه در پہلو

ای نظم کاسات مہد بجائے تو  
 شانِ نھور جلوه تو مظہر اتم  
 بر تر ز وہم و غفل بود منزلت ترا  
 بر خویش عرش در شب معراج ناز کرد  
 در دحت چہ بندہ زباں آوری کند  
 امید بہ اتیاں را بر وز حشر  
 روزِ نشور از تپش آفتاب حشر  
 محتاج خاص و عام بہ فیض در تولد

بر تر ز خج پایہ دولترائے تو  
 ذاتِ خداست اینہ روز نائے تو  
 انجا رسیدہ نرسد کس بجائے تو  
 چوں تاجِ فرق اوشدہ فعلین پائے تو  
 ناطق بود کلام خدا در شنائے تو  
 آرد بسوئے خدای شفاعت صلا تو  
 آیم جملہ جمع بریر لوائے تو  
 اے شاہِ دو بہاں مہ عالم گدا تو

بیگانگان کجا بسوی حق شتافتند      بوده است آشنای خدا شائے تو

یا مصطفیٰ کثوده شود عقد عاشوق  
در یکی بنیاد سخن مشکلائے تو

<p>آزاد باد از دو جهان بتلائے تو راحت رسا و روح فزاقه الیوم بر فرق فخر دانه بند پاز فخر دانه این کائنات را که نهال بود در ایست عطا کن گدایان کو زلف پیروز بیاویر تا کمر ترک بهر نیکو است کفر را چمن اندر لبان نور سکون است یافتن بهر ثوب ریختن خون بکینه شادیم عسل یار نفاق و سبکد ای شمع کبل عشق آشیان به شکستن مهر دل اشکستند مے بودیل باد بهر چرخ موجزن مغرب خوشترام پس پیش است چو</p>	<p>پروانے تحت و تاج نثار و گدائے تو جانم نثار نام و دامن فنائے تو ای سنگ شایسته چهره سائے تو پرنور کرد عکس رخ بر ضیاء تو افروز کند متاع ترا تا خدائے تو شادیم که چون بود بهر من طوائف تا خوشتر باشو و خدا مریم بهر خدائے تو شاهد بودی ز این من و هم چو خدائے تو کافی بود و شربت زلف زلف خدائے تو گویی بهر چه که چو کعبه زلف خدائے تو بار خدائے تو چو در در خدائے تو تا بهر چه که سبک خدائے تو بودیم که بهر سیکاره ساقی بجا تو مینی بهر سبک خدائے تو</p>
---	---

یا مصطفیٰ ز لطف تو دارا و مید شوق

باشم بروز حشر بزیروائے تو

رَشکِ طوبی قائمِ دلجوئے تو	تو تِحق درید و بازوئے تو
جلوہ برق تجلی عکسِ رخ	شانِ توسینِ دنی البروئے تو
از جہات شد ظہور کائنات	پر تو انوارِ نیرداں روئے تو
دیدہ یعقوب بہر روشنی	اے مہ کنعاں چہ بتِ دجوئے تو
کر و پیدار رنگِ دلوئے جانظر	شک و غمِ گل ز رنگِ بوئے تو
صورتِ عقدِ ثریا ماہرہ	بستہ احسانِ تارِ موئے تو
ہست رضواں آبِ پاش و آوِ جا	گلشنِ فردوس باشد کوئے تو
ریزہ چین از خوانِ لطفِ جہاں	قیصر و خاقاں گدائے کوئے تو
ذاتِ پاکت باعثِ تکوینِ خلق	رحمۃ للعالمین شدِ خوئے تو
رو بیا رند از ہمہ روافہ	عاصیا روئے قیامتِ سوئے تو
بہر صیدِ مرغِ جانِ عاشقاں	خاںِ داندہ دام شد گیسوئے تو
اے شمیمِ زلفِ احمدِ حبا	عطرِ بزاں شد صبا از بوئے تو
جلوہ فرما منتظرِ ستادِ اہم	یا محمد مصطفیٰ در کوئے تو
مانمیدانیم شاہِ این دآں	ہر دو عالم ہست در قابوئے تو
شوقِ بگر صورتِ جانانِ خو	ہست دل آئینہ در پہلوئے تو



## ولہ

در شوقِ صال او وقفِ غمِ بحرِ آش	اے دل ہمہ شکِ خونِ رویدِ گریاش
در قدرتِ نیرویش دشوارِ نمی گنج	مشکل تو بہرِ کارم آسا شو و آسا شو
بیارِ غمِ فرقتِ خوابد نہ دمِ عیسے	در دِل عاشقِ را اے یار تو در آسا شو
بے برگ و فواہتم دارم نہ گل و غنچہ	در بے سرو سامانم یاربِ و ساما شو
خواہی کہ ضعیفان را تا بفع رسد از تو	یادستِ کریانِ شو یا پاگدایا شو
محرابِ خمِ ابرو خنما نہ بود پیش	در کعبہ قامت کن در میکدہ ہما شو
بر خاکِ غلطیدن تاکہ زاو بسل	آلودہ بخونِ دامان ہم چاکِ یبا شو
گرچاں بریاید و پرواے نمیدارم	از لطف و کرم یاربِ قی حافِظِ ایماں شو
بر قتلِ من بکس افسوس چرا شیون	من بر تو خدا گروم ہرگز نہ پشماں شو
من گریہ سرت گروم تو تاجِ بنہ بر سر	اے آصفِ ظلِ لیلِ بر تختِ سلیمان شو

سردارِ ہمہ عالم مختارِ دل و جانم  
بر نامِ محمد شوقِ قربانِ شو و قربانِ شو

خویش و بیگانہ ہم یگانہ تو	ہمہ حیرانِ بکارِ خانہ تو
دہر آشوب شد نہانہ تو	ہر کر اگوشِ برفانہ تو
جنمے نیتِ مر ترا مردم	اے چہ گویند غائبانہ تو
بخدا اگوش کن چہ میگویند	دشمنانِ تو غائبانہ تو

می سزاید بهر چمن خوش خوش	عندلیبِ دلم ترانه تو
باش مرغ چمن نه شد موزون	باغسانِ دلم ترانه تو
شکوه هجر با که باید گفت	کس نشود مگر بهر سانه تو
عذر پابندی حنا شب وصل	خون بخوردم که می بهانه تو
دل بهتر تا زلف بود کز آن	موشگانی نکردشانه تو
فتنه ناپرد و بجان عدو	سایه قامت سیانه تو
هر سر شام شمع افروزند	شامیاں زیر شامیانه تو
میکشان باده جام اندر جام	میکند از خم سمارخانه تو
باریاد کجا گدائے چمن	اندریں محفل شهبانه تو
آقیامت ز من ادا نشود	دوستای حق دوستانه تو
خزمن نخت بد بهر مردم	کامیابند در زمانه تو
نقدایمان و گوهر معنی	بهر من جمع در خزانه تو
یوزق من یشاء شده خیر	خوش برات من از خزانه تو
قصه غیب قیس میخواند	بر زبانم رواں فسانه تو
کس بفصل خندان اوشا	مع بلبل آشیانه تو
موج گریه بلند شد بلبل	نه نشود غرق آشیانه تو
گل مبارک جبین گلشن را	سرخاک آستانه تو

<p>ذره خاکِ آستانه تو عاقبت لطفِ آبِ دانہ تو بر غلط کے زند نشانہ تو</p>	<p>نورِ درویدہ امِ بیغیراید اے فلک شربتِ اجلِ خمیدہ دلِ یقیمِ شکارِ کردِ نگاہ</p>
<p>بہ عرب چوں رومی کہتا باشد در دکن شوقِ آبِ دانہ تو</p>	
<p>بود است در سرِ مہ عالم ہوائے تو ہم آستانے خود نبود آستانے تو روشن مہرِ یارِ ز نورِ ضیائے تو بیجانہ حور و قصرِ جہاں شد بہا تو دلہا رہینِ منت مہر و وفا تو انداز و عشوہ ناز و کرشمہ ادائے تو مخبرِ باکِ نگہِ فتنہ زائے تو فتح و طغیانِ وہ بود پیش پائے تو محبوبِ جملہ خلق بود پادشائے تو سرِ مہ چشمِ اہلِ نظرِ خاکِ پا تو راہِ صوابِ نیکِ نایہِ خدائے تو گر سایہ افکند سرِ مہم ہائے تو</p>	<p>ملکِ دکن خوش است ز جنتِ فضا تو از ہر طلبِ پرست دلِ مبتلا تو فرخندہ پائے تحتِ شہِ نامورِ تویی افروختی بھل گیتی چو شمعِ رُخ آں دلفریب شاہِ طناز بودہ دلِ می برد ز شیخ و برہمن جو او پر تقائم شود بہ دہرِ قیامت ز قیامت بسیار باہِ محبت تو اقبالِ بکبار زاں رو تراست نازِ سرِ حجِ ہفتیں نورِ نظامِ ملت و محبوبِ آصفی الحق بہرِ ہر جانِ رو عدل و داد را را سزد بہ دولتِ جمیدِ مہری</p>

شاہ ہمایوں بخت و فرہمند و فرحی شرم  
 جشن مبارک است سیرتخت جلایہ کن  
 اسروز گرہ جشن چہل سالہ بود است  
 بادابہ تشریفات و شانِ مکتبہ  
 پیش سرینخم سیر سلیم کردہ ایم  
 دم رات زیر سایہ طوبیٰ مکر وہ ایم  
 از بہر قتل غیبت چہ جاب تیغ و تیر  
 واللہ زندہ مردہ صد سالہ میکنند  
 مہر منیر برج سخا و کرم توئی  
 شاماً قسم بنام خدا از رہ غنا  
 نہاد بہ بزم جشن طرب بادہ خورد  
 زنداں بہ جام بادہ ہمہ من کردہ اند  
 بگر تو چرخ شاہ کریم است و ہم وزیر  
 گردیدنت بہ گرد سرم نفع کے رسد

اے مستفیض روح فلاطوں زنداں تو  
 شاق مہر و ماہ ز بہر لقاے تو  
 تا صد چہل ہزار بہ باد اقبائے تو  
 پایت سہر سہرید و سرم زیر پائے تو  
 راضی بیاں تمام کہ ہر چہ رضائے تو  
 دل بگمانِ حلقہ زلف و وقائے تو  
 کافی بود ترا آنچہ سرمہ سائے تو  
 تاثیر جنبش لب معجز نائے تو  
 ہر ذرہ ذرہ ناز کند بر عطاءے تو  
 بیند نہ سوئے لعل و گہرم گدائے تو  
 معلوم کردہ ایم ز داغ روائے تو  
 اے شیخ خرقہ جبہ عامہ عصائے تو  
 شکوہ برم بہ پیش کریم از جوائے تو  
 از من ہوس مدار بخوام ہم ہوائے تو

خواہد کہ شوق در حرم ختم مرسلین  
 شاماً دعا دام کند از براءے تو

حشر برخاست تبلیغ خرامیدن تو  
 فقہ نبشتہ ز دیدہ نظر دیدن تو

<p>سرو از جلتِ رفتار تو شد پائے بگل          شیخ و زاهد سر بازارِ بستی تر و صفا          چه کم شکوه ز برگشتگی قسمتِ خویش          حال پر سیدی و شد تازه رُوالمکن          جرم و نسیا و خطا گو بپرستم باشد          کرد سر منده بخورشید قیایرب          جان و دل کرد فدایِ چمن نغمه کنا</p>	<p>خنده بر گل نبرد غنچه ز خندیدن تو          عین ایمان بود این بادیه فروشن          دو جهان گشت زمین و آرزو دیدن تو          گشت بیمار عدو از غم پر سید تو          کئے فراموش کنم آیه بختشید تو          دامن مهر سر عاصیاں پوشیدن تو          بر بدین ناز خرامید و گل چیدن تو</p>
--	---

لله الحمد شب وصل ز فرط شادی  
 تنگ شد جامه بتن شوق زبالید تو

<p>گل بچند و از نسیم کوئے تو          روز و شب رخسند که باشد مهر و ما          لے سرت گردم پئے مسجود خلق          هر دو عالم را معطی ساخته          این ل شوریده گان را سر سبز          جان زار عاشقان بے نوا          هم ملک حور و پری جن و بشر          کاروان در کاروان دلدادگان</p>	<p>سرو قربان بر قد و لجه کوئے تو          یا محمد صمد از ضیائے روئے تو          هست محرابِ حرم ابروئے تو          مشک پیزاں زلفِ عنبر لجه کوئے تو          می توان بستن به تار موئے تو          باد آواره جبت و جوئے تو          جان فدا بر حسن و خلق و خوئے تو          مید و ندیکه راه جملہ سوئے تو</p>
---	---

ہست بر دہائے اقا بوائے تو  
یا نبی ہر دو سیہ گیسوئے تو

کن مصفا از خیالِ ما سوا  
روفت در نگِ شبِ یلدا فرو

شورِ محشر شد بیا در مسکدہ  
شوق از ستانہ کئے وہوئے تو

ایں جملہ کائنات ز نورِ تھائے تو  
موسے را بود بوش ز طر زادا تو  
بحرنِ بیثال تو نازد خدائے تو  
راضی بود خدائے تو ہم بر تھائے تو  
وجہ سکونِ عرش بود نقشِ پا تو  
گشتند بانیزار راں وجاقد آ تو  
ہر گہ چو دید لعلِ برقِ تھائے تو  
قراں پاکِ صمدِ مدح و ثنائے تو  
بخشد شفا نہ پہنچ مسیحا تو  
آید و بے بوش محیطِ عطائے تو

شد مصطفیٰ بنائے دو عالم برائے تو  
لمعاتِ برقِ طور بود جلوہ کائے تو  
محبوبِ حقِ تویی و حبیبِ خفا تویی  
خوشنودی تو عینِ خوشی خدا بود  
پیش تو سر فگندہ ہمہ حاکمانِ عرش  
خورشید و ماہ و انجم و ملک و شجر  
بیہوش گشت حضرتِ موسیٰ کبکِ طور  
گنج نہ حد و صف تو در وہمِ بندگان  
بہرِ مرضِ عشقِ محمد کبند وصال  
غرقابِ جملہ دفتِ عصیانِ ماشو

اے شوقِ بین کہ در صمد گفت گشتی  
رضواں کشود بابِ جاناں از برا تو

# باب

<p>رو بد رگاہ شہ قاسم پے دریوزہ  ہست این دنیا عجب کارہ اعجزہ  فرق باید کرد چون مشک در انگورہ  ہمچنان رنگ و روخروزہ باخروزہ  چند مغوری بریں دنیا یک دوروزہ  ہست نام شاہ قاسم جان و دل افروزہ</p>	<p>دوش با من گفت آن پیر خرد آموزہ  شرک کن این را بد رگاہ قعیش روی  راہ بسیار است لیکن بطریق بوالعلا  نستے افروزہ برو ہر کہ با راہ یافت  دولت جاوید حاصل کن ز فیض لائیل  نام پاکش را اگر امی دار چون طاب غریہ</p>
---	--

مرشدی آقائے مانی بانہارا صدق کو  
شرف ذات شوق نگین دلخیز جانسورہ

<p>اے جزاکل شد چلویم طرفہ سودا کردہ  لیک بہر شہرت خود مفت رسوا کردہ  اے سرت گرد و مچر اول را چو خارا کردہ  مخلفے آراستہ با جام و مینا کردہ  رخنہ مائے بے عدد وورسینہ ما کردہ  اس عجب نرسیت دلہا پر ز غوغا کردہ  کا ندیریں آئینہ عکس خود تماشا کردہ</p>	<p>شوق وصل آفت جاں را تما کردہ  جہم ماخیز گینا ہی عاقبت دیگر نبود  اینقدر شکستن پیاں نہیںا شد دست  بے تو خون دل ہی نوشتم مگر تو با عدو  داد اریں تیر نگاہ فریاد ازاں کوثرہ  در جہم خلوت صوت و صدا را با ریت  کئے روا باشد شکستن شیشہ دلہا ما</p>
--	--



<p>من نیک مفتون چشم سحر انگیز تو ام عالمی را با نگاه نازشیدا کرده</p>	
<p>شکوه از خود رفتگی شوق بنجید خطا چون چنین دیوانه را با خود شناسا کرده</p>	
<p>ز خاک من گذری شهسوار آهسته آهسته به پرسید همی آید نگار آهسته آهسته غروب حین دوروزه نمی زید بر آگل به آغاز محبت در دودل انزول شو لکن نه به تاثیر حسن گل که از گرمی مینگاز نصیحت و رگ رفتن سخت شوارانی صحیح بدیر اردر کشم باده به مستی عفو باید کرد تپاں غلط از آن ستم که شاید در غد تا شاکن که می جنبید مرا آهسته آهسته برو شوار تنم ای جاندار آهسته آهسته که در گلشن خزان گرد بهار آهسته آهسته قرار آید ترا به بقیر آهسته آهسته شرافشاند از دست چار آهسته آهسته که بپوشد دلم از طغیاری آهسته آهسته که آخر بشکند ساقی خمار آهسته آهسته رساند تالب گور انتظار آهسته آهسته</p>	
<p>در دنیا شوق از غفلت نه قدر وقت و ستم نزاران ختم شد لیل و نهار آهسته آهسته</p>	
<p>ببریدن تعلق ز همه جدا نشسته که بقیر بادشاهی سرور یانسته که غبار خاک پایشین جبین ناشسته ره حق مرا نماید بره خدا نشسته</p>	<p>چه خوش است آن گدا که به انزوا نشسته سر آن گدا بگردم کف یا او بوسم بخدا تو آن شیتن لب سبیل و کوثر چه مبارک است آنکس که با خدا نشسته</p>

<p>             کہ پیش قیامت از او بپا نشسته              خبر ترا نباشد کہ کسی کجا نشسته              خلش خدنگ شرکاں بہ جگر جدا نشسته              بامید کامیابی پئے التجا نشسته              گل و عنایب با ہم برہ صبا نشسته              کہ مرا بر است و ردیہ شیشہا نشسته              ز حیات دست شسته پس نا خدا نشسته              ہمہ قطر صد اجڑ و درانہ نشسته           </p>	<p>             بہ چہا کہ نہ خیز و سفت قیامت              تو بہ تخت جلوه فرما ہمہ گرد تو ستاد              دل من تخت تنہا سر تیغ ابر واد              تو بہ خلوت رقیبا من دل و نور و جا              بشکفت غنچہ دل چہ ہو من ز گرد و              مئے صاف گر نباشد تو بدل مرغ              تو پر حال آنکس ایکشتی شکستہ              ز جہاں غناں گستہ پی کوچ قافلہ           </p>
--	---

بخدا جناب آفا نظرے بیوقوف سکیں  
 چو گدائے ناشکیا بدرت شہا نشسته

<p>             نہ بنید تا مخور سوئے تو خندیدہ خندیدہ              کہ آرد شاعر از کان جگر کندیدہ کندیدہ              نہ وسعت تقدیر نہ اینقدر گنجیدہ گنجیدہ              کہ ورت رول فراید سخن چیدہ چیدہ              لب فرود ہم گرد و ہم چیدہ چیدہ              مگر از زیدہ لرزیدہ بخود زیدہ تریدہ              قدم افزیدہ لغزیدہ گمہ وزویدہ وزویدہ           </p>	<p>             ہمین ان خرد بای سخن سجیدہ سجیدہ              سخن لعل گراں از دست گرد و بیا              سخن تا قدر حد اعتدالش میو افتن              سخنوز را شعار صاف گفتن نیک تر با              سخن شیریں گوئی کار حلاوت ہا مضبوط              بہ میدان سخن از لعل ناسا از زندگو              خلافتیان ادابت در راہ سخن رفتن           </p>
---	---

<p>سخن را صد هزاران راه اندر پرده باشد          گزتم کرده پر برگه از آب گل لیکن          بحال خسته ای ساقی رسیدم سوختن          نصیحت گویت بے راه رفتن ناسزا شد          کلام نغز و خوش سحر است یا اعجاز یا جاو</p>	<p>بهرامیکه خواهی رود مگر نمیده نمیده          فتنه یک ماهی مرده شود گندیده گندیده          لب تشنه دل پر جو جگر تشنه تشنه          مشواز گفتم من جان من بخند بخند          که گویا بر لب شیرین نمک پاشیده پاشیده</p>
---	---

کلام شوق را شانه بود با جان او گویا  
 که میگوید ز راست او ازل پرید پرید

<p>ایقدر خوب بود چرا شده          آفت زنده پارسان شده          هم به بگیا نه آشنا شده          شوخ و میهر و میوفا شده          خود پرستار و خود خاشاک شده          که است در گنج بگیا شده          جلو و افروز بجا بجا شده          دشمن عقل و دیوانه شده          دست گویند کج او شده          چشم بدو در باشد</p>	<p>ای که برخویش مبتلا شده          فتنه پرواز و فتنه زار شده          همه عالم بدست تو شیدا          خود و غرض خود پسند و بپیدا          خود به تسبیح خویش بختا          در سوال و جواب روز ازل          بیکه خائف و دیر و حرم          ای زبید دانه تو فریاد          زلف کج کج نگاه و کج کلمی          مر حبا حبا چراک الله</p>
---	---

باچیں قامت قیامت خیز  
درود دل او اثر نہ کرے صبح  
بہر جانہائے ما بلا شدہ  
آہ من آہ نارسا شدہ

دہ سوئے خدا بنی آری  
شوق پابند ما سوا شدہ

شوق جاں را نذر جانان کرد  
تین ابرو تیر مژگاں کرد  
خوب کردی کار سراں کردہ  
بہر قلم خوب ساں کردہ  
سرد مہری دئے باد لداد گاں  
کن تماشاے دل صدوا غدار  
آب تیغش کئے شراب ناب بود  
گرد آردم نہ من خود را ہنوز  
الاماں لے چشم گریاں الا ماں  
لے سرت گردم کہ بعد مرگ من  
قیس میدانم مراد خاطر ت  
سوز الفت از سر پا داغها  
رانده از در مرار گفتم اش  
ازچہ بمل رقص ستاں کردہ  
باز کا کلار پریشاں کردہ  
دو چہار غرق طوفاں کردہ  
شاد شاداں جشن شاداں کردہ  
وضع خود چوں سارباناں کردہ  
نخل تن سرو چاغاں کردہ  
پاسداریہا درباں کردہ

طاق ابرو فخر محرابِ حرم      قبله گبر و مسلمان کرده

شوق بایریناں در می کده  
مرحبا تجدد یایاں کرده

غزل مشاعر نعتیه

<p>گوئی سب من باد به چوگان مدینه راں فخر که دارد سگ در بایند خوشتربود آشفته سراں را بهیم دم حور و ملک و شمس و قمر انجم و پرو پروائی نداریم ز حبشید و سکنه حاجت به میجا نبود بهر علایش شادابی و هم فرحت جاوید به منت بخدا و اقیه در و فراید قربان همه و خورشید و فدا و صنوبر تا حشر فروزنده بود در و دو عالم آیند بنی پیش خدا به شرفات از بوسه نعلین بنی عرش بنواز برخوا غزل نعت که استوایا</p>	<p>بازم دل و جان تا بهر میدا مدینه جبریل بدانند شرف شان یدینه رضوان گلستان تو زندان یدینه قربان مدینه همه قربان مدینه ما ئیم گدائ و سلطان مدینه کافی پی در دست چو در مایه پژمرده دلاں را گل خندان مدینه در دل خلش خار بنیدان یدینه بر روئ و قد و قامت جان یدینه از روشنی شمع شبستان یدینه رقصنده محشر همه مستان یدینه میں تا چه قدر است علوشان یدینه گویند ترانیز شاخوان مدینه</p>
--	--

## ولہ

گلگوں تبا چوں رنگستان برآمدہ	بلبل فغاں بند کہ ز تن بجا برآمدہ
گشتہ عیا ز جلوہ ان اعیان تابتہ	آں بچکوں ز پردہ پنہا برآمدہ
در عالم وجوب سرودند نغمہ ما	زیبا گلے ز گلشن امکاں برآمدہ
لالہ ز رشک رنگ بر و چمن شکست	زنگ لیش چو لعل بدخشاں برآمدہ
عاشق نیم غم غمہ جاناں با و جاں	دشوار بود کار بہ آساں برآمدہ
پامال شد رسوخ ز قمار او چاں	ایں فونہاں فتنہ دوران برآمدہ
اندر چہ ذقن دل بجایہ عوق شد	وا حسرتا ز زلف پریشاں برآمدہ
عاشق پئے وصال تو بجایہ ازو	رحمہ بکن کہ بے سرو ساماں برآمدہ
بگداختہ بہ سہرہ سیل شرک و حو	لحنت جگر ز دیدہ گریاں برآمدہ
در کشمش قناد و بلائے برگرفت	آخر دلم ز کا کل پچاں برآمدہ
واندہ ہر شکوہ زخم دل و جگر	گویا زباں بصورت پیکاں برآمدہ
جام تہی بدست و ندانم کہ تہ	آخر چہ شد ز محفل زنداں برآمدہ

اے شوقی خوشنیل محفل سرودہ

تسکین لئے از لب سبحاں برآمدہ

کئے بنیر زلف پنہاں کے تباں کردہ	بل فزوں تار یکھی شام غیباں کردہ
حسرتا اکون رانی سخت شکل بدو	طار دول را اسیر زلف پچاں کردہ

مشورہ تا دیر از چہ بار قیباں کردہ  
 خیر بادا عاقبت پاسِ حرفیاں کردہ  
 گوہر اندر آستینم گُل بد اماں کردہ  
 پس چا سمارا میں گورِ غریباں کردہ  
 از چہ رود در میکدہ شبِ رفتنِ تباں کردہ  
 سکا رگو دشوار و مشکل بود آساں کردہ  
 کلبہ ام را بجای شکِ گلستاں کردہ  
 اے شہ عثمان چہا را زیرِ فرا کردہ

قاتلا گر قصدِ قتل منِ نیداری بگو  
 بے سببِ بخیلِ دہِ گرفتِ اعدا زمین  
 نازم اے واعِ جگرے اشکِ چشمِ خورشید  
 گر نیداری کدورتِ افلاکِ فلکِ کُلیا  
 گر نباشد حاصلتِ فوقِ مہِ گلِ گنج  
 کردہ بسملِ دو عالم را بیک نیمہ نظر  
 اے سرتِ گردِ دمِ فیضِ مقدمِ خود از کرم  
 با کمالِ عدل و داد و خلقِ نیکو خوش

جملہ نقدین و ایماں ہم متاعِ جاوِل  
 آفریںِ اشوقِ بر تو نذرِ جاناں کردہ

باب

الہی بر سرِ من جو آسماں تاکے  
 چنانکہ موسمِ گلِ رفت و بہمِ خزاں تاکے  
 رواں بسیرے کے عدمِ سیر و نوجوان تاکے  
 در نیمِ عامِ گپے من گراں تاکے

بہ ہجرِ صبح و سانا لہ و فغاں تاکے  
 بانِ غنچہ مشو تنگدلِ ز صرِ غم تاکے  
 سبوتے قافلہ ہر دمِ جبرِ سہمی نال تاکے  
 سبک رواں بسیرِ منزلِ تورہ ہر دہ تاکے



دریں معاملہ یارب مرا زیاں تاکے چو گرد راہ پس پشت کارواں تاکے بہار خندہ گل و غنچہ بوٹاں تاکے ز قصہ ہائے کہ گزشتہ داستان تاکے	بشوق سودنہ بنجید فکر جاں وادون بہ جستجوئے کسے خاکِ نابہر منزل برنگ و بوئے گل و غنچہ غریب شب وصال نشاید سخن دراز شود
--	--

کمال شوق بخوابد کہ با تو پیوندم  
برید و نامہ و پیغام درمیاں تاکے

راحم ہست قبلہ دلہائے ماتوئی درماں توئی و درد توئی ہم دواتوئی گلشن توئی بہار توئی ہم صبا توئی دریا توئی سفینہ توئی ناخدا توئی اندر لباسِ شاہ و بلیق گدا توئی یوسف توئی عزیز توئی دلربا توئی دردیر برہمن جسم پارسا توئی یعنی صنم بدیر و کعبہ خدا توئی ورہر و درہ جوہر نور و ضیا توئی مستِ منے الست و خارِ بے توئی صورتِ نمائے آئینہ رہنما توئی	رہبر توئی رفیق توئی رہنما توئی در بنج و راحتم چہ بود شکر و شکو ما بے تو ہوائے سیرِ حمنِ خارِ غم دید ما فارغیم از غم طوفانِ روزگار اگہ تاج بر سر است و گہ خرقدہ بر سر است در صحرائے رونقِ بازارِ دلت تبدیل ذات نیت نامائے مختلف چوں در شد حجابِ ولی یک جمعیت از پر تو جمال تو عالم منور است بشودہ ایم زمرہ روزِ اولیں نفسِ رخ تو نقش جہانِ انکار است
--	---

نقشہ برآب باشد والا بقا توئی  
قاتل توئی گواہ توئی خوں بہا توئی  
دروہم کس نیائی مگر بہر کجا توئی

ایں جلوہ ہائے صورت الوان مختلف  
اے کیت بھیر دعوتے خونم کہ دم  
اے موجد ظہور توئی مجسم صفا

شوقِ سیاہ کارچہ گوید شنائے تو  
خالق توئی غفور توئی کبریا توئی

برمن خستہ جگرِ رحمتِ نیرداں مدد  
یتیم برآں مددے خنجر و پکیاں مدد  
شرہ برہم نہ زخم دیدہ حیراں مدد  
پائے مرواں مدد دستِ کریاں مدد  
اے شمیم سرگسیوئے پریشاں مدد  
سرگرم گریہ خوں گوشہ داماں مدد  
اے فصائے ہوسِ خالی نہ زنداں مدد  
کارآساں بکن اے لغزشِ مشاں مدد  
صبح خنداں مددے شامِ غریباں مدد  
فکرِ عالی مددے طمعِ نینداں مدد

یا رسولِ عربی شاہِ گدایاں مدد  
جانم از یک دو جراحِ نیرد کیوں  
دمِ نظارہ رویش منم از غایتِ شوق  
من تہیدست ورہ عشق بے دور و مدد  
بویے ایں ہنرہ و گل کے بدما غم گنجد  
استینم ہمہ آلودہ شد از یلِ شکر مدد  
وحشتم و سعتِ ایں بادوہ رانگفت  
تا بدیں حیلہ فستم بر سرِ پا ساقی  
بخیاں رنج و زلفش گذر روز و شوم  
شاد آباد کہ آراست خوشاں بر من سخن

شوقِ بریا و صنم بادہ کشیدن خواہد  
صحبتِ پیرِ میناں فصلِ زمناں مدد

<p>چہ باشد اگر تیر و خنجر شکستی          بہ یکسانی حزن دیگر چہ خواہی          چہ بندم امید با یفاے وعدہ          خوشا باغ حزن تو سر سبز باد          دل عاشقاں بسکہ برباد دای          منہم با تو عہد و نما روز اول          زیند تو دل خستہ تر گشت و غلظ          تفاوت بہتی و وجد است زاید          بھائے ساقی بہ بزم حریفان          ہزاراں سر سبزندان کیتی</p>	<p>ستم باد ادا دای دیگر شکستی          کہ آئینہ پیش کند شکستی          بے عہد و پیمان تو یک شکستی          کلہ گوشہ بر چرخ اخضر شکستی          گرہ چوں زلف معبر شکستی          بہ بستم مگر تو بہ آخر شکستی          نگہنی سخن بکند شکستی          خم مے شستم تو من شکستی          خرابی چہ دیدای کہ سانہ شکستی          چہ افتاد چرخ شکار شکستی</p>
--	---

تہ تہیت لے شوق فدا کرداں

<p>آچند ضبط و حسن تر است          شکر جان نہ پذیرد نہ ارجیف          ہرگز نصیب نہ آید و نہ غم          بدو نہ کہ نہ آید و نہ غم          نقشہ نہ آید و نہ غم</p>	<p>کے          اندر          کہ نہ آید و نہ غم          کہ نہ آید و نہ غم          کہ نہ آید و نہ غم</p>
--	--

<p>             کز بہر وصل وعدہ فرما کند کہ              دلبر بہ پہلوئے تو اگر جا کند کہ              خود را بخواب مرگ شکیبا کند کہ              جز عکس تو بجز تو دعویٰ کند کہ              برخاک آستان تو ماوا کند کہ              سازش بچنگ ساقی و مینا کند کہ              سو کند گو جان سیا کند کہ              چوں شعلہ دست حرصت بالا کند کہ              کز پردہ خیال تماشا کند کہ              تعمیر خانہ بر سر دریا کند کہ              جز گوش گل خضر نہ صبارا کند کہ           </p>	<p>             تا خسر حقواں بایں امید بخت              مارا خدنگ رشک سگاف دل جوگر              خواہی بیا و یا کہ میا لیکشام غم              آئینہ رو بروئے سکنہ دل شکست              پائے دلش ز بیہودہ گردی قرار یا              عیش ہدام کرد و سر چرخ خاک زد              ہرگز تو ان نکر و یقیں برجیات خویش              آتش ہمیز نہ بتیاع وقار خویش              اثبات و نحو عالم ہستی شود عیاں              سیل فہاست تکیہ بجز رواں مکن              نازک فنادہ است صد اسکند           </p>
--	---

تا چرخ شورا لحد رواں لا ماں شو  
 لے شوق اگر ادائے تم نہا کند کہ

<p>             فرووس مکان بوالعلائی              پنیامبران بوالعلائی              ایں راہ روان بوالعلائی              از نعمت خواں بوالعلائی           </p>	<p>             رضواں دربان بوالعلائی              آرند نوید وصل جاناں              سالک بوطن مسافر اند              ماگر سہ ریزہ چیں گدائیم           </p>
--	---

<p>             لعل و در کانِ بوالعلائی              آغابہ نشانِ بوالعلائی              سو گند بجانِ بوالعلائی              غوغائے سگانِ بوالعلائی              ہر تیر کمانِ بوالعلائی              ایست بیانِ بوالعلائی           </p>	<p>             آفا حسن و جنابِ قاسم              ماوانغ غلامی تو داریم              جز خاکِ درت و گر نخواہم              بے شبہ خطائے ماکند عفو              پرتاب کند بہ مرغِ مقصود              از یادِ خدا مشو تو غافل           </p>
<p>             کے شوق دلت قرار یابد              جز دارا مان بوالعلائی           </p>	
<p>             تو زیرِ سیرائی بغلط کنی نگاہ ہے              چہ عجب اگر نشیمنِ سرگوشہ کلا ہے              تو تبیں کنوں زخاکم نمدگر گیا ہے              نہ زدوست رسم دارم نہ ز دشمنی اگر              بغلط نظر نہ دوزم سوئے ترکِ بھلا ہے              نہ نامے گر بہ بیعت نہ بابا ان پنا ہے              من و دست و حیف و امان ان فرود ہے              بخدا بجز در تو نہ ہو مرا پنا ہے              کہ کنی نظر بہ سویش ز کرم تو گاہ گل ہے           </p>	<p>             سر رہ گزرفنا دم با سید آنکہ گاہ ہے              بھولے اوجِ دولت ہمہ من غبارِ گم ہے              منم آن نہاں تازہ کہ بفصل گلِ گم ہے              ہمہ حیرتم کہ یارب بچہ رسم رہا ہے              رہ عشق را استبازے بھٹائے دل گم ہے              داں من اسیرِ زلفتِ رخ تو مرد و بھٹ ہے              گل و عنذیب و بتاں تو بجلو و قیاس ہے              شبہ جن و انس بر من بکشا تو با محبت ہے              با امیدِ شوقِ محضوں سر رہ گزرفنا ہے           </p>

## ولہ

<p> نراہ کینہ توری کارا نا ساختی رفتی  دل از ہر وفا لطف و کرم پرانختی رفتی  جہاں فروختی رفتی علم افرانختی رفتی  مراکشی و تن در خاک خوں انداختی رفتی  مگر از بار خاطر جا بجا انداختی رفتی  بکار عاشق بیدل مہج کج باختی رفتی  کہ دل از دیدہ نمی زد چناں بگذاختی رفتی  غلط انداز تیرے بر غلط انداختی رفتی  مسلمان ساختی رفتی و کافر ساختی رفتی  بسے دل دوختی رفتی بر ما ساختی رفتی </p>	<p> ندانم سوئے مقتل تیغ را چو انختی رفتی  بوقت نزع صد افسوس از بالین بہارا  ترا زید ترا شاید باین خار و این آفتاب  مگر تو صید با فقر اک لب تن تنگ میداری  بشت نازنین کردی دل صد بارہ را  رسیدی با کلام کج بزلف کج ادراج  زہے سر گرمی حسن گلو سوز توئی ناگہ  تظہر ز دیدہ کردی سوئے من و بفضل شمن  ز نور و سایہ رخسار و کامل اہل عالم را  بہ خیل عشوہ با تیر نگاہ شوخ و ستانہ </p>
--	--

بے گفتم مرواے شوق راہ نزل الفت  
مگر از اہل سود و زیاں نشناختی رفتی

<p> بشوخی کہ سبق برد بر حیا گفتی  ز قصہ ما بشنید نمی ما حسب گفتی  دروغ بافتی و بار قیب و اگفتی  آرزوئے کہ گفتم تو ما روا گفتی </p>	<p> شبصال سخن زیر لب با گفتی  خوشاشی کہ سخن بر سخن ہی راندی  ہزار حیف سخن لمے چند بر سر ما  پس از گذشتن عمر شبے بجلوت گاہ </p>
--	--

غینت است کہ عمرت خداوراز کند	زاد عا بشنیدی و ناسزا گفتی
نکو نبود ترا کہ غرور دولت حسن	مرا کہنہ فرومایہ بے نوا گفتی
بگردنا از بے اختیار مرغ چمن	گبوش گل نشینم چہ اصبا گفتی
بوقت تل من این گفتار سیا آمد	من از رضا تو گفتم تو از قضا گفتی
چہ رفت بر سر تو محو یہ تم نے بت	بروئے آئینہ دیدی خدا خدا گفتی
سوال بوسہ لعل لب تو چوں کر دم	بمن ز غصہ یا شفتی و گدا گفتی
بتافتی رخ خود را سلام چوں خواندا	بیٹے بوسہ ز دم سجدہ ریا گفتی
ہائے جلوه حسن ترا بہر سیم	تو نقد جان دو عالم بیک را گفتی
نگاہ داراوب و اعطاس بہر سیم	من ز ساغر و مے گفتی او خطا گفتی
بہ بزم غیر سخاوی ہر آنچہ میدونی	بجائے خویش بدانی بہہ بجا گفتی
جفا و جور کنی تند و سخت میگونی	منہوز با تو گفتم چنیں چرا گفتی
گر ترا خدا شرم باد شکوہ ما	یک نہر از غم و دی و جا بجا گفتی

ز شکوہ شکوہ بر آہ نہ کار دل  
تو خیر ما در دل نابکار را گفتی

تو بخل و تگاہ ستانہ رسانی میکنی	بہ العالی میکنی یا مصطفائی میکنی
میکشی زندہ کنی از جفن روبرو	بے بہانہ جوئے در پردہ خدائی میکنی
دعوئے یکتائی و ہم جلوه کردن ہر کجا	خود ستائی میکنی یا خود نمائی میکنی



سوء عاشق می نگر می بانگاه نیماز	اے فدا جانم چاہے اعتنائی میکنی
شوخی رنگ شهادت غارہ روتوس	تازہ خوں آلودہ چو دست دخی میکنی
باغ و رحمن گاہے برکشی از رخ نقاب	کبریائی میکنی مشکل کشائی میکنی
سجدہ کردن در حرم مش صمغفتن حرام	راست میگویم خدا را کج ادائی میکنی
اجتناب از باوه خور و لیک موسیکده	محبب زده بتو خوش بنمائی میکنی
دربرت و لوق ملع نیت بر سر تاج زر	لیک بر اقلیم دل فرماندائی میکنی
دعائے من نباشد پیش تو محتاج چمن	تو که بے اظہار ما حاجت دائی میکنی

روزیت روزی رساں در روز و شب

شوق بر هر در چو شب با گدائی میکنی

شوق گزشتہ به صحرای روی	دل گسسته خار در پامی روی
صد نهراں دل بود مبراہ تو	تو شو حیراں ز تنہا می روی
چرخ بر ہم زد جانے را کہ تو	بر زده زلف پللیا می روی
اے گل رنگیں گلستان بہار	بر ہوا چوں بو کہ از مامی روی
ابوئے جاناں بود طاق حرم	زادہ از چہ بہ کبیا می روی
کردہ آساں رہ اسلام و کفر	کعبہ روئے کھیا می روی
عقل و ہوش و صبر و ایماں دین دل	خارتیدی جملہ کالا می روی
دل بدام تو نیست باز چوں	از بہائے صید غنما می روی

راست میگویم که بیجا میروی پویه پویه گلشن آرا میروی غرق در نور سراسر میروی بر نهاده جام صهبامیروی	تو نیزم غیر پوشیده مرو بهر گلشت خیابان چمن ای شه خوبان که تو خورشید و چشم دشمن کورستانه بکف
---	--

سخت دشوار است قطع راه عشق

شوق بشو بے سرو پای روی

قرب حق گشت مالِ علوی لا جواب است سوالِ علوی عرش پر و از خیالِ علوی عکس عارض خط و خالِ علوی با کمال است جمالِ علوی عظمت و شان جمالِ علوی ایں بود صورت حالِ علوی بست سر نیز نهالِ علوی ای چگویم سن و سالِ علوی حشر خیزد ز ملالِ علوی واقعم خوب حالِ علوی	حدا اوج کمالِ علوی گفت بنده ز خدایت جدا میرسد تا به نهالِ طوبی حسن آئینه رخاں را افزود منفصل جز ز روئے تاباں ای فلک از تو فراتر باشد رقص از بند پندت حوراں فضل از دین بگستردانم زنده دل راست بهایتی باری مرساند بخیر روح پاکش گوش کن شوق صفاتش از
--	---

## وله

<p>شام وصال عاشقان رو بلا مصطفیٰ          گرد جهان فرا گرفت نور و ضیاء مصطفیٰ          شام و سحر سید چله برائے مصطفیٰ          حور و پری ملک بشر جلای مصطفیٰ          خوبرو از لاله عید ناخن پای مصطفیٰ          روح الامیں نمی پرد جز به هوای مصطفیٰ          کعبه بنا خلیل کرد عرش بنا مصطفیٰ          صبح و ساء همی کند سجده و ثنا مصطفیٰ          چون بخدا پند بود آن وادای مصطفیٰ          دست ادب سینه زد پیش گدای مصطفیٰ          راضی بود خدا ما خود به رضا مصطفیٰ          کافی بود به عاصیا مهر و دلا مصطفیٰ          آفتاب مصطفیٰ زیر لوائے مصطفیٰ          پیش خدا بلند شد دست دعا مصطفیٰ</p>	<p>باو کند جان و دل زلف و دامن مصطفیٰ          پاک بنی ظهور ظلمت کفر و ورکرد          گشت ظهور و دو جهان مهر و فزین          باد بهار و خشک و تر غنچه گل شجر شمر          بدر کمال حن را رنگ خاشاق بو          راست شو که صبحدم تا به نهال سدر هم          منزل حمت خدا فخر زمین و آسما          بر سر عرش قدسیاں زیر سایه نیلا          بسکه فرو شو گمش خواند شبے بخلوش          خسرو کی قباد و جم قیصر و شاه نیمروز          رضواں بخلدی بر و اگر شود اشارتے          غره کن بز بد خود زاید ناشناس بو          نام خدا دواں دواں جمع شوند روز          سجدہ کنں بر و ز شریفات امم</p>
---	---

سوئے بہشت جوق جوق تا بہ روزہ قیامت  
 بہر خدا بگو تو شوق کیمت سوا مصطفیٰ

با تو گویم چه نشانِ علوی  
 می شنیدیم و ملک می گفتند  
 راست گویم فلک سفلد نواز  
 ناکاں هیچ نمیدانستند  
 نکته بوالعجب از من بشنو  
 مذہب رند و قلندر مشرب  
 عشق گر کوه الم بر شکند  
 در سر شوریده سودا افزود  
 گیرشتند همه گرسنگان  
 استخوانهای سروزوی هما  
 ز چشدرت آب بیوا  
 جمله آیات و حدیث الفت  
 این کهن قصه قیس و فرهاد  
 غیر امداد علی ز اهل بیتا

دیکه هست جهانِ علوی  
 بام عرش است مکانِ علوی  
 بیخبرست ز شانِ علوی  
 همه دانندگانِ علوی  
 عشق بزخاست ز آن علوی  
 بے بها گوهر کانِ علوی  
 تن تو اں داد بجانِ علوی  
 پر ملک بود چنانِ علوی  
 مر حیا و سعت خوانِ علوی  
 کئے بخوردند گانِ علوی  
 دهن زخم نهانِ علوی  
 بود بر نوک ز بانِ علوی  
 تازه میکرد بیانِ علوی  
 کس نمیداد نشانِ علوی

بر بودند دل مایه شوق

غیرت جو رتبانِ علوی

فی

پیش روی زلفش الضحی اللیل بنحو

به شانِ مصطفی نازل بود آیات قرآ

جیب کبریا ختمِ رسل معشوقِ ربّانی  
 سرودند شبِ موعج اهلِ بزمِ روحانی  
 ظهورِ نور احمد خلقتِ خوا و آدم را  
 به توصیف سراپایت و لم عاجز باقی  
 دهن غنچه زبانِ سوسن زگر خطش ریکا  
 نمائے روئے انور مبتلائے دردِ حیران  
 فدا سازم نیکبایاں بلکه صد جانِ نزاران  
 محمد بهر یاراں پیشِ حق سینه سپر باش  
 دل فرماد و هم محبوں بود آباد از حشر

شہ کون و مکان و افتخارِ حبّ انسانی  
 وصلی اللہ علی روحِ البنی محبوبِ یزدانی  
 قدم اندر حدوث و ہم خدا اندر قدم  
 بہ قد طوبیٰ بہ عارضِ گلِ بصورتِ ماهِ کبکبانی  
 بود سدا گهر دندان لبش لعلِ بخشانی  
 خدا را یا محمد تا کجا سرخ و پریشانی  
 کنم امّ و اب و فرزند و دختر بر تو قربانی  
 بحق دشمنانِ شمشیرِ برآں تیغِ عربانی  
 کزین دیرانہ ما برداشتم گنجِ فراوانی

مشونادان شنوای شنوای گویم سخت سوارا

خیالاتِ سکر و حی به این بندِ گراں جانی

شنو از من صفت و شانِ رسولِ عربی  
 مختصر و مقصّر گویم کہ شنو بعد خدا  
 عجب اینست کہ نادیدہ بخوابش یوسف  
 از رہِ حسنِ طلبِ موسیٰ عمراں بر طوطی  
 طایرانِ چمنِ قدسِ مہر گرد تو اند  
 و اکما باد الہی ز نسیمِ لطافت

خود خدا بہت ثنا خواں رسولِ عربی  
 بہ تہ از جہل بود شانِ رسولِ عربی  
 از دل و جاں شدہ قربانِ رسولِ عربی  
 دید آخرِ حرجِ تابانِ رسولِ عربی  
 بہر جہا زلفِ پریشانِ رسولِ عربی  
 خیزد و تازہ گلستانِ رسولِ عربی

<p>گشت آخر همه سامان رسول عربی چون خدا بود نگهبان رسول عربی از ازل تابع فرمان رسول عربی از خدا نیز محبان رسول عربی پر تو شمع شبان رسول عربی کئے به نجات غلامان رسول عربی</p>	<p>ظاہر اسحٰی بود سر دمانی شر اعدا از سائید گنج سر بود صدیق و عمر حیدر و عثمان غنی گوشت نام خدا شکوہ اعدا نخت لے نبینی کہ دی صاعقه بطور فلکند شوکت قیصر و فقیر و سکن در جم را</p>
--	---

شوق در حشر بود بر سر اسایه فلک  
دلکش گوشه دامن رسول عربی

<p>ضیاء چشم نبوت محمد عربی فروع نخل کثرت محمد عربی نیم صبح سعادت محمد عربی مجاز حلت و حرمت محمد عربی کساد کفر و ضلالت محمد عربی عطیر شئی رافت محمد عربی به بذل بجز سخاوت محمد عربی خدا خوش است ز نامت محمد عربی تراست بر همه قدرت محمد عربی</p>	<p>روان و جان رسالت محمد عربی خمار بادہ وحدت محمد عربی بہار گلشن قدرت محمد عربی ظہیر نسب و ملت محمد عربی چراغ راہ ہدایت محمد عربی محیط قلم رحمت محمد عربی بجن کان ملاحات محمد عربی بود فدائے تو یوسف زلیخا قربانت سخا و بذل عطا لطف وجود و فکر</p>
---	--

تو سایہ کن سیر امت محمد عربی	بروزِ حشر خدا را ز گوشتِ دامن
لکر برائے شفاعت محمد عربی	نوید باد کہ بسته است از رشتہ نفقت
شفیع روزِ قیامت محمد عربی	ز بہرِ عفو گناہانِ امتِ عاصی
بیتِ امتِ امانت محمد عربی	نگاہ دار تو ایماں و جانِ امتِ را
مراں تو از ورہ دولت محمد عربی	بر آستانِ تاج افتادہ ام ز بہرِ خدا

غلامِ تستِ بدلِ شوقِ کُنِ کجاں و  
نگاہِ لطف و عنایتِ محمد عربی

دل آرا روح پرور جانفزا	توئی دلدار و دلبر دارِ بائے
خبر از آشنایا آشنائے	نیما جز تو کے دیگر رساند
بہ بندم با پر و بالِ ہمائے	نویسم نامِ شوقِ وصالِ
چہ داند در و دلِ نا آشنائے	عدو خندد بر آہ و نالِ من
تبرس از دو دآہِ بنوائے	میفکن بر سرِ من برقِ خندِ
کہ ہستم در بلا و مبتلائے	مپرس احوالِ این غمیدہ دل
کذاں تذخو تیغِ آزمائے	نگاہِ رحم کے بر نیم بسمل
خداوندِ ائبتِ کافرِ ادائے	رہو د از من مثلِ دینِ لویا
جہا از تو بود از من وفائے	ہیں دارم تمنا تا دمِ مرگ
خواہم از تو قاتلِ خونِ بہائے	بیا از خونِ من کُنِ رستِ ریس



مرغ عشق کے عیسے یقیں کن صدا آید ز دیر و ہم ز کعب یقیں بر شکوہ دشمن نشاید ہمہ بے لطف سازد عیش محلب	نمی یابد بجز مردن شفا اگر باشد کس اندر سرائے مگن ثابت اگر دیدی خطا اگر باشد یکے ہم ناسرائے
--	---

دگر بینی نہ غیر شوق محزون

ستم دیدہ بہ آفت مبتلائے

سر لوح قدسی مقالات علوی بہ زرش ہمہ شورش خیر موسیٰ فلک با ہمہ سر بلند می بنازد نویسد غشورِ عفو گناہاں صفت در ربودن دل از پیلوئے ما غم یار خوردن سر خاک خستن بگفتی نوید نجاست گناہاں جبیں سودنش بر در مسیرائی ز مئے جرعه میداو بعد از سلامی مچوئے زمین سچ حبز بخودی ہا پئے مئے کشیدن ز راہ لطف	رقم بود کشف و کرامات علوی شنو ہمچنین بود حالات علوی بضر علوشان و درجات علوی بحکم نبی اہل خدمات علوی مگر بود موجود در ذات علوی خدا را چنین بود عادات علوی بہر صبح در د مناجات علوی بسے بود فخر و مبالغات علوی ہمیں ارمنوں بود و سوغا علوی سنم جرعه نوش خرابات علوی سوئے آشوب باشد اشارات علوی
--	--

## ولہ

بلند از فلک است ایوا علوی	خدا را نظر کن تو بر شان علوی
ملک جن و انس پری حور و غلام	کہ ہستند امروز ہمار علوی
بحق نبی و علی تا قیامت	بود تازہ یارب گلستان علوی
فرزدوبہ عالم چراغ ہدایت	چو خورشید شمع شبستان علوی
چہ کافر مسلمان و ہم رند و زاید	سہم ریزہ چند از خوان علوی
نہ ترسم ز خورشید روز قیامت	بسرایہ دارم ز دامان علوی
بہ شوکت کند بہ مشرب قلند	تو بیار باشی زمستان علوی
گزارم نہ ز نہار تا روز محشر	من بے نوا دست و دامان علوی
بیا ویز دلہائے آشفنگ را	بہر تار گیسوئے پیچہ علوی
بدوز و دل و ہم جگر پارہ سازد	نہے خنجر و تیغ و پیکان علوی

بگو شوق من ہم کیے از غلام  
بپسند گراز تو یاران علوی

# مستقرات

قصا و قطعات تاریخا بهینیت و محبت پرکینت و جمع و بدر با عیا و غیره

نظم نقیہ مناجاتی باطنی علیہ مبارک و قدس سر کائنات و فرمودار و خود اجابت و محبوب  
حضرت محمد مصطفیٰ احمد محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ

بعد حمد و ثنائے رب و دو	بر محمد نخواست سلام و درود
ذات او منظم صفات صمد	اوست محمد مصطفیٰ احمد
عاشق کبریا حبیب خدا	رحمت حق شفیع روز جزا
اشرف الانبیاء و خیر انام	بانی دین و مذهب اسلام
نام اقدس چو شد بستر تقسیم	بر فرود افتخار عرش عظیم
و مبدوم در گروہ کرو بیاں	نام احمد شد است و روزیاں
برستودش خدا رب کریم	هم به قرآن و هم بصحف قدیم
هم به توحید و هم زبور انجیل	خوش خبر داده شد زرب حلیل
نور او تحت و فوق و پیش و پس	ابتدا انتہا محمد بس
ماه تابنده شب سراج	مهر صبح سعادت منہج

باعث فخر عیسی و موسی  
 نازش نوح و یونس و ادیس  
 گو به یوسف زلیخا بود غذا  
 جبرئیل امین در بانس  
 صاف گفته است خالق یکتا  
 فاضله گفت با دلیل قوی  
 فخر کونین و صاحب لولاک  
 چرخ گردون به گرد گردنده  
 قد و الاسبیه بود مگر  
 زلف لوبی نیم تازه چمن  
 سرگیس بود چشم عالم بین  
 لعل لب و ایما شکر خنده  
 بود عارض چو گل و سن غنچه  
 بسکه شرکاں دراز بود بهم  
 راست بینی و گردنش بمبار  
 ریش اقدس سیه سرور بود  
 سینه صاف و کشاده بکینه

موجب ناز آدم و حوا  
 هم سلیمان فدا بر و بقیس  
 شد دو عالم بنام او شیدا  
 هم ملک جن و انس قربانش  
 نکلند مثل او دگر پیدا  
 یعنی بعد از خدا بزرگ تویی  
 نقش نعلین او سر افلاک  
 پیش رخ مهر بود شمرنده  
 سحرچین و بنود بالا تر  
 آب حواں لعاب پاک دهن  
 نقش تقدیر حق بلوح جبین  
 سلک نذاں چو برق تابنده  
 ابر و باریک هر دو پیوسته  
 صف کشیده چو فوج ترک عجم  
 چهره بدر کمال خوش رخسار  
 دانه دانه عرق چو گوهر بون  
 بود ساعد قوی و سیمینه

<p>             از سرسبز تابه عقدِ ناف              در میان دو بازوای برشت              بود مهرِ نبوتِ حضرت              هر دوستِ مبارکِ والا              گفت و شنو و سیر و نیزین              هم ز بزمِ شیش خبر دادے              همچنان نقشِ پائے او بریں              چون شدے ہر کجا بنی قوم              یا محمد برائے امتیاں              للہو عاصی بہ دردِ بخ الم              کن برویک نظر ز لطفِ عطا           </p>	<p>             بود باریک خطِ نموئے باف              جانبِ است قدرِ چند انگشت              ثبتِ پاکیزہ ازیدِ قدرت              بود پر گوشت و طول و تر بالا              ہچوں خضرِ نرم بود جانِ من              سایہ اش بر زیریں بفتادے              نگزیدہ ز بہرِ خویش نگیں              آمدے بوئے شک تا لایوم              کن شفاعت ز ایندو جہاں              مبتلا ہست اے شفیعِ اُمم              تا شود زیریں بلائے سخت را           </p>
--	--

یا الہی طفیل آل رسول  
کن دعا من غریب قبول

خمسہ نعتیہ بر غزل حضرت مولانا قدسی علیہ الرحمہ

<p>             اے کہ در مجمعِ خواباں جہاں نتجی              بادِ برنامِ تو ترایاں سیرِ آفتابی           </p>	<p>             نہ شدہ ہم نشود چون تو گے سچ بنی              مر جہاں سید کی مدنی العسبانی           </p>
---	--

دل و جاں باد فدایت چه عجب خوش آفتاب

لے ز نور تو منور شدہ ہر دو عالم      دے ز حسن تو عیاں شان خدا اگر

جلوہ حسن ترا در ہمہ جا می بینم      من بیدل بہ جمال تو عجب حیرانم

اللہ اند چه جالت بدیں بوالعجبی

از وجود تو مہابت بنی ہاشم را      شروہ عصمت و عفت ز لب میرزا

از در پائے عالی فلک اعظم را      نسبت نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نبی

چہت و چالاک براق شدہ لولاک گزشت      جانب چرخ بعد شوخی و میاک گزشت

شہسوار یکہ سہر عرش طربناک گزشت      شب سراج عروج تو ز افلاک گزشت

بہ مقامے کہ ربی ز سہر سیر چہ نبی

ہست شاداب ز تو گلشن دین سلام      با ادب آمدہ رضواں بدت بہر سلام

تو بہر جا کہ گزیدی پئے آرام مقام      نخل بہستان مدینہ ز تو سر سبز نام

یاں شدہ شہرہ آفاق بشیر طہی

در رہ چہل نشر دیم بسے پائے ثبات      غلٹ فتنی ز ما دور کند نور ثبات

حضر راہ بشوئے شہ پاکیزہ صفات      ماجہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

رحم فرما کہ ز حد میگزشت تشنہ لبی

عمر صد حیف کہ در خواب و غور گزشت      من نکردم ز مکافات عمل بیخفا

روسیہ آمدہ ام حال تباہم بگر چشمِ حمت بکشا سوتے من اندازِ نظر  
لے قریشی لقب و ماشی و مطلبی

گفتہ باشند شہاگر چہ سگت و رازلم در خورِ پو خطابت کجا آب و گل  
ایں خجالت زود تا بقیامت دلم نسبت خود بہ سگت کردم و من نفعلم  
ز انجہ نسبت بہ سگ کئے تو شد بے ادبی

منفلا نیم کجئے تو گرفتیم پناہ بیکانیم فادہ بہت خوار و تباہ  
عاجز انیم بکن از کرم خویش نگاہ عاصیانیم زمانیکسی اعمال محو  
سوتے ماروئے شفاعت بکن بے بسی

گو مشرل شدہ توریت ہم انجیل و زبور کتب پاک الہی بزبانِ شہور  
آخرش گشت چنین مہربانی دانِ عفو ذاتِ پاک تو دیریں ملک کئے ظہور  
زاں سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

مرشدی مہربانی شفقتی و ستندی منع لطف و کرم مایہ شادی و خوشی  
میکند عرض تو شش و بعد ختہ ولی سیدی انت خدیجی طبیب قلبی  
سوتے تو آمدہ قدسی نے درما طلبی

تخمیس بر غزل حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

نیت از ضعف کنوں طارفتاروشی  
لی جیب عربی مدنی قرشی

در غمِ بربنی آگجا الہ کشی  
صبر کن بہ خداے دل یوانہ وشی



کہ بود در دو غمش مایہ شادی و خوشی

او فلک رتبہ و من پست زرب پای کی  
بح او دای زمین با ہمہ کوتہ قلمی

از خجالت ہمہ در چشم نبود آئنی  
نہم رازش نکلم او عربی و عجمی

لاف مہرش چہ زخم او قہر شنی جشی

گر چہ صد پردہ انداز و ادابت میا  
نیت ممکن کہ بود حسن خدا و ادہاں

چوں منور شدہ از عکس رخ جلہ بہا  
دزہ وارم بہ ہواداری اور قص کنا

تا شد او شہرہ آفاق بہ خورشید و شنی

رہ رو عشق نبود است گہے ستقیم  
میکند قطع بہ یکدم رہ دشوار علم

روشن از مہر جالت عرب ہند و عجم  
گر چہ صدمر حلد و رات زیش نظم

و جہد فی نظری کل غداۃ عشی

صورت محفل زنداں زمین ست پسر  
باعث چاک گریا زمین ست پسر

حال این خانہ خراباں زمین ست پسر  
صفت بادہ عشقش زمین ست پسر

ذوقِ این مئے نشا سی بجا آناہ جشی

پیش چشم من دل سوختہ بہا بہا ست  
زاید از جرعہ نباشد ہمہ دریا فرات

ساقیا حیف پشیاں نہ شوم بعدات  
مصلحت نیت مرا بری اراں آب جیا

صاعف اللہ لنا کل زما عطشی

پائے زندان محبت ہمہ آزاد بوند  
زاہد کئے زفسہ نہائے تو آوارہ شوند

از سیر عشق همه جانب گزینش بدوند  
جای ارباب فاجره عشقش زبند  
سرمادت گزین راه قدیم باز گشتی

### خمسہ بر غزل جامی علیہ الرحمہ

خیال گدائی سر کیتبادی اگر رخ و غم هست و گریش شادی  
همه از تو دیدم همه را تو دادی مرید تو ام را خجسته جانرا مرادی  
الیک استناد علیک اعتدال

سپید و سیاه از تو یابند روزی سوتی بر دوکیان نظر را بدوزی  
نه زین مهر و روزی نه زان کینه تو زی عجب لعل و روزی عجب خانه سوزی  
که صد خانماں را در آتش نهادی

کنم سر به پایت فدا گر بگوئی خوشم گر ز خونم کف پا بشوئی  
مگر در ره مهر دزه نه پوئی عجب جنگجویی عجب تند خوئی  
که جان دادم از عشق و دادم ندادی

نه من پاکبازم نه من نیکبازم همه صرف آرم که بر خویش لرم  
چنان باتو سازم بیک جو نیزم بداد تو نامم و داد تو ورزم  
که سلطان دادی و شاه و دادی

بے ذاکر و پارسا رند و شاعلی که اندر حريم گوشتند داغلی  
مگر پرده دل شده حد فاضلی چو در کعبه رویت نه بینم چه حال

## زطے منازل و قطع بوادی

اتاقی ادانی و شہو و عامی      ہمہ از تو دارند داغ غلامی  
تو شہو گویند شبلی نظامی      جمال تو نادیدہ جاں داد و محال

نہ ناامیدی نہ ہے نا مرادی  
قصید خیر مقدم مراجعہ شد و آتائی حضرت شاہ غاد و دوا ابو العلاء از زیار حسین  
در شہ ۳۰ ہجری تلیخ ششم محرم

بیالے کہن سال پیر منا	بشوخی چو طبع بہت نوجواں
بیاراحت روح افسردہ دل	بیاقوت جان خستہ دلاں
بیادافع رنجہائے دروں	بیاداروئے درد سودائیاں
بیامرہم زخم خستہ جگر	بیانپہ داغ سوزنہاں
بیاعم تراش دل غمگین	بیاشادئی خاطر خستہ جاں
بیچارہ خاطر درمند	بیاباعث عشرت جاوداں
بیاروشنی شب تار من	بیارونق روز شمایاں
بیالے چراغ شبستان دل	بیانور ایمان جبرہ کشاں
بیابرزدہ حلقہ بر حلقہ زلف	بیاسچو احوال دلبشکاں
بیابر سبز زلف شانہ زدہ	بیایاقدے ہچو سر و رواں

بیاباں برابر و عرق جہیں  
 بیاباں ادا مانے زائد فریب  
 بیاد حشائے فرائے مجنوں نہاج  
 بیاد گریہ چشم فرسدا طبع  
 بیاقصہ خواب خاتون مصر  
 بیامچھو گلزار تازہ تحلیل  
 بیابکن بخ اسلام و کفر  
 بیاموجہ ملت زرد و شکست  
 بیالے بجائے فریدوں غلام  
 بیاقبل دین و ایمان من  
 بیامونس و ہمد و غمگسار  
 بیامیشوا دل و دین من  
 بیاساقی مست جام الست  
 بیابربر خاست از باختر  
 بیاجام رنگیں نہادہ بہ کف  
 بدہ مئے مرصاف شد کرد  
 بدہ جام زان آب یاقوت نگ  
 شرابیکہ چون شیر بادو حلال

بیابرزودہ دامنہ بر میاں  
 بیابانے کو باں و دستک زناں  
 بیامحل آرائے لیلی و شاں  
 بیاخندہ ناز شیریں لبیاں  
 بیایوسف کاروان نشان  
 بیامچھو دودے زمر و دیاں  
 بیاقاطع حجت صوفیاں  
 بیاباعث مشرب موبدیاں  
 بیازینت بنم جمشیدیاں  
 بیاکعب مئے پرستند گاہاں  
 بیابر تر از من من مہرباں  
 بیارہبر راہ گم کرد گاہاں  
 بیازازل خواجہ بند گاہاں  
 بہار آمد و رفت فصل خزاں  
 بدور آچوں گردش آسماں  
 ندارم خبر من ز این وزاں  
 کہ خون گریہ از رشک یاوکاں  
 شرابیکہ ضواں کشد در جہاں

شرابیکہ حوران فردوس را شرابیکہ از مستی و بخودی شرابیکہ بر حلت و پاکیش شرابیکہ ز دانش گوید طہور شرابیکہ ساقی بہ آغازِ روز چنان بخود کم کن از احوالِ جوئے	بیارو بہ محفلِ رستم کنان برقصند بر عرشِ کروبیان بخوانند تسبیحِ سبحان شرابیکہ مطلق کلامش بران کز ان داد جائے بہ پیغمبران کہ بگمانہ گردم من از جہم جاں
--	---

دراں بخود مطمح دومی  
 بخوانم چو اربابِ مستی کنان

## مطلع ثانی

کجائی تو اے طبعِ گوہرِ نشا کجائی تو اے بلبلِ باغِ کن کجائی تو اے جانِ فخرِ سرو کجائی تو اے رمزدانِ سخن کجائی تو اے تیغِ برآں لا کجائی تو اے نقشِ برآں کجائی تو اے آتشِ فروزدل	کجائی تو اے مرغِ عرشِ آشیان کجائی تو اے گنجِ سیرِ نہاں کجائی تو اے ساکنِ لامکان کجائی تو اے عیشوہِ سخنِ تباں کجائی تو اے نظمِ کارِ جہاں کجائی تو اے شکلِ آبِ رواں کجائی تو اے آبروئے زباں
---	---

کجائی تو اے جو ہر جانِ نطق  
 کجائی تو اے داوِ کلکِ من  
 ز تو بہت شادانِ بزمِ سخن  
 توئی نامدار و توئی نامور  
 توئی آشنائے زبان و قلم  
 مرا از تو قیصر و عز و شرف  
 ترانیت با من اگر ننگِ غار  
 مرا جز تو دیگر نباشد کسے  
 توئی یار و یاور توئی کار ساز  
 ہمیشہ بمن باش ہم مشورہ  
 مرا بس توئی مایہ زندگی  
 بلکِ سخن بادشاہی تراست  
 ترا خادم و ہم ترا بندہ ام  
 اگر دستگیر شوی از کرم  
 دانست از لطف تو نادم  
 اگر از چشمہ فیض آبم و بجای  
 مرا چ مزار نا کامیاب

کجائی تو اے رونقِ بحرِ کمال  
 کہ پشتِ دو د کلکِ سجدہ کنای  
 توئی کا ندریں باغِ سرور و آ  
 تو را قسم نامہ خسرواں  
 کہ نامتِ بدست و روزِ بابل  
 مرا با تو پیوند چون جسم و جا  
 مرا از تو باقیست نام و نشان  
 توئی مونس و ہمدمِ بیکای  
 بمن باش تا باشم اندر جہاں  
 کہ یا بدتر تو کام کام دنیاں  
 اگر تو نباشی چہ لطف از جہاں  
 جہاں تا باند تو باقی باں  
 امیدم بتو در نہاں عیا  
 کہم صفحہ خاک را در نشان  
 نسیمِ سحر چوں بر آبِ روان  
 بیکدم شد و تازہ کلکِ زبان  
 توئی کام بخش و توئی کام را

بے نغز گفتار دارم بسر	مگر بے توانید یکے ہر زباں
چو بشنید این التجا طبع من	بجوئید از مہر شد مہرباں
نہ داد اداینک کہ استادہ ام	اگر پاسداری نسیم پاسبان
بجاں در کشتی گر تو ناز مرا	نیاز ترا ہم پزیرم بجاں
مشو از کرہائے من نا امید	خواہ آنچه خواہی دہم بگیاں

خدا را بروں کن ز دل درد و غم  
تو خوش مطلع سومی را بنجواں

## مطلع ثالث

خدا یا توئی خالق بحر و کاں	بہ بحر غنیمت کشتیم کن رواں
بنواص نہ کرت دہم غوطہا	بدست خود آرم در شاہیگاں
چہ درمائے معنی پر از مشت	بپاشم بنیرم سخن را یگاں
دریں ساعت سعد و وقت	کہ بودم من از طبع خود ہنر با
بیا مدیکے قاصد خوشخبر	نزول ملک چو شود ز آسمان
نہ قاصد مگر شاہد دلربا	شگفتہ جبین و تبسم کنان
گرہ در گرہ زلف از گرد راہ	ز تاب ہنر خوئے بر رخ عیان
نشستہ غبار ز رہ بر جبین	حوہ بلوح میں خط زعفران



بمن گفت برخیز اے بیخبر  
 برو با ادب پائے اقدس بوی  
 چہ حاجی کہ ہم کعبہ ناز و بد  
 حرم دلش جلوہ گاہ الہ  
 نگنجد بخونگہ خاطرش  
 چہ دانی کہ آں چیت نور خدا  
 بہیت آں گنج اسرار حق  
 سر از بادۂ عشق احمد بجوش  
 جبین لوح مشق خط کبریا  
 لبش چشمہ خضر را آبدہ  
 بر خار گرچشم مہر او نرسد  
 نہ بینی بر بینی بخبر راستی  
 کہ است با این صفات جمیل  
 غلامان خود را چو آقا ست او  
 شنیدم چو این شدہ جانفرا  
 کشیدم غبار کف پائے او  
 بخوانم دگر مطلع چارمی

اگر پائے داری شواز سروا  
 کہ آمد سر حلقہ حاجیاں  
 چہ کعبہ کہ خود قبلہ دو جہاں  
 ہمہ سینہ اش پر ز گنج نہاں  
 بخبر نوز ایزد و گر این و آں  
 ہمیں عشق احمد شہ مرسل  
 کہ دارد و گنجینہ دل نہاں  
 ز چشمان محمود رستی عیاں  
 کشیدہ دوسطری کج از ابرو  
 دلاں مہر برب ہمہ عازفا  
 ز حبلت شود سوئے مغرب و ا  
 نیاید بخبر حق سخن بر زباں  
 بخبر شاہ داؤد قطب باں  
 بر آفاق معروف آغا میاں  
 دویدم سوئے قبلہ راست  
 بدو دیدہ چوں سر مہ اصغیا  
 کم ختم این خیر مقدم براں

## مطلع رابع

<p>             کہ ساید حبیب پرورش آسمان              بخوبی گل و غنچہ بوستان              درخشنده چوں نیر آسمان              بہین است دارالاماں بیکان              ندیدہ چنین گلشن اندر جہاں              سب سے زمین است بباغ جناں              برحمت نظر کن سوسے عاصیان              بہ ایماں روم چوروم نہیں جہاں              ندامت برم یا شوم شادمان              بحق نبی آل و اصحاب شایان              کہ تانیزہ خورشید گرد عیاں              لوائے محمد بود سائبان           </p>	<p>             نہ ہے بارگاہ رفیع المکان              ہمہ خار و خاشاکِ این سبزیاں              ہمہ ذرۂ خاکِ این بارگاہ              پناہ زمین و فلک پایہ              فلک باد و چشمہ و آفتاب              خوشا خوابگاہ جنابِ حق              خدایا بحق محمد شفیع              بحق شہ قاسم و بوالعلا              ندانم دران روز امید و ہم              کہ کیا بہ بخشائے از فضلِ یحییٰ              امید و گرنیت جز فضل تو              دران روز برفق شاد و حری           </p>
--	---

قصہ تہنیتِ حسن سالگرہ مبارک حضرت بندگانِ عالی متعالی مدظلہ العالی  
 جو بروز جلسہ فاترِ عداوتہ معتمدی لیت اعدا کو تو والی و امورِ عامہ کارِ عالی منعقدہ  
 ۸ شعبان ۱۳۱۰ھ نذر کے ساتھ پیشگاہ اقدس میں گزرا گیا

بوی گل مشک ختن پچه اندر سورت  
 مستی عشق و جوانی را که هر مرغ چمن  
 کاشتم تخم سخن تا از تنها بر خورم  
 محو که گردد و لا نقش محبت آب فکر  
 شاه مادر عدل داد و بخشش جود و سخا  
 شاخ بالدار و در گرد و تراخل مرو  
 منفعل پیش تو گردد چون ماه چارو  
 او نگهدار و ترا از چشم زخم بر شقی  
 توشه عالی و قار و من گدای بنوا  
 در دس آرد ترا اگر شاه شور بنوا  
 چون کف جود تو مصروف گهر پاشید  
 لب سرت گردم سیر مباح تو کردن  
 چون سپند سوخته تخم امل ضیاع شو  
 دشمنت ذلت نصیب و هم به بدخواه ترا  
 بهر دفع چشم بد حاجت نباشد با سپند  
 آنچه آیین جهان بینی گزیدی تا بمشتر  
 هر که او گردان نیار و زیر فرمانت شها

مهرنج افروخته باشو خنئی رنگ شفق  
 باب پنجم از گلستان یادمی آرد سبق  
 با هزاران سینه کاوی در زمین و دود  
 از ازل رنگ فاما میخته شد در علق  
 گوئی سبقت در ربود از خسر و امان  
 خلق را از بار احانت فرو گشته عشق  
 از کلف بر رو خود دارد همه دایع عشق  
 خامه را از سمیت نام کس شده سینه شوق  
 اطلس و قاقم نخواهم دل بایدا ز شوق  
 سر که با مغر سر دشمن توان کردن حق  
 در گهر چیدن بفرما کیت غیر من حق  
 می سزد لعل و گهر بر یاز طبقها و طبق  
 گرد روی سینه کار و دشمنت تخم خنق  
 باب خور سندی بود در دو جهان از خلق  
 سینه ما جاں سپاران میوا کردن  
 انتظام خلق باشد هم بر نظم و نسق  
 باد از دام بلا اندر گلوے او و دهن

تا ہزاراں سال باشد جشن عقیل عمر	باد و زہمت غلیل و عیسیٰ و موسیٰ قنوق
طبع والائے تو کثاف و قایق مضوی است	ایں غزل گفتم ز بہر نذر باطرز ادق
نبدہ مراح تو گشتہ ضعیف و نالوا	کن عطا شایا تصدق تا بود سدید قنوق

باد فرخندہ الہی تا ابد جشن نظام  
تا شود از روئے دشمن شوق ہم رنگ

### قصیدہ دیگر

لے صبا بد و سخن بردستانی دیگر است	بلبل طبع مرا طرز بیانی دیگر است
حمد خالق را سر و نعمت محمد دلپذیر	مدح سلطان دکن ہم شہر دگانی دیگر است
گرچہ شان سلف بودند باشا مشکوہ	میر محبوب علی را بیک شافے دیگر است
تا جداران جہا را شاہ ما افسر بود	ایں گرا نامیہ گہر بنگر زکانے دیگر است
بود آں فرزندیک پیرے زینجا انجیڈ	یوسفش خوانند مردم آں جوا دیگر است
بر سر مالے فلک ظل شہ و شہزادہ	سایاں دیگر بزیر سایانی دیگر است
ریشک گلزار جہاں باشد نہ چویناچ	حبذا باغ دکن را باغبانے دیگر است
بر منار لہائے خود ناز و اگر شمع مقرر	جہے سا آتانت را مکانے دیگر است
نیت ممکن غیر را باشد رسائی تادرس	بہر خطان شہ ما پاسبانے دیگر است
میر سامان عویت اورا بود حضرت خلیل	میر ہمان دکن را امیر بانبے دیگر است
تا چہل خانہ اگرچہ دآقاروں گجہا	مر ترا از غیب گنج شایگانے دیگر است

پایہ بے مایگاں از لطف تو گر دو بلند  
جلوہ گاہت فیض بخشندگان غلام  
سایہ پروردان راحت را نباشد دیو  
منت مجنوں کشیدنیت کابجھری  
کشتی مار از طوفان حوادث باک نیت  
بر کنار سفرہ خود گزینہ مارا جادوی  
بخطا بر دل نشیندے شہ ناو گن  
زادہ از پیش رو طاق حرم طاق  
عالم دلدادگان مہر و الفت امیر  
نسخہ تو کیا گر سود کے بخشہ مرا  
گر مراد شمن تو باشی باش اپنے فلک  
گر دش چرخ کہن بامیں سازد گوسا  
گو سفر از ہفت منزل کردہ با پوزرا

ابج بام منسرت راز و بانے دیگر است  
گو ہمہ فرمان بر بندہ سروانے دیگر است  
بر تو جاب قربان کنداں جانفشادگیر  
بہر لیلیائے تناسار بانے دیگر است  
ناخدار بجے مبریاں باد بانے دیگر است  
روزئی ماینرے منعم ز خوانی دیگر است  
ایں خدنگ ناز و انم از کمانے دیگر است  
سجدہ گاہ عاشقاں ابرو کما دیگر است  
ہم زمیں دیگر بود ہم آسمانے دیگر است  
در و میدان فلاکت را د کا دیگر است  
سج پود اندازم مہربانے دیگر است  
ایں پریشاں روزگار را جاد دیگر است  
رستم راہ سخن را ہفت خوا دیگر است

کے کسے دیگر سر ایدینے دلکش چشموں  
بشورے سخن چمن شیریں زبا دیگر است

قصیدہ تہنیت خیر مقدم تشریف دہی شاہ جہاں فرید و صولت دار اشوکت  
اعلیٰ حضرت بندگان عالی متعالی مذللہ العالی فرزند وادکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ از ہر

بخدا زمانه نوی شده تو بر قیخ کهن در آ  
 تو بهار گلشن آرزو دل نخلند اسیر تو  
 به نگاه ناز خرد و باره او اغمره دل فرا  
 ز چمن تو مرغ چمن مرو می گویمت بخشنه  
 رخ صاف آئینه در نظر در عکس لعل رسا  
 به تن فدای تو جانها همه را و در زبانها  
 تو مراد خاطر جز و کل بود از تو رونق جام  
 قد و قامت تو دهر خیر تو شاخ و بهر بهی  
 بود از تو رونق ملک دین با فضل خدای  
 تو خجسته گوهر آدمی بحصال گو چو فرشته  
 تو ضیائے محفل خسروی فروغ شمع کبریا  
 ز سفر گرفته طهر شگوه همه دشمنان تو سپهر گویا  
 بخدا که طلق خدا توئی همه ساز و برگ و توانا  
 طهر و طرب بر تا کن تو بنا خضم کن  
 تپوشد شهاب ز خدا عطا چو کند پای و غا  
 همه زیر حکم جهانیا که شده اناام تو نشر حال  
 پئے پوسه تا قدم تو چه قدم فیض از دم تو

بنوائے مطرب خوشنوا سبز زم قی در آ  
 به شمیم کامل مشکبو بغضا صحن چمن در آ  
 بخار ز گرس فتنه ز آب سبکست دقن در آ  
 بخوشی ز جامه بر و مشو بهر دابر لعل سمن در آ  
 ز خطائے اهل حلقه ز به سواد ملک صحن در آ  
 تو بان جان و روانها بد کن را بد کن در آ  
 چو نسیم صبح بهار گل چمن در آ چمن در آ  
 بسیر ملک نکوا اثر بطراز شمع لکن در آ  
 تو بکامیابی و نشین بیا ملک کن در آ  
 نسر و جفا بتو گفتنی که پرا پرا بطن در آ  
 بسیر و ترا همه سروری نهی خسروا و کند  
 ز تو جلوه ما بر و روز شکوه جم بطن در آ  
 بجلوس گاه شهنشاهی چو سایه فکن در آ  
 بکشا و کارتاب کن چو علی تپه شکن در آ  
 بمصا کن تو سمندر اگلوی خضم کند در آ  
 سیر تاج و خاتم خسروا چو گلین لعل در آ  
 همه جمع گرد و قدم تو به صفا و تمدن در آ

همه بر مقدم تو شهادت شد و یاد کرده	تو طفیل حضرت ابو العلاء بدعا شاه حسن را
گهر سخن ز تو چینی همه نظر بر شنیدنی	عجب از تو شد گفتنی بگفتن قفل درین
نسزد سکوت و خموشی او عطا شد از زبان	سر زبیر اهل سخن سر آبخن را سخن بر آ

همه در آن صف ده که شد جمع بیکدیگر  
بجدا زمانه نوی سده تو بر قص حیرت کن را

### قصیده

ترازینده یکتائی ترا لایق همه دانی	عیان چو آئینه بر تو همه احوال پنهانی
شب یجوری بنی سویدای دل کافر	درخشا از نگاه مهر تو نجم سلمانی
اگر کافر بودی و من و گریه بود و فاسق	خدا و نذازلطف تو همه ارق ارزانی
ز حکیم کن بیک لحظه همه را کرده پیدا	در آن ساعت کنین جمله ماند مسخ تو مانی
خلیل از بے نیایا او بر خوشتن نازد	براهش کرد خوش خوش بجا آئین صلوات
رسد بر ساحل جود ز جودش نوح را کشتی	بے گو غرق شد عالم در آب از خوش طغیانی
سفینه غرق قارون را به بحر قعر قهرا و	باج چرخ از مهرش شده تحت سلیمانی
صریر خامه دلگشت زنا مشن نام را زینت	ز داغ بندگی او مه و دود را فروغانی
ز بهیبت مهر لرزنده بکمش چرخ گردنده	تاده در چمن ساکت بحیرت منورانی
همه اسما و همه اشیا و گواه هستی خالق	برینهم هستیش را گردانی سخت نادانی
ز اسم ذات اسما و صفاتی را اثر باشد	کز آن ذات محمد شد سر سر نور یزدانی



ستودن آن ستوده را بگشت چو	پس از حمد شاید محمد را ثنا خوانی
محمد منظر اول ظهور آخر دوراں	قوام هستی عالم قیام نوع انسانی
جلیس خلوت معراج شمع جلوہ این	پیامش دعوت حق بود و نطقش وحی بانی
محمد را سر آیدن کرا اما کماں بود آخر	علوئے شان اوقات شده از نظر آبی

که چون وصف محمد را نباشد خلق پایا  
کنون برخواں بوصف شاه آصف مطلع ثانی

## مطلع ثانی

ولاتا که بدرد ورنج و غم با مبتلا مانی	بگویش شاه آصف همه حال پریشانی
اگر پرسی که امت آن شاه عالی هم ازین	بگویم میسر محبوب علیخان ظل سبحانی
سکندر بخت و دارا تخت و جم ز فریون	بمیدان رستم و دارا به ایوان شمع ثانی
فلک منت ملک تیر جهاندار و رهی پرو	به قوت بازو و سید بخوبی یوسف ثانی
چه قوت قوت بازو چه خوبی خوبی صورت	چه سیرت سیرت نیکو چه وقت وقت ثانی
صبا هر صبح دم بختانش رو خود باله	که باشد بارگاهش مهر و الطاف جوانی
بیدار در کشن مهر و مرا آرزو باشد	بود خاک در او سر بر چشم صفایانی
بایوں عهد عهد تو خوشا محمود وقت تو	بسیر مت کردم آینه قانی و خاقانی
نشسته با ادب پیش تو شاه جهان با	همه از تو یارم زند آیین جهان بانی

بگو اورا کہ یا مارا سز و چاک گریہ بانی  
سخن کوتاہ باید تا کجاے شوق و طواری  
کسی بالاد و دست خود بزیرب فروخا

تہدیتیم او گل بہشت خویش زرد  
کنوں وقت دعا باشد بکن خیم کلام خود  
دعائے کاں ز دل آید اجابت را تویر خود

الہی تا قیام ہر دمہ شام و سحر باشد  
بود در عمر و اقبال شہ آصف فراوانی

### قصیدہ

مریض در دالفتش بہ گریہ زار زار  
ز دیدہ اسگِ خوں رواں با جھن پیار  
غمو دہ مرگ ناگہاں بہ پہلو مزار  
ولے کرد او گزر گزشت روزگار  
مگر با خنکاش شکستہ صد خار  
ہم اندرون آبلہ خلیدہ نوک خار  
نشستہ درہ عدم لعجز و انکسار  
سیاہ روز بہ چو شب بفرط انتظار  
بہ دل جگر نہ قابوئے زمرگ کا زار  
نہ دیر دیدہ نے حرم نہ دشت کو ہزار  
بکہہ شعلہ ریز شد بہشت زد شرار

ہلاکشان تا تشکشیدہ سر بہ دار  
بہ سینہ سوز غم بہا چہرہ رنگِ غفر  
خیالِ کل کل تباں پریشان کن خواہش  
سوئے کوئے او بسر دلم سوئے او نظر  
بدل تصور تباں نظر سوئے گلر خاں  
دواں بسوئے قافلہ ہمہ بیائے آبلہ  
ز بار غم بہر قدم شکستہ دل گستہ دم  
دست خوگر تعب جگر پرستہ خشک لب  
نہادہ سر زانوئے کشادہ رگ بہ بار  
چنین بہ مبتلائے غم خجائے رفت بشو کم  
بہ دیر سجدہ ریز شد کعبہ در ستر شد

بید حال من چنین یکے بگفت بنش  
 کدام شد شه و کن نظام ملکیت زن  
 به عدل پیر و عمر به بذل شاه نامور  
 سخن شناس و قدر دان بفرمای  
 پناه ظلم دیدگان ملاذ دل شکستگان  
 ز آب لطف و اتقان بس ز رو خایگان  
 مرا قسم بجان تو چه بشود فغان تو  
 بگفتمش خدای را کجا شد و کجا گدا  
 به گرد و بارگاه شه بلا وسیله از چه راه  
 اگر بزور قسمتم گزین بود و سیلتم  
 بگفت وائے بے هنر که نیست ترا خبر  
 گزین امیر خوش سیر علم و عقل بهرود  
 بلند گشت زمره با وج چرخ تا به مه  
 ز بهمین سلطنته خج یار ملک  
 درون دیده نور با به سینه مار و مار  
 تمک شعور با تفاخر غیور  
 به بزم بگ و ساز تا به رزم ترک تار

برو پیش شاه دخی شست روزگار  
 که مدح او بهر چمن سر و چنگ تار  
 بهادر چو شیر نر بوقت کارزار  
 فدائے نام او بجا صغار و کبار  
 کشاد کار بندگان کلید بسته کار  
 چه رویا چه شامیاست و غبار  
 علاج در دجان تو کند چه عمار  
 کجاست بخت من رسا رسم بدین وقار  
 رسم چیاں کنم گله ز ظلم روزگار  
 بهین لب است حکیم ز بهر زبان کار  
 شنو که شاه داد اگر بفردا اعتبار  
 گزین شاه بخور و فرودش افتخار  
 سپردشاد را همه نظام نظم کار  
 بهیست بهر مکتب گرد او ستار  
 شکست با بصورت او قرار بقدر  
 بجل کن تصور با به جبر اختیار  
 بخلق از توانا با کفیل نطق خود را

خوش زمانِ خوبر خوشند صاحبِ هنر  
 بخدمت رسیده ام نه ز غم زنی و لم  
 تو منعم کرم فرا و منعم گدای بے نوا  
 و لے قدیم بنده ام چه تا زنگِ بخت  
 دیانے در و دل کن علاج آفتل کن  
 بے گزشت عمر من تو خلا جان کن  
 کنوں وزیر نیکو گردیایم آرزو  
 خائے رانما کنم سپاس بخت  
 الهی تا بود جهان زینت و آسماں  
 به خاک تا بود شاں نقش پایم روا  
 بین و درون روا در دیز خوش نهاد

کنوں بودند طوق زربه گردن چار  
 مرا تو وارماں ز غم تراست اختیار  
 چو من اگر چه بنده ماتراست صبر  
 بدین تو زنده ام زول بار خارا  
 حصورا خجل کن بود شرمسار  
 نه گنج شگفت زنی من زار و زار  
 که هست خلق لطف تو و اول و آخر  
 ش و وزیر اکرم و طاعت خیار  
 بودند زبیر حکماں به کشور و دیار  
 به شاهزادگان مایه بود قرار  
 نگار شاد و را به خلق شهریار

نید و زبیر امور به خلق کن یک نظر

نید و زبیر امور به خلق کن یک نظر

سید بنی بخت شاد و مبارک تخمین شاد و مبارک

نشدت غم زنی و چمن هزار هزار  
 نشانه قطره شبنم زنی و چمن هزار

نیم صبح و مید و سید نصیب  
 بشت ابرو کم گردن و چمن هزار

تباہ نقش و نگار است کوچ و بانار

بدیدہ باز گردد نگاہ از دیوار

صبا برفت ز صحن چمن ہمہ خس و خوار  
بکرد صاف پے آمدن رو گلزار

صفاست گوشہ گلشن چو عارفی لدا  
بخوشی تن تو نگہدار دیدہ ہشیار

شدہ است از پنے نظارہ پائمال بہار

بدیدہ باز گردد نگاہ از دیوار

فرز خاک چہا تازہ گلشنانی بہت  
بزیر چرخ ہمہ ساز شادمانی بہت

فدا بصورتِ ایں بنم روح مانی بہت  
کو جشن سا نگہ مخملِ کیانی بہت

چہ نقش بست بزرگ گھر سر گلزار

بدیدہ باز گردد نگاہ از دیوار

جہاں چہ مایہ طرب خیز زبہ است امرو  
چراغ طور دریں یزیم شمع شب افز

شبِ برات شبِ روز بہتر از نومو  
نظر بدل دل من بانظر ادب آموز

قد بجائے نہ خمیر و چو مردم ہمار

بدیدہ باز گردد نگاہ از دیوار

دواں دواں بخوشی ہر طرف تاشانی  
شگفتہ رو ہمہ مسلم نمود و عیانی

نہ پاسِ نام کسے را نہ خوفِ رسوائی  
بکف پیالہ چہ صہبایا چہ مینائی

بفرشِ سبزہ بخسپد چو سبزہ بیدار

بدیده باز نگردد نگاه از دیوار  
 تدرود و کبک به صحن چمن خرام کن  
 غزل سراسر بر شاخ مرغ خوش الحان  
 با نجنم همه اهل سخن سخن سخا  
 بلند گشته صد آفرین گویا  
 شده چو طائر وحشی اسیر دام شکار  
 بدیده باز نگردد نگاه از دیوار

ستم شکار بتانے بجن خود مغرور  
 بدستبرد دل عاشقان حیا مشهور  
 ملک فریب که دل داده قیصر و غفور  
 قسم بپاکئی نیرداں همه سر ایا نوز  
 ز جلوه ما در و دیوار گشته پیرانوار  
 بدیده باز نگردد نگاه از دیوار

به خانقاه و حرم دیر و مسجد و بنر  
 چه شیخ و برهمن و زاهدان نیک نظر  
 همه ز بهر دعائے شد دکن یکسر  
 سر نیازگون پیش خالق اکبر  
 بکام شاه بگردد سپهر خوش رفتار  
 بدیده باز نگردد نگاه از دیوار

کلام خویش توای شوق ختم کن  
 چو عمر خضر بود طول عمر خرد و ما  
 شهباز و فزول از تار و باد ترا  
 شود بجن و جمال تو مهر و ماه فدا  
 چنان به جلوه که شاه محو شد یکبار  
 بدیده باز نگردد نگاه از دیوار

توجیع بند و تهنیت سرفرازی وزارت مهاباجه کشتن پرشاد بهادری السلطنه  
وزیر اعظم سلطنت آصفیه خلد الله ملکه و سلطنته

یار بکنون چان نه برآید مرا و ملک از شرق تا مغرب فزاید سواد ملک  
شاه و وزیر راست توجه بداد ملک معدوم شد ز ملک نشان فاد ملک

شاه نظام مالک فرخ نهاد ملک

بخشید شاد را همه بیت و کشا و ملک

کشور گشا و داد گر خضم بر فگن انجم سپاه و مهر گزین طل ز المنن  
ناگاه گز غصه بد جلیب شکن تافرق غرق خوں بشود آه و خن

شاه نظام مالک فرخ نهاد ملک

بخشید شاد را همه بیت و کشا و ملک

گردون پناه خن ز من شاه نامدار اسلام راست از تو شها غز و اقهار  
زین پیش کرد گرچه تم چرخ بد شعار اکنون رسد بداد دل خود امیدار

شاه نظام مالک فرخ نهاد ملک

بخشید شاد را همه بیت و کشا و ملک

ای نو بهار زلف عروس چمن بساز چرخ بریں بکام شه داد گر به تراز  
شادن دهر را به در او میر نیار ملک کن به خدمت شاه دکن بنار

شاه نظام مالک فرخ نهاد ملک



بخشید شاد را همه بت و کشتاد ملک  
 شام دکن ز صبح وطن خوشتر بود اینجا بلند پایہ ز گردوں زمیں بود  
 شہ را تمام ملک بنیہ نگین بود یارب مدام فتح و ظفر مہر بود  
 شاہ نظام مالکِ فتح نہاد ملک  
 بخشید شاد را همه بت و کشتاد ملک  
 اے اے ملک خار غم از دل برو کنیند بہر سجد پیش خدا سرنگوں کنیند  
 شکر و سپاس خالق بیچون کنیند انجیکہ کرویت خدا را کنوں کنیند  
 شاہ نظام مالکِ فتح نہاد ملک  
 بخشید شاد را همه بت و کشتاد ملک  
 مارا سز کہ ہچو نیاکان خوشتن قرباں کنیم بر شہ شہزادہ جاوہر  
 بہر حقوق خدمت دیرینہ و کہن عرضہ ہمیشہ و زیر شہ دکن  
 شاہ نظام مالکِ فتح نہاد ملک  
 بخشید شاد را همه بت و کشتاد ملک  
 دانستہ اید کہ بچہ پختہ شد تمام نئے نئے چنین خیالِ شہا باطل و غماست  
 خون گریہ با جوش زرد بجائے نام مایوس مچکدہ نشوید از حصولِ کام  
 شاہ نظام مالکِ فتح نہاد ملک  
 بخشید شاد را همه بت و کشتاد ملک

اے ملک طاعتِ شہ دیباہ واجبیت      شامست ہچو روح رعیت چو قابلیت  
فطرت بقا و عالم خود را چو طالبیت      طبع شہ و وزیر سوتے نظم را غلبت  
شاہ نظام مالکِ فسّخ نہاد ملک  
بخشید شاد را ہمہ بہت و کشاد ملک

مارا چہ غم اگر چہ عدد و چرخ چنبر است      برفرق ما چو سایہ فلکِ نطل داوار است  
آخر فلک بہ خاکِ دریا و انگوں سر است      دشمن اگر قویست، نگھبایا قوی تر است  
شاہ نظام مالکِ فسّخ نہاد ملک  
بخشید شاد را ہمہ بہت و کشاد ملک

اے شوقِ شاد شاد بصدِ عجز و انکسار      دست و عامل بند کن پیش کردگار  
باشد شاد و باشہ شہزادہ نامدار      چنداں خم بہت مہر و مہ و چرخ را قرار  
شاہ نظام مالکِ فسّخ نہاد ملک  
بخشید شاد را ہمہ بہت و کشاد ملک

نقل ترکیب بند مصنف جناب لوی مشعلی نمانی صاحب

اے دکن اے کہ جہانِ اسر و سودا با	اے کہ جموعہ صدیاس و تناباست
اے کہ صد نقش زہر پر وہ برا بھختہ	اے کہ صد جلوہ گر بہا ہے تہاشااست
زاہد استی کہ سر و حق صفا بہت ترا	شاہدستی کہ دلا ویز و دلاست
سازیرنگی و صد نغمہ رنگیں داری	موج از رنگی و صد پیکر زیباست

یادگارِ خشمِ دیلم و سلجوق استی داتا نہائے غزیراں ہمہ از برداری آں پراگندہ نژادِ عرب و نسلِ عجم گرچہ شیرازہ امت ہمہ ابتہر شدہ است گرچہ زان میکدہ اکنول اثرے نیت بجا گرچہ آں تازہ چمن رفت بتما راج نیراں	مایہ دولت بغداد و بخارا بات خبر از قافلہٗ یثرب و بطحا بات یعنے آں دفترِ اسلام مجز با بات آں ورقہائے پراگندہ ایک جا بات جرعہ چند از ان شیشہ و مینا بات باز ہم بونے خوشی زان گل غنا بات
---	--

گر مئی صحبت آن میکدہ سرخِ چرخِ بہت  
مصر و غرناطہ و بغداد در آغوشِ تو بہت

اے بزرگانِ گرانمایہ و ارکانِ دکن ہر سر موئے من امروز زبائے شدہ است پائے تاسرِ مہر بندِ کرہائے شہادت باغیہ چو من اینہم الطافِ کرم ہم زگیر اے اخلاق و لاویز بود بونے خلقِ تارے کہ بنی بر دم ورنہ یا رب! باو کہ ایں تختگہ دولت و دیں میر محبوبِ علیخان، نظامِ آصف جاہ تہجدِ مرتبہ فواب و قار! الامراء	اے ہمہ شمع فروزندہ ایوانِ دکن بپاس آوری منتِ اعیانِ دکن میتوان خواندیم از جملہ اسیرانِ دکن چہ کنم گر نشوم بندہ احسانِ دکن کہ بود و مئی و شامی ہمہ بہا دکن تواند کہ شریعہ گل و ریچانِ دکن سبز و خرم بود از فیضِ سیلانِ دکن تاجدارِ دکن و مقصر و خاقانِ دکن آنکہ پدایہ نژاد از شرفش شانِ دکن
--	--

واں دگر صدر نشیناں و غزیرا یمن  
که بود از دم شاں زینت ایوان دکن

همه را بزم طرب با سر و سامان باشد

مشعلی ختم هم از حاشیه بوساکن

تاج

ترکیب بجوایت کب بند جنابت لوی شای نهانی - بتاریخ یازدهم صبح الثانی  
چلک عام کاسا پولیسین موطن خوانده بودند چنانچه اول نقلش برآمده بود و قلم خطا

روح کرده شد

لحم طوس سرخ بدینسان با است  
از محبت خود آورده و تا امان است  
یادگار و اثر نیرب رطلجا با است  
کثر شام و جشن با سر و سامان است  
رونق و زینت از با و بند با است  
حسرت افزونگی بخش و بر نه با است  
عزت زنند و حرمت اشتبا با است  
برگشوده درین حب و تمنا با است  
چونکه پیوند ازان قوم حیار با است  
وای بر ما که ز ما وعده فدا با است

ای دکن معجزه حضرت عیسی با است  
شد ز اقصای سواد تو ظهور آدم  
از جنس بجایاں چه تو نباشد دیگر  
از تو سر سبز سواد ختن و نه بر و جم  
به تعصب سوء اغیار نظر با داری  
سر بر آورده بانسوز یک گوشه بند  
اگر منی آتش زینت سپند سوزان  
تنگ چشمان اجماعه تبیدل سارا  
نتوان گفت عرب که پراکنده شد او  
غیر و بیگانه همه از تو بر و مند امروز

اگر چه مو ناطه و بعد دورا غوغا یو هست

بسیار و نادیده از این فیر امونر با است

اشک ماتر کند گوشه دلمان کن  
 راست بازند فلک با تو حریفان کن  
 سر بلند است از آن شاخ درختان کن  
 مست باشند همه با ده فروشان کن  
 بخدا و یو فلک مست سلیمان کن  
 گوئیا سفره عام است دلاخوان کن  
 در وطن نیز غریب اند مقیمان کن  
 شاه و دستور خدا یا همه اعیان کن  
 همه مداح شهنشاه و بناخوان کن  
 تا بخوانند مرا نیز ز خندان کن

تیشہ نہند بر او گہر از کان دکن  
 کج میا و نیز به چیں مہرہ خود را زباط  
 پرورش یافته چون ز آب کریمہ نظام  
 تخت بہر خدا دست ایناں برد آ  
 نصیرید بگرایں ناز و آوا تو پری  
 یار و اغیار ز جو و کمرش زلہ ربا  
 ہر مسافر برد از ملک دکن لطف طن  
 شاد باشند ز فضل تو باقبال نام  
 شبلی و حالی وہم داغ و گراچی عری  
 سخت دشوار بود پیش چنین اہل کمال

در چیں بزم ترا شوق چہ امکان باشد  
 از کسے حرف زاند مثل تو نادان باشد

قطرہ آرد و سنفہ عسل از خوش جوی

نہیں ستارہ دنیالہ دار و زانی  
 جبکہ ہے پیر فلک آتشیں خویلیں  
 حقیقتہً ..... اسکی سہیل بہت خوب چرائی  
 کہ رنگا آصف دیجاہ کی گسرا نی  
 سبکو اسبہ قطار ..... صنفہ عسل  
 رامو غار یر کا عالی ..... شہرہ و مار سادہ الموم بہر پیر کوٹ، مطبوعہ میسرور کن  
 ..... راہ نشہ ماف

<p>اگر تراست نصیب ز فہم انسانی          ز مطلعش ہمہ آیاتِ سخن بر خوانی          نگفتہ است کسش سعد جز پریشانی          بوؤ ذکر نجوش کماں حیرانی          بے شمر دہ رودادہ گر انجانی          کہ برخلافِ حقیقت ز خود سخن رانی          ترانہ بود مناسب بایں مہمانی          بلا لحاظِ ادب چہاں کنی گسارانی          بخفا شاہ ہمایون ہمہ سہمانی          خوشا کنیم بہ بال ہما گسارانی</p>	<p>مناز بر سخن خویش از سر جدت          تارہ کہ بود نامِ نجم جاربوی          گہ ز عہدِ سلاطین ماسلف ایندم          شنویم ہمہ بیت شناس و شاعر را          بہ شرنیز تو ز آثارِ سخنِ ایں کوکب          عجب کہ باز راہِ خطا و کج بخشی          باستعارہ فزنی نہادہ نامِ چنور          بہ شاہِ آصف محبوبِ خلقِ ظلِ خدا          سر د کہ خیر گالان شاہِ خلقِ پناہ          از آنکہ خسرو باہتِ افسرِ شاہان</p>
--	--

شنو ز راہِ محبت ز آلودہ شوق

بایں طریقِ مروعاتت تو خودانی

اعترافات

یہ صفتِ قطو آروونے باو صفتِ افسانہ گویند کہ کوانہ بقیہ افسانہ منجمود  
 ہستی نہ نامور شعراء و فرشتہ شناس کہ سخنیں قرار پاہوتے ہمارے داوید لغتِ ظلِ شاہ  
 کسبِ دیباچہ ظلِ اعلیٰ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے جو منسوب کیا ہے کہ ان بے ادب  
 سنتِ غلطی کی ہے۔ طریقِ بالِ قد ذکر کیا ایک عبارتِ شریعتیہ ہے۔

مصنف قطعہ کی طبع رسا و اعلیٰ فکر کی تحنیں کے بعد بیان کیا ہے کہ اب تک کسی شاعر نے ایسے افولکے مضمون کوئی نظم نہیں لکھی۔ میں کہتا ہوں کہ ایسے منحوس ستارہ کی نسبت فہیم و عاقل شاعر کیونکر ایسے تشبیہ و استعارات سے بادشاہوں کی جانب منسوب کی جاتی کر سکتا ہے۔ فافہم

(۲) اس موقع پر کتاب فرہنگ آصفیہ کی جلد اول کے صفحہ (۸۷۶) کو ملاحظہ کیا جاوے اور اس دمدار ستارہ کی معنی صاف الفاظ میں (جہاڑو تارہ) لکھا ہے جس کا ترجمہ فارسی میں (نجم چاروبی) ہے۔ جب عام طور پر جہاڑو ایک ایسی منحوس چیز ہے جس کا نام عام جہاڑو اور عورتیں بخیاں بدینی رات کی وقت نہیں لیتے ہیں تو پھر بتائے ایسی شے کو چور بنا کر بادشاہوں کی گس رانی سے منسوب کرنا کس قدر معیوب و ناجائز ہے۔ خود ارباب دقیقہ شناس پر بھی نہیں ہے۔

(۳) مصنف قطعہ اول و اولیٰ یہ بتائیں کہ پیر فلک نے کس چیز کا چور ہاتھ میں لیا اور مصنف نے کس کو چور بنایا ہے اگر اسی دمدار ستارہ کو بنایا ہے جیسا کہ اسکے قطعہ سے ثابت ہے یہ بالاتفاق مخمین و غیر مخمین اکبر ہے اور اسکو لغت میں جہاڑو تارا کہتے ہیں پس جہاڑو کا چور بنانا اور اس گس رانی کرنا آیا درست و جائز ہے؟

(۴) اب میں ان دونوں معنوی اعتراض سے اعراض کے خاص لفظ و دمدار کی کو پیش کرتا ہوں اگر یہ ستارہ علی الزعم مصنف قطعہ اول و غیر محال بالذاتہ منحوس نہ مانا جائے تو (دوم) جو سب جانوروں کے اعضا میں سے ایک نہایت ذلیل و مکروہ



چیز ہے..... جو نہایت مکروہ و نذل مواقع پر مثلاً۔ گدھے کی  
دُم۔ کتے کی دُم۔ آلو کی دُم وغیرہ استعمال کرتے ہیں کیا ایسی دلیل و مکروہ چیز کو  
چنور بنانا اوس بادشاہ کو بھی گس رانی کرنا زمیندہ و جائز ہو سکتا ہے اگر خود مصنف  
قطعہ اُرو و کیلئے ان چیزوں کا چنور بنا کر اونچے سر اور منہ پر بغرض گس رانی پہن  
توایا وہ گوارا کریں گے۔ اگر نہ کریں تو پھر خود غور کریں کہ شاہان اولوالعزم خصوصاً  
ہمارے محبوب عالم سلطادیں پناہ عالم پرور کے لئے اوسکو منسوب کیا ان عیسا سلطنت اور خیر  
ریاست کیلئے بقدر باعث ہے۔ (پیش)۔ ۱۱۔ پنجہ بر خود نہ پسندی بر دیگران ہمہ پسند) اور  
نیز مطلق گس رانی عموماً بلا ایماء و اشارہ عمل و موقع و جلوس و دربار کے ناممکن ہے فہم  
(۵) خیر اندیشان مملکت و مقلدان ذی فہم و قدرت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہمارے سر پرست  
وزارت آف جناب شاد کمینہ خاضع شیفہ و جاں فدا اپنے اقلے ولی نعمت  
حضرت (آصف) خلد اللہ ملکہ کے جسکی کلید عقل ساو دہن دکانے نہایت اوقین  
معاملات انتظامی اس وسیع ریاست ابد مدت کے بت و کشاد کو مضبوط کر چکی ہے اور  
اپنی اعلیٰ طبیعت کی اوج رسائے آسمان سخن کے وہ قمارے تو راہے جس کے اثر  
اکبر رسوا و کم و اود و لونی تائیچی پہ بھی برق تجلی چمکا رہا ہے۔ (۶) ہمسہ اُرو  
اسے مقابلہ میں کچھ نہیں فرما سکتے تھے۔ اگر اس نامیموں تہذیب کو کسی نغمہ و نثر پرست  
و منسوب کرنا مناسب تصور نہیں فرمایا ورنہ اس دہشت گرد کی اچھی طرح جاننا  
فرماتے۔ پس میں بے لحاظان وجود ورنہ افسوسناک و زاریوں سے منصف یہ نہایت

قطو ار دو کے حکام ذوی الاقتدار علاقہ سے امید رکھتا ہوں کہ ان متذکرہ طبقہ  
 پرچوں کو قبل از مشہر و شائع کر نیکے چاک کر اگر کالعدم کیے جائیں اور اس کے  
 کو کافی ہدایت و تہنیت کی جائے کیونکہ خدا نخواستہ ایسا بیہودہ و نامیمون پرچہ کہیں ہمارے  
 خداوند نعمت حضرت آصف خلد اللہ ملکہ و وزارت پناہ جناب (شاد) کی باریک  
 و دقیقہ رس مبارک نظر سے گزرنے نہ پاؤ فقط ۴۴ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ ہجری

## قطعات حبیب

قطعہ حبیب شہناز خواجہ خواجگان غریب النواز سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی تبریزی	
معین دین و غریب النواز با اسرار بہ حال سبکیں و سبکیں نگاہ رحم بکن	فتادہ ام بہ دست خستہ دل جگر او کا تو خواجہ دو جہان و منم غریب دیار
	دیگر
عارض چو بہر تاباں ابرو تو ہلالی بر بندہ کمینہ یک ذرہ لطف فرما	خوشید بھیشالی در صورت مثالی ای خواجہ دو عالم محبوب ذوالجلالی
	دیگر
کیکے تخم ارادت بہ منزعہ دل کشت خوشا نصیب چکویم کہ شوق او بودہ است	چو گک فتادہ بود روز و شب رگہ دریں بجا بہشت و آں بجا بہشت
	دیگر

کہ دیدہ ایم بسے بچنیں نیشب و فراز  
تو دیکھ گئے بشو خواجہ غریب نواز

بماچہ ہم زور تو چرخ شمع باز  
فتادہ ایم چو پاؤں شکستگان بدلت

دیگر

باجاب حضرت خواجہ معین الدین چشت  
یا براند سوئے دوزخ یا برد اندر بہشت

داد قدرت خالق دیر و حرم زیاد نشت  
ہر کہ را خواہد بخش خود راہ مہر و قہر

دیگر

ز غیر و آشنا کارے ندارم  
کہ جز خواجہ مددگارے ندارم

دریں محنت سرا یارے ندارم  
سپر و مہم با معین الدین خود را

دیگر

فخر ہر دو جہاں معین الدین  
حامی بیکان معین الدین

خواجہ بندگان معین الدین  
جہہ سا بردش امیر و گدا

دیگر

منزل رسان مقصد و سالار کاروان  
لے کار ساز خلق بمقصد و دل رسان

سلطان ہند واقف احوال بندگان  
بار او سیل نیست بجز بارگاہ تو

قطعہ در شان خواجہ بندگا فخر فقر و افتخار سا لکین حضرت خواجہ معین الدین صاحب کرامات

زاں رو نگاہ ادست جملت سورین  
کن یک نظر لطف سو نقش کتہ یں

شمرندہ شمع چرخ ز روئے تو شمر دین  
تو پر تو تجلی انوار احمدی

قطعه مدح در شان عرش آستان خواجه اسلاطین العزیز نواب قدس العزیز

مگر از مصیبت تر سنده خواجه

بیاد نام تو ام زنده خواجه

غلام خویش را شرمند و خواجه

ناری پیش اعدا در دو عالم

غزل مشاعره عرس شریف حضرت شیده عبداللہ صاحب قادری اقامت مسجد علمبر

بچشم حق تو بین وقت منازل ما

بیا بجزرت عبداللہ پیر کامل ما

بگو چگونه شود چرخ پیر حایل ما

ازاں که بار امانت بس گراں سنگ

رسید کشتی طوفان کنایه ساحل ما

سز و به نوح نوید سکون تو ان گشتن

پاس او که دم بدم خواند قاتل ما

خوشا نصیب ز به نخت باران بکیر

بوند باز ملک از چه رو عاشق ما

بحکم حق پے سجدہ چو پیش افتادند

چه مایه ارز گراں شد بنی محاصل ما

ہمہ ز اخربین فیض تو خوشہ چسبتم

مداں کہ بازی طفلان بود مشاغل ما

سزد کہ خوں جگر لخت دل تو اخور و

کزین حساب ہمہ خارج است داخل ما

خیال حکم و الامت رفو بسر باشد

کہ طوق گردن عارف بود حایل ما

خوشا نصیب ز تاثیر فیض عبداللہ

عجب کہ رستم دوران شود مقابل ما

بگوش حلقہ فرمان مصطفیٰ دایم

صد آفرین بکلام تو عشوق نیک

بیایہ زبم گن جا خویش در دل ما

قطعه مدح در شان حضرت خواجه بندہ نواز گیسو راز حسنی قدس اللہ سرہ العزیز

ز شانه سنخ شاخ مرجان تولی شب ساز گیسو  
ترا شاید کنی پریشان بروی بنده نواز گیسو

عجب مدارای صبا اگر شد سواد منہد و حبش معطر  
کشادہ باشد دم سحر کاں جناب گیسو دراز گیسو

قطعه حشر جلوس مت بست و پنجبال الیومین سلطان المنظم محمد عبد الحمید خان

باد اسعد بہر شہنشاہ داد گر  
عبد الحمید خاں برکابش دو دظفر  
کشور کش و تاج تاں ترک تابور  
دشمن ہمیکند ز حسام تو الخند  
جو را غلامت کمر بستہ بر کمر  
تا عیش اہل بزم فزون باد بیشتر  
در شان اوست آیت فی النار التقر  
شاہ از لطف سوئے من انداز یک نظر

بہر تہجد دولت سلطان نامو  
تا میں دعا کے خاص ہر از فلک اثر

جشن جلوس سلطنت سال بست پنج  
اے شاہ ذی شکوہ خداوندیں پنا  
سلطان ما محبت بنی بندہ خدا  
انجم سپاہ و خلق پناہ خصم برنگن  
میرنج میر عکر فوج و سپاہ تو  
ناہید نغمہ سنخ بہر بزم طرب ترا  
ہر کس کہ طاعت نکند اے شہ زمین  
تو بہر سروری و من از ذلت کمتر  
اے اہل بزم اندیں بزم طرب فزا  
آمین ما گوئید و من ہمیکند دعا

خواہد ز تو خدا دل امیدوار شو

سلطان را ہمیں کہ بگویم بہ گرد سر

قطر تہنیت نذر نوا قیلا لاسرمدار المہام بیاید سر کما عالی ایتبہ عید الفطر ۱۳۸۵

ایں دم وقت چمن غنڈ لب نغمہ سرا  
درون ساغر گل باہر ناز و ادا  
ہجوم بردر میخانہ گشت متاں را  
کنون بہ ترک در سیکہ رویم کجا  
شدہ است شربت دیدار یار روزہ کشا  
خوشا قصا دل آرا ہوائے روح فرا  
ز فیض خلک کف پائے اعظم الوزرا  
ازاں کہ ہست مدار المہام جلوہ فرا  
فراخ دست وقوی پنجہ خود پیرا  
بنہم جانِ ارسطو بہ رزم دست قضا  
بعدل نوشیر و او وجود بحر عطا  
کفیل نظم مالک معین دین ہدا  
بوند پشت پناہ تو عیسے و موسے  
گرش ہزار زباں از یکے شود پیدا  
قبول باد زماہجم زان سراں ما  
سبب تفاوت رہ از کجاست تا کجا

شگفت غنچہ بخند گل بہید بہار  
برخت ساقی ایام بادہ عشرت  
ز سوئے قبلہ چو بر خاست ابر قطر نشا  
چو اتفاق ہمہ بر شکست توبہ شد  
گرہشت ماہ صیام و نوید عید آمد  
فلک نامت بوزین رشک ارم  
باوج دولت و اقبال سر بلند شدہ  
شدہ است برج عالم چو آں مقام رفیع  
وزیر قوت بازوئے بادشاہ کن  
خطا نیوش و عطا پاش عادل و باذل  
بحسن مہر فیض و بزور شیر فلکن  
میشیر شاہ و رعیت نواز و ادگریں  
توئی کہ حامی دین محمدی زان رو  
مجال نیست کہے اک و وصف تو گوید  
نذر عید نظر لطف عز و شرف  
ز شوق نہ ناخیر روح مہر کمال

کنوں بر است مرا با کمال عجز و ادب	کنم بے تو چوں بنده از خدائے دعا
بہارِ نچہ خواستہ باشی خدائے بخشہ	بفضل خویش بخشہ ترا تو مارا
بعم و دولت و اقبال در جہاں باشی	طغیل شاہِ رسل تا قیام ارض سما

قطعہ تقریب عید الفطر می گاہ نواب فتح نواز جنگ بہادر تو ہم آفرین شکر و شاد

اینجا رسید و آمدہ پایش زیر رنگ	اے شوق کے تو اں رود از جا شخص رنگ
زاں رونق دادہ دولت پایندہ چو غلام	بر آستان حضرت فتح نواز جنگ

قطعہ سنگا میکہ عالیجناب اقبال الدولہ وقار الامراء معین المہم حال بر ما ملاحظہ فرما

ہوم آفرین فوق بخش شدہ بودند حسب فرمودہ یحییٰ محمد عزیز مرزا جہا دوم بدو  
محکمہ ہوم نامہ در محکمہ گفتہ گزرا شدہ در سال ۱۲۸۵

رخ تو مطلع جمیع سعادت و اقبال	ترا کفح و طفر آمد است استقبال
قدوم فیض لزوم تو ہوم آفرین را	فرزد حرمت و شان وقار و غر و جلا

قطعہ

انانہ بے شراب خوردند

امروز بہ کاسہ سرشاں

نقل و گزک و کباب خوردند

بنیم کہ طیور آب خوردند

قطعہ دیگر

خوشر نباشد در جہاں یار تنہا یستن	خنجیدہ لب با چشم تر مانند دریا ز
گر مرا بر تارک چرخ چہدم جاوہند	تا ہم نخواہم از خدایہم چو اسپا یستن



قطرہ خیر مقدم عالیجناب نواب الملک بہادر کہ برائے معاینہ دفتر معتمدی استابتیاج ۲ ہجری  
السلامہ ہجری رونق بخش شدہ بودند

مژدہ اے دفتر امور عام	ہم عدالت ترا نوید نظام
داد عزت ز خیر مقدم خویش	فخر ملک و وزیر صیغہ عام

قطرہ رحمت عید سعیدہ ماہ رمضان المبارک ۱۲۵۱ ہجری بیگاہ عالیجناب  
نواب فخر الملک بہادر معین الملہام و وزیر صیغہ عدالت و امور عامہ گزرایندہ شد

نگار و مطرب و جوش شباب بلبلا	رسید موسم گل ساقیا تعال تعال
چمن چمن گل رنگین و باغ باغ چمن	سمن سمن ہمہ برگات و شاخ شاخ بہار
شمر شمر سر پر شاخ و پائے سرو تدر و	شجر شجر شجر طور جلوه ریز جمال
چہ جلوه جلوه گل گل چہ گل گل امید	امید دل دل میدوار جاہ و جلال
جمال شاہد مقصود و لطف جلوه گری	کمال حسن نہیہ دلربائے حسن کمال
ہوائے سرد و سحر گاہ و عطر بنیر نیم	فضائے صحن چمن رشک تان خیال
خیال وصل تباں لیکہ دل بند کرد خدا	شنو شنو کہ بگوید اذان صبح بلال
چہ باک بزم طرب طوح گر کنیم امروز	شب گزشتہ سیر چرخ دیدہ ایم ہلال
ہلال عید مبارک بہ روئے تو دیدن	بد کنیم ز دلہائے خویش رخ و طلال
ندائے کرد منادی بکوچہ و برزن	مہر صیام شد بہت غرہ شوال
خلیفت کہ مفتی شہر فتویٰ داد	بروز عید حرامت صوم و بادہ حلال

نزاع حرمت و حلت به منقیاں بگزا  
 بدور آردیں بزم جام حبشیدی  
 زہے جلوس گہہ ذیوقار فخر الملک  
 امیر ابن امیر و کریم ابن کریم  
 امور عامہ و صیغہ عدالت را  
 شنیدہ ایم کہ میداد حاتم طائی  
 بسیں کرامت مہوج ما کند ایدوں  
 دل کریم کہ آئینہ جمال خداست  
 فقیر آنکہ سوائے زہجکیں نکند  
 تو بندہ پرورد من بندہ شاخوانم  
 بہر دعا کہ کند بندہ از دل مضطر  
 الہی باد طویل علی و آل نبی  
 شب بات شب روز روز عید بود  
 نظر بہ شوق کہ یک کمر بن بندہ

شراب ریزہ پیاغ بجائے آبِ ملال  
 کہ شیشہ بہت فلک کل جام بکلال  
 بود بوصف جمیلش زبان ناطقہ لا  
 گہر پیش عطایش کلم از بہا سفال  
 وزیر شاہ و معین المہام خوش اقبال  
 در آں نمانہ بایل ہر آنچہ کہ سوال  
 بلا سوال بہ مداح خویش مالا مال  
 چرا گدا نشاء کہ صورت سوال  
 کریم او کہ بہ بخشد کس بغیر سوال  
 پس از شنائے تو خواہم دعا کے جاہ جلال  
 اجابت از در حق آیدش با استقبال  
 دراز عمر گرامیش تا ہزار سال  
 شوند شاہ و مہمان تو عدد و پامال  
 نواز شے بکن اے منم خجستہ خصا

قطرہ مدحیہ بر طح غزل نجیب الدین دستی لصبغت توشیح کہ از سر سر ہر مصرع نام و مدح او

زنگ طراز رحمت مست بہار غوغائے تو  
 افسر افسانے توئی مسکن من بکویے تو

من بہ شنائے خلق تو مجھ دل بہرے تو  
 زندہ سردار توئی بحر بیکای توئی

طلح طلع من خوشامد سر تو شدم	فرخی سخن مرا رفت سخن بسو تو
یورش عرض مدعا برو قرار دل زجا	لب براد ما کشاروئے همه بسو تو
عقل سخت رائے تو پہلو شاہ جا تو	لائق دیدہ ہنر گردو غبار کوئے تو
یا بوی طب و خشک تر از زہم تو کا جو	بال سعادت ہمہ بہتہ تبار ہوئے تو
یادری نصیب من طالع سر نوشت من	گشت خوشا کہ بخت من راہ نام کوئے تو
خاک در تو کمیہ لطف تو عام ہر کجا	ابریم کف عطا مہر نیر روئے تو
نور چراغ زمیاں عدنی شیخ کیاں	باعث فخر راساں قامت سر و جوئے تو
ہمت اہل ذوالکرم دولت جہا شتم	آب رخ گل و گہرے تو آب و سوئے تو

دست بلند میکند بہر دعا و ارتقا

رامش چرخ روز و شب ابر و زوئے تو

ط ممدوح

قطرہ در مدح نواب قیالیاں رجب بہادر کشتہ انعامات سرکار جہا صنعتی القاب نام

مدام دولت و اقبال یار باد ترا	جنگ فتح قریب و صلح بخت مدیم
فقیر دوست و کرم پیشہ و غریب نواز	سز و ترا کہ بگویند بادشاہ عظیم

قطرہ در تہنیت جلسہ سالگرہ مبارکبت عہد ضعیفہ بر صغر طری

سپہ فضل و کرم سمان علم و ہنر

فدا بنام تو شاہ دکن چہ محبوب است	جہاں پناہ و جہاں خسرو جہاں داور
ہمایوں عہد و مبارک زمان و دور کو	با من خلق خدا خفتہ فتنہ محشر

سزود قدش لقب بندگای را  
 خوشا نصیب کن زانچه بر سر لب ده است  
 کینم بر تو تصدق به صدق دلش اما  
 چون شمع روی خود افروختی زگر می حسن  
 عیان ز لوح حبیت خط مقدری است  
 هماندم ز اثر فیض تو شود پیرا  
 خدای راست سجود و درود احسان  
 بفرق تاج شهی پامنه تو به سر تخت  
 وقار و فخر و طمأنینه و جاه و خشم  
 تمام شهر به ایزد که رشک فردا  
 جلوس سالک در جشن روز میلاد است  
 فردا ز طاق حرم صراحی سئ  
 بجای دیر حرم گفته شد زنده هوشی  
 بفرط مستی و جوش طرب زنجیری  
 بیا و باده گلگون در گلابی کن  
 تو محبت نشین تر شردی در محفل  
 بنوش باده که امر در جشن جمیعت

شهنش که بنده نواز است و هم به پرورد  
 نظام ظل اله ظل عاقل گستر  
 دل و باغ و سر سینه جسم و جاوید  
 غرق خیمه تجلیت شدت شمس و قمر  
 بحسن رای درین آئینه نگویند گر  
 به نخل خشک گل و غنچه برگ و شاخ و ثمر  
 ترا که تاج اولی الامر منکم است بسر  
 نشان ز دست کرم گنج گنج لعل و گهر  
 ستاده گرد سر بر تو جمله به کمر  
 خوشا رواق و خوشا سائبان خوشا منظر  
 بیاشتاب تو ساقی کثاب میکرده و نر  
 خطا معاف کجا در حرم شراب مگر  
 چرا که نیت زاین و از این مست به خمر  
 خطا و سهو که واقع شد است ز آب زهر  
 بهار آمده اندر چمن بزرگ و دگر  
 شراب شد بعد گونه بزرگ شکر  
 مکن ز منفی و قاضی تو هیچ و خطا

سخن دراز گوشت ختم کن به دعا  
الهی خسر و ملک کن بجایه و جلال  
طفیل احمد و اصحاب و آل و یجہاں  
بدستان تو خداں بود کل امید  
برنج شوق ز افلاس زانکہ خسر و مات

بود قرین اجابت دعائے وقتِ سحر  
بدین نور شاں باد چوں شہِ خاور  
تو باش شاہِ دکن تابد و شمس و قمر  
قد بہ خرمنِ ہستی دشمنت اخلگر  
سخن شناس و سخن آفرین سخن پرو

رستارہ بخت تو تا با وج کمال

۱۳۲۷

اگر یہ سوئے تو گل ہے کند بلطفِ نظر

حب قبلہ

قطرہ تقیر غیل شریف ابن مبارک حضرت یار و مرشد ناجی شاہ محمد حسن صاحب

تا کجا خواب خیز پاک شیم  
سرور ما جناب شاہِ حسن  
خلعتِ خاص زیب تن فرما  
جلوہ فرما کہ جملہ منتظریم  
عطر آلودہ کن ردا بردوش  
ہاں مؤذن و مددِ اذان  
ناکجا سیدی بدر و فراق  
کشتیم را با حل مقصود  
کن ز بہر نجاتِ شوق دعا

غسل کن ز آب کوثر و زم زم  
از برائے خدا و شاہِ امیر  
پس بروں آکزیں مقامِ عدم  
تا بیدہ کینم خاکِ قدم  
شو خراماں سجدے بیتِ حرم  
سجدہ در طاقِ ابروئے تو کنم  
سر کنم آہ و نالہ و بکشم  
برساں تا بعد عابر رسم  
کہ قفا داست او بہ بحر الم

سر کاغذ

قطعہ تہنیت نذرعید سعید ماہ شوال المکرم ۱۲۸۱ھ بمطابق ۱۸۶۴ء بمطابق ۱۸۶۴ء بمطابق ۱۸۶۴ء

روشن روز روئے تو شمعِ حالِ عید	حاصل بہ مبتلائے محبت کمالِ عید
قرباں بشام وصل کنم روز عید ما	دیدن مبارک است برو ہلالِ عید

### قطعہ تہنیت عید الفطر

عالمے راشد و دانشاد نیکو خوئے تو	تازہ گرد و غنچہ دلہا ز خنداں روئے تو
اے مہربانی میں خواہم ز فرط شوق دل	ہر کسے بند ہلالِ عید من بروئے تو

### قطعہ مدحیہ در شان عالیجناب فخر الملک بہادر علی محمد خان

توئی فخر ملک و چراغِ عدالت	ز فیضِ تو شاداب باغِ عدالت
کشد منفی و تختب ہم بہ دورت	شرابِ مراد از ایاغِ عدالت
نژادہ کسے در جہاں مجذوبِ تو	انوشرواں را سراغِ عدالت
ننازد بعہد تو چوں عدلِ باشت	کہ بر چرخِ ہفتم و دہمِ عدالت
ز شوید دیگر ز پیشیاں کس	چناں ز آبِ اصلاحِ داغِ عدالت
منِ خادمِ صیفہ عسائہ را	کجا حاصل آمد بلاغِ عدالت

قومی پنجہ شد شوقِ زان ساں بہد

بہ شایں کند صیدِ زانِ عدالت

لی

قطعہ مدحیہ در شان نواب قحار الملک بہادر محمد علی خان

دانا وزیر صیفہ پولیس برائے تو	انجام یافتہ است ہمہ کار و بالیک
-------------------------------	---------------------------------

از پاکدامنی و صفائی انتظام	آخر فروغش زنده گرد و غبار ملک
شد پاک هم عهد تو از دشنه عوس	حقا که این همه حس و خاشاک خار ملک
ای محترم معظم و عالی هم توئی	افزود همت بجهان اعتبار ملک
یا در ترا علی و مددگار حیدر است	چون ذات تست باعث تقصیر ملک
بوده است ابجد تو خلق خدا بمن	نار زنه چون بنام تو شهر و دیار ملک
از کوئے فیض بار تو هر صبح و دم	اندر ریاض و هر نیم بهار ملک
آراستی چنان مع بازار و کوئے شهر	گویا عروس آمده اندر کنار ملک
دیگر غمی مباد ترا جز غم حسین	نام علی تو بوده بس غمگین ملک
اغراز و احترام کند خلق را که بت	باقی ز نام تو بجهان افتخار ملک

هست این دعا شوق بودا بر روز خضر

بر ما و بر تو سایه فغن شهر یار ملک

۱۹۰۲

قطعه تقیر حبسه سالانه طلباء مدرسه دارالعلوم سرکار عالی بابت

طلباء درجه پاس فرمایند	سعی در علم و هم نه بکنید	از پی علم و حجت سفر	بر حدیث نبوی نظر بکنید
بجربیل علم چیت کمر	تا تو اند خوب تر بکنید	نیست جز علم مع غرور	غافلان ازین خبر بکنید
در همه کار و دنیا هم	پیروی پیامبر بکنید	انقلاب زمانه را معلوم	از تواریخ و هم سیر بکنید
تا تو اند خد استاد	موجب است اگر بکنید	نیست جز خدا از کس	تکیه بر گزیده برید بکنید
از بزرگان دین عالم و کمال	ناز بر همین سیر بکنید	همه یکدل شوید در حال	هم مدارا یکدگر بکنید



اگر خطای ز پیشین بینید	از ره لطف در گزینید	حد و حد بغض و کینه را	هاں خدا را ز دل بکنید
نه بر بارش شاه کن	شکر سلطه او اگر بکنید	قدر او را نواجب الملک	نزد محنت و بد اگر بکنید
حضرت ایزیل عمار الملک	هم با اهل او نظر بکنید	فتن و این را ز فتن میگوید	بند سعد گوشت و سر بکنید
حیف از کینه نفس اماره	من نکردم شما حد بکنید		

**قطعه** در شکر پدید آمدن سر سبز خبا نواجب علی جان با در جای که در و در کار نظم جمعیت

خواجۀ مانوب والا قدر	انبه از بهر بنده آزاد
نهر ستاد و صد دعا گفتم	خواجۀ گلشن همیشه باد آباد

**قطعه** در صفت تشخیص و تعلیل حکیم مصباح الدین خا نصبا دهلوی سلمه الله انوار

گردید از دست خود یک جرعه زلال	همچو آب خضر هر دم روح افزائی کند
شوی سپر بد بجزیرت از دل هر درویش	حضرت مصباح دین آیای سبحانی کند

**قطعه**

فتاویٰ بزین از پشت من پیدا	بدف شدن به بلا خور شست و بشستن
باغ دهر بان بنفشه و سنبلی	درستی خط من در شکست من پیدا

**قطعه** تنبیه بر بگردن تمنای معطیه قیصر منید عالین باب لوی محمد غریب میرزا صاحب

معتمد عدالت و کو تو الی و امور عامه سرکار کاغذ شعبان ۱۳۱۰

یوسف عزیز مصر و عزیز کوبی	حُسن دو بالا گشت ز تمنای قیصری
بے شبه خلق حسن خدا داد بوده است	شر منده پیش رو تو خورشید خاوری

ہر چند متصف دیگر اندرین صفات  
بر خود چو کردی خدمت خلق خدا فر  
نگیں سترگ سدا با معاملات  
فکر صواب و ذہن رسا در شریعت  
امید و ارادہ تو ہمہ اہل احتیاج  
قاصر بود زبان و قلم در صفات تو

لیکن درین صفت تو از انجملہ برتری  
خدا شکر از باد ترا چرخ چنبری  
طے میکنی بیک نظر و فکر سری  
در راہ نیک قافلہ ہمارا تو رہبری  
باید کہ گاہ گاہ سوئے شاں تو بنگری  
چند آنکہ وصف تو بکلمہ زان تو برتری

گوید کہ تلو باد ہمیشہ بہ نسرق تو  
خل ابو اسلامی و چشی وقادری

قطبہ مدحیہ نسبت جلہ عظامت قیصر مند بعالیجا لوی محمد عزیز مرزا رضا  
معتمد سرکار عالی علاقہ عدالت و کو توالی و امور عامہ سرکار عالی

اے عزیز میرزا ہر دل عزیز  
لطیف تو خاص است چوں بر عالمیا  
عالم احکام شرع مصطفیٰ  
عاشقِ بوبکر و عثمانِ عمر  
مستقد با اولیائے ذوالکرام  
صاف باطن پاک نیت نیکو  
خسرو دستور و وزراء دگر

زیر دستاں را قوی افروئی  
خاص عبہ خالق اکب توئی  
جاں ندائے آلِ پیغمبر توئی  
بیگیاں دلدادہ حیدر توئی  
بہرِ سکیں ما ئدہ گستر توئی  
خیر خواہ آصف و قیصر توئی  
از تو راضی زانکہ فرمانبر توئی

مرحبا در محفل عیش و طرب  
از زبان حال گوید روز و شب  
مردم و مور و ملخ آئیند گرد  
واقف از اہل کمال و ہر کمال  
رنگ و بوئی غنچہ و گل و چمن  
نخلبند و آبیار باغ علم  
راست گویم حق پسند راستی  
از برائے دوست تاسین سپر  
تو یتیم و بیوگان را دستگیر  
ہر یکے محتاج دامن گیر تو  
واقف حالات جملہ ماتحت  
خوب دانی راست و ناراست را  
نکتہ دان معنی شعر و سخن  
می توان دوزید چشم سورا

ساقی مستان بکف ساغر توئی  
نیر تاباں توئی اختر توئی  
چشمہ شیریں تر از شکر توئی  
ہم ہنہرند و مہنہر پر توئی  
بحر و کان را حل و ہم گوہر توئی  
تازہ دار شاخ برگ و بر توئی  
طالبان علم را یاور توئی  
بہر اعدا ناک و دخیل توئی  
جانفراے کہتر و مہتر توئی  
چونکہ چارہ ساز و چارہ گر توئی  
از روشہائے ہمہ ماہر توئی  
بہر کجباران شکست سر توئی  
بامزاج شاعر را خور توئی  
چوں سراپائے نگو منظر توئی

سہر اتہنیت شادی میا مولوی محمد علی صاحب نوشاہ حبیبہ مولوی غوث محی الدین صاحب

بخور نوشاہی بابت چو بر سر سہر  
خواند چوں سورہ اخلاص خلیل موی

گشت ثابت کہ بود طالع یاد سہر  
جلوہ طور شدہ بر رخ انور سہر

صورت دولت جاوید دروین که بود  
 میتوان چید کز و گوهر مقصود که هست  
 هاں بهم رنگ گل و نیز به هم رنگ گهر  
 چون نباشد بخدا راحت جان نشسته  
 میتوان گفت سزاوار سرشاهانت  
 همه شاهان جهان بر سر خود جا دهند  
 از دل و جان همه شکیبایان تو  
 مر جاصل علی این فلک پیر بنور  
 نشست مانند گل تازه رشادی گفت

پرتو آئینه بخت سکن در سهر  
 معدن سیم و زر و لعل و جواهر سهر  
 راست گویم که یقین است مرا سهر  
 هست لاریب قرار دل مضطر سهر  
 پیمان تاج فلک مهر منور سهر  
 باعث فخر جهان گشت مقرر سهر  
 هست رخسار بخش غیرت خاور سهر  
 چشم بد و چنین دید نه خوشتر سهر  
 باغبان دید چو هم رنگ گل تر سهر

غزل در حیه در شان عالیجناب فخر الملک جهان و معین المہام وزیر صنو عدالت و

ایر عامه سرکار عالی

لے فخر ملک ملک بنار و بنام تو  
 اینست لوح بخت سعادت ترا نصیب  
 در حق اہل ملک خدا را باذن تو  
 و انا دلائل ز غم من فیض تو خوشی  
 هستی ز بندگان وفادار شاہ دیں  
 بہر رفاه خلق فرسایں کہ بودہ

پیموده ایم بادہ عشرت ز جام تو  
 اگر دہ است آشیانہ ہما زیر بام تو  
 گویم یادم سحر بود خوش کلام تو  
 دیوانگان عشق گرفتار دامن تو  
 این چرخ پیر نیز بدل شد غلام تو  
 ز بہار چرخ پیر نخلد زمام تو

زاداد زور بازوئی شککشا خلق	مفتاح باب فتح و طفر شد حسام تو
شاه بخت ز لطف کلید کشاد کار	بخشیده است در صله خوش کلام تو
خورشید را بسپس که دو و او تمام روز	خوش بهر کاتب من گردون خرام تو
آس رانے روشن است ترا بس خجل	خورشید نیمروز ز ما و تمام تو
رضواں دماغ تازه کند رانکه بوده است	بجئے و لائے آل نبی در شام تو
باشد تلاش جلوه رویت به مهر و ماه	گرد و دمام گردش گردون بکام تو
معلوم شد ز پر تو عارض بگرد زلف	وابسته است صبح سعاد بشام تو
شاه نظام جان رعیت فدایش با	شاهانه قدر کرد فرود احترام تو

از قسط لذتش لب فرما و بند شد

شیرین تر است شکر ز شکر کلام تو

**غزل** مدحیه در سالیخا نایب خاتمان نظام بای جنگ بهاد و حسام الملک ام ابی

نام خدا حسام ملک قاطع جهل و شر توئی	و آفتاب رنیر علم و فن ما هر هر منبر توئی
کنه رس و سخن سرا داده و خنوراں	چاشنی کلام را دایقه شکر توئی
منظر شان حیدری پشت و پناه قیصر	رستم و زال و سام را سین و دل جگر توئی
مور و لطف سرمدی زینت بزم صفی	ما من ظلم دیدگان حاکم دادگر توئی
کام رو املکیاں برگ و نوائے عامیا	نازش بموطن توئی زاده سفر توئی
بحر سخا عطا کرم منع بخشش اتم	در صدف صفا و فائز رخسار توئی

مطلع صبح عارضت رنگ سواد کاکلت	در نظر جانیان شام توئی سحر توئی
زینت اوج بام بخت پانجه بلند و پست	شهره تو پیشش حیت انفس نام توئی
و چمن و ریاض و بستر آبدار شده دکن	شاخ توای شجر توئی برگ گل و شمع توئی
فج شده نظام را از آنکه فروز را بخت	جلوه نکلن میان او نور فراق توئی

قشور گدائے بینا پیر نسد بکام دل  
بهر کشا و کار او صاحب مقدر توئی

قطعه در حیم در شان سلطان دکن خلد الله ملکه و سلطنته

آصف همه عالم شده بر نام تو قربان	ز آن رو که ترا هست همه شان سلیمان
یارب بود از فضل تو مادام سلامت	سلطان دکن خسرو عثمان علی خا

قطعه تهنیت نذر عید الفطر مبارکگاه خسرو عالم پناه سلطان دکن نظام الملک

اصفجاه باع اعلمیته قدر تو اب میر عثمان علیخان بهاد خلد الله ملکه و سلطنته

فیض عمیم شاه دکن روح پرور است	خاک درش چو ز کف کیمیا گراست
دل منظر نوید صلائے نواز شست	چون گوش روزه دار بر اندکراست

قطعه تهنیت عید الفطر نذر به پیشگاه عالیجناب نواب محمد علی خان بهادری  
صیغه عدالت و امور عامه بابت ۲۹

گذشت ماه صیام است یوم عید سعید	بیا بیار تو ساقی که منم توان کشید
دعای شوق است کمال خدا که یم	کشا و کار مراده به فخر ملک کلید

قطعه تهتیت عیال فطر نذر شکیاه عالیجناب فیض انساب سر مبارک باو پین  
دارالمهام مبارک در سرکار عالی بابت ۲۹ ساله

لے شاد خیر جلوہ صبح سعید بہت	دیدیم دی ہلال کہ امر و زعید بہت
چوں زلف و رخ ز کافر و مومن بہر	امید و اراز تو سیاه و سفید بہت

قطعه مدحہ در شان فیض نشان عالیجناب حضرت مولانا مولوی حاجی محمد خیر المبین صاحب  
قبلہ و کعبہ واعظ و شیدائے امام محمدی مدظلہ العالی

وجودش باعث فخر زمین است	کز و خوشنود رب العالمین است
نوید خیر نی آید ز افلاک	نہی نام نگو خیر المبین است

قطعه مدحہ در شان قبلہ و کعبہ حضرت خواجه محمد شمس الدین صاحب شہادت اوزنگ آبادی  
توئی خواجہ و سب گانیم ما

منور کن قلب تارک را	کرا جز تو ای شمس دانیم ما
قطعه مدحہ در شان فیض نشان عالیجناب حضرت مولانا مولوی سید خیر المبین صاحب شہادت	

ابوالعلائی قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

آن چشمہ الفت و لائی	خورشید پیر انجلائی
روشن بنمود شمع عرفاں	خیرات حسین ابوالعلائی

و دیگر قطعه مدحہ در شان فیض نشان عالیجناب حضرت خواجه محمد شمس الدین صاحب شہادت  
اوزنگ آبادی چشمہ دام فیضانہ



تازه ز آب یاری لطفش نهالم است  
روشن چو شمس پیش نظر حبله عالم است

از شمس میں فروغ چراغ دو عالم است  
از بہر مدعانہ بود احتیاج عرض

### قطعه تصوفانہ

نیز بالائے دوع وہم رو غن  
باید اسماء مختلف گفتن  
بر سر بحر روز و شب دیدن  
در حقیقت تربیت ایس رفتن

اصل شیر است زبده و جرات  
ذات را چوں صفات و آبست  
ہمچوں موج و جباب گردا بے  
نیت مطلق جدا ز بحر محیط

### ولہ فرد

بندہ گزینت پس خدا ہم نیت

بندہ چوں مظہر خدا باشد

### ولہ ایضاً

لیک بندہ خدا نمیکرد

بندہ خواہد خدا کرد

### قطعه دیگر

شد شمر از تخم پیدایا کہ شد تخم از شمر  
تخم پیدایا ہم شمر شد بشنوا از اصل شجر  
وان حقیقت احمدی نخل تقدیر و اثر  
ایں بود راز وجود تخم و نخل و ہم شمر

من ہمہ و یحرم تم نشود ایں عقدہ مگر  
شق و دصرت عبت افتادہ اکثون سر  
تخم را پندار کاں انلی ارادہ بودہ است  
شد بہ تدریجا شمر نام ظہر کائنات

### قطعه دیگر

طغنه برخاک اریسم له چرخ  
نیت بجای به خاک غلظت  
چرخ زنی گویت شنو به یقیں  
تخم ضلع نمی شود بزیں

### قطعه معانی به تصفیه قلب

کیک غلظت بیت الخلاء بشوید پاک  
نوگر بشوئی نجس خواست نفس پاک  
حلال خور بود نام اولقب بهتر  
ترا بود لقب و نام زین نکو خوشتر

### قطعه موحده

شاخ و برگ و شمر گل و غنچه  
یک تجلی نور ذات بدار  
همه پیدا بود ز اصل شجر  
کوک و مهر و ماه و شمس و قمر  
غزل محیه در شان حضرت شاه قمر الدین صبا قبله قدس سره العزیز که فرار سر  
در قصبه کوگی علا تو جایگر است فریادش از میردا مخرج

شاه قمر الدین ضیائی روی تو بدرالدجا  
گنج اسرار حقیقت مر ترا روز ازل  
طاق بر سجد گاه عاشقان باصفا  
شروع از پیشگاه حضرت رب العالمین  
می رباید از دل آشفته گاه صبر و شکیب  
راست میگویم بود برکات فیض عالم تو  
مردگان رازنده کردی از لب معجز نما  
از میسما تا قیامت هم نمیکرد و علاج  
شد زیار نگاه عالم توده خاک لحد  
درد و لهها را یقیں نمک درت باشد  
روضه پاک تو گشته مرجع خلق خدا

یہ پوشیدہ ز تو احوال بندگماں	کن نگاہ لطف کو بحق مصلفا
سعی کن بہر نجات ثابت ختم رسل	روز محشر چوں بیانی یا نبی پیش خدا
باشد اوصافِ حمیت زاید از حدِ بیا	کے رقم گرد و زمن واللہ تار و زجرا

بس ہیں امید دار تو توش کو کتیں  
یا دکن روز قیامت روح خوان خوش

### قطر دیگر موحدانہ

خدا اگر نیائی از رہ صدق صفایم	کجا در بزمِ عشرت ہکنار یار نبشتی
در آچوں شوق دروہا کافر مومن مسلم	بہ آسانی چن آئیکہ ہر انگشت و سواہی

### ایضا

جمع و فرق است و نیز جمع الجمع	اصل توحید را شمار اینست
وحدت و کثرت و وجود و شہود	نقطہ یک صورت ہزار اینست
منع الظہار و خود و جوبِ ظہور	جبر اینست و اختیار اینست
بے کم و کیف و بیچوں بمیل	بخود میستی و خار اینست

ہمچوں سیاب خود تپاں بودں  
شوقِ صبر و سکون قرار اینست

قطعا ترجمہ اشوک ہائے سنکرت متعلقہ مہند و حکمت مدہ اصل اشوک بالسنکرت  
اصل اشوک

۱. శ్లోకం॥ వనాని వహానా వహానా వహానా సుఖాభవతి మాకుళం సుఖ  
వహానానాకాయత్ర శ్లోకపాస్తీమహా వహానం॥

## قطر ترجمہ فارسی

شعله آتش اگر بر کوہ و صحرا سرزند  
باد تیز اندر عوالت یار میثونم برزند  
ہیں ہیں بادِ سبک دم کش شمع و چراغ  
کیست در افلاس از بہر تو بال پرزند

## اصل اشوک

శ్లోకం॥ సంహృతం సంతాపం సంతాపం సంతాపం సంతాపం సంతాపం  
సంహృతం సంతాపం సంతాపం సంతాపం సంతాపం సంతాపం  
సంతాపం సంతాపం సంతాపం సంతాపం సంతాపం సంతాపం  
సంతాపం సంతాపం సంతాపం సంతాపం సంతాపం సంతాపం

## قطر خلاصہ ترجمہ

گہر شود در صدف یافتہ قطرینیاں در روز  
فتد بہ نیلوفر می نماید کہ دانہ دانہ مشال را  
اگر بر آتش فتد نباشد تا وہم نام کل ہو  
ہمیت تا شیر صحبت وں ہو شمع وں بال پر

## اصل اشوک

శ్లోకం॥ మృదులకృతి మువహు హా సజ్జానవనం ॥ ౧౭౭౭  
పట్టనశ్శోభితం సృజితం పత్ర పత్ర నవనం అపరతాపత్ర  
పత్రం అపరతాపత్రం ॥

## قطع خلاصہ ترجمہ

ازیکے دانا برسیدم کد امی شے بود  
گفت زبہ لیک بتر زودل صاحبست  
نرم و نازک پرگدا از گرمی سوز نہاں  
ایں گدا ز داز پئے خوداں بہر دیگران

## اصل اشوک

४ ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

تو دور از بہل پنج گز سپر باش  
ہم از اسپ دہ گز بہ تاخیر باش  
ز جاہل گریزندہ چوں تیسر باش  
ز جاہل گریزندہ چوں تیسر باش  
قطعہ دجیمہ در شان فیض تو امان  
قطرہ حضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر سلطانہ  
آصفیہ حضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر سلطانہ

اے غلّ الہ تابع فرمان شریعت  
اے مطلع خورشید رخت صبح سعادت  
گو زلفیہ تو سودا کے دل بہت  
گستاخ بگویندا گراہی زمانہ  
صد بار بگویم کہ توئی یوسف ثانی  
اعجاز مسخ جنبش لب بہر ارجا  
در لطف دکرم جو دو عطا شہرہ آفاق  
گستر و محمد بہت سایہ دامان  
شد ادم دل شیفگان کا کل چیاں  
لیکن بود از عکس رخت چو مہ تاباں  
پروائے ندایم منم از گفتہ ایشاں  
در محفل عشاق و سیر جمع خواہاں  
ہم چین جبین بہر عدد و خنجر برآں  
ہستند برومند ز تو گہر و مسلمان

هم برهن و شیخ و همه میکش و زابد  
 از بهر ثبوت کرمت اے شه عالم  
 از باش نیسان کرم لطف و نوازش  
 آں عهد کجا نیز کجا - حاتم طائی  
 زین علم و حیا مهر و وفاداد و عدالت  
 بگردان اعدا ز حد و شب عشرت  
 در نظم جهان داری و آسایش عالم  
 از ناخن تدبیر تو هر عقده کشودی  
 شد تازه دل خلق ز خوشبختی عدالت  
 در شوکت و هم عظمت و هم شان و جلالت  
 مغفور به چیں خوش الطاف چنید  
 گم کرده ز خود هوش و خرد نیز بلرزد  
 رخشه همه بر جسم و تن زال بغیت  
 هم رستم و سهراب بصدر حیرت و حیرت  
 ترک و عرب و مهند و عجم چیں خطایم  
 اجداد مرا نیز وطن ملک عرب بود  
 زان رو که ز اسلاف مکنوار قدیم

از مستی عشق تو سر سیکده رقصاں  
 حاجت به دلیل است و نه از حجت و برهان  
 هر کس در مقصود فروخت به داناں  
 ای منبع فیاض توئی حاتم دوران  
 قرباں شده بر نام تو عالم شه شام  
 سوزد بر نهم تو چون شمع اشتباں  
 بمیشل توئی راست گویم من ایماں  
 کردی بجدا مشکل عالم همه آساں  
 و الله شده ملک کن رشک گستاں  
 همسر تو بهر گز نبود قیصر و خاقاں  
 از خرمن فیض تو بهر لحظه و هر آن  
 از بهیبت نام تو شهاب سام و نریماں  
 بنید چو ترا تیغ کف بر سر میداں  
 از فرط تعجب همه انگشت زنداں  
 بر بهت و مردانگی محمد ز آراں  
 آخرد کن خاص شده منزه از آراں  
 بهتسم بجدا خیر طلب هر دم و هر آن

خواهم که کم عرض به پیش شه والا  
تأدت سال چهل و چار ز عمرم  
اکنون که وظیفه عوض حسن غلامی  
ز نیوج به سر بردن اوقات بجزرت  
از بکه میان شه آصف دیگاه  
من نیز طلب به عرش شوق تخلص

با عجز و ادب مختصر از حال پریشان  
در خدمت سرکار گذشته است به آسا  
یا بم چو کم از نصف زخواه شهنشال  
دشوار اگر نیت چگونه بود آسا  
گشته ز الطاف توجه صلیا با  
هستم زیکه مدح سرایان و ثنا خوا

گر یک نظر لطف بفرمائی بحال  
بے شبه به مشکل فدوی شو آسا

ن

قصید مدحیه در توصیف راجه سوربی راجه ونیکٹ لچهاراؤ بهادر والئی  
قصید کولاپور پر گنہ چٹول دام اقبال

سوربی راجه ونیکٹ لچهاراؤ  
سوربی - خاندان لقب داری  
اے خوشا بخت رستم و سهراب  
ف به زبنت به شتری زهر  
شمس و یخ هم کمر بسته  
میکنی بکه شیر و شتر زه را  
وقت صید افکن تو در صحرا

زنی لیاقت جمع و خوش اقبال  
به پهر شرف چو مهر کمال  
پیش اسپت و اں گرفته دوال  
بهر رقص است پائے در خلخال  
در صف فوج تو شریک الحال  
تو دلیرانه صید در هر سال  
کس مقابل به تو شود چه مجال



ہچنماں درید سخاوت تو  
 بحر عدل تو میند سیلاب  
 اے خوشا نام راجہ لچہاراؤ  
 جملہ از فیض تو مہاراجہ  
 ہم رعیت بہ امن و آمانست  
 نے غم زد و نئے غم کمالا  
 زانچہ وارند بر سر خود ما  
 قصبہ خاص نام کولاپور  
 در دکن این نکو مستہانت  
 اندریں دہر بس ترا بینم  
 زین مستہاں مرا ز عہد سلف  
 گرچہ بود است این فسانہ داز  
 اب وجد تو اے مہاراجہ  
 کردہ بودند فارسی تحصیل  
 بہر تقسیم خاندان ما  
 بمقام فرود گاہ ہم روز  
 ہچنماں بس تراست خلق و داد

یسم وز رنگ و گوہر است سخا  
 شیر و بز قالہ سیر ز آب زلال  
 سکزد و بربین جود و نوال  
 خوش و خرم بودند مالامال  
 حل شود از تو حسب ملہ امحال  
 ہمہ فارغ ز فکر اہل عیال  
 سایہ لطف صاحب اقبال  
 نخل جٹ پول راست شاخ نہال  
 والیش چوں توئی خجستہ خصال  
 قدر دان قدیم و اہل کمال  
 خاص باشد تعلقا تب کمال  
 مختصر میکنم نصیحا جمال  
 از من و والدہم بچندین سال  
 باہزاراں سرت و خوشنما  
 بے تکلف ز خود بتلاا ہمال  
 آمدندے بغزو شان جلال  
 با و عمر تو اصدوسی سال

روز افزوں بود ترا اقبال	از تہ دل سہیں دعا دارم
از غنایاتِ این دہستان	خوش و خرسند و ایما باشی
با دشمن تو خستہ و پامال	ہم کباب تو بادستہ و طفر
زندہ سچ و درہ سچ و طلال	ہم بہ احباب و خیر خواہانت

ختم کن بر دہ کلامِ خویش  
تا کجا طول شد و فرخِ فال

قطعات تاریخی تھنیت

عبدالحمید

قطعات تاریخی تھنیت شادی عزیز میاں حافظ عبدالرزاق صاحب درازاؤہ کوٹلی

مطرب بیابنم طرب نغمہ ساز کن	با چنگ نے رہا باب و دف و شاہ چکل
اے دختِ رز بہ میکدہ ستانہ ساز	با آتش لباس و ادائے دل
بر آتین اہل زمانہ طراز کن	اے چرخ نقشِ خرمی و رنگِ دخی
ساما عیشِ روز و شب بخت ساز کن	شب چوں شبِ برات بود روزِ <sup>عید</sup> <sub>روز</sub>
اے نخلبند بابِ چمنِ زو و باز کن	آمد بہار غنچہ سہم ہی کُن
اول بہ ذوقِ نرگیاں امتیاز کن	بزمِ نشاط بادہ بدہ ساقیاں
ساقی بہ جرّے نیر مر اس فرار کن	زاں مئی کہ اہل بزم بہرست و بنجو

کردیم پاک دامن دل از غبار غم  
 و اعطای بهوش نیت که در جوش انبساط  
 نوشته با عزیز تر از جاں که بوده است  
 گردنده چرخ باد همیشه بکام او  
 کردم خور و در پی تاریخ عقد او

نهاد بیا بدامن پاکان نماز کن  
 گوید مرا ز باده کشتی احتراز کن  
 یارب چو عمر فوج تو عمر شود این  
 کارش بفضل خویشی بنده لوا کن  
 باقی بگفت شوق چو نه نمیرا کن

قطعه تاریخ عطا خط و تمیل تمیر کاغذ العلماء مفتی مسیح الدین حاجی نواز الدوله بهادر  
 ناطق دارالقضاء بلد ه

متین و با وقار و عالم خلاق و با شوکت  
 به شرفی صافی بخت عارف کامل  
 اگر پرسی گویم راست چون باطل نمی آید  
 با طاعت اگر استر داد چون بهر او خلق  
 چو او بر بند شریعت متین بهر یگی زد  
 فلک را کس بود قابو که گرد آستان او  
 بدین فتنه با شوکت بس خلق معتمد  
 به عالم آچنان مشهور شد اخلا و انصاف  
 بایر خمی و خوشحالی صفات بکمالش را  
 کز آنجا شاه و عالم نواز و دیار پناه باشد

جانب مولوی مفتی مسیح الدین خاوند المجد والاحسان  
 هم او مفتی هم او قاضی هم او دار و بیمار  
 که شد دارالقضاء از ذوالالایه شیخ پرشاد  
 فراموش است مردم سنجاب بهر رسد بخواب  
 تو گوئی آفتاب احکام شرعی را میدجای  
 زانبوه هجوم داد خوانان زمین و آسمان  
 که لطفش با فقیر و هم تو اگر بوده آسما  
 که از پیرو و جوا گشت سید و آفرین گویا  
 شنید و هم بدیش از قضا و اقتضای  
 خطای عمیق العلماء به بخشید و فرودش را

بہ جزو نام خود ہم داد سوئند تو آتش را  
دلِ احباب زیرِ فنج عطا شاہ خرم  
شبستانِ خدا معمور دارد با جہاندا  
سنِ تحمیلِ تعمیر عطا بہ خوان شاہ  
چو فکر سال میگردم ز ناتق ایندا آمد

برای افزود و ولہ ہم بہادرانہ احساں  
مگر بر آتشِ حسرتِ دشمن بشد سوزا  
بنا فرمودہ با عالی عمارت بس عظیم الشا  
یکجا باشد بگوید عشق و تارخِ ششونیزا  
بگوئی۔ با فلک پایہ نیست تازہ بہارتا

غزل تاریخی تعمیر باغ کلاں واقع قصبہ پاکپور کہ میں برادر م غلام احمد خاں عرف جاگیر  
نمودند بحسب فرمایش فرزند کلاں برادر موصوف بر مصحح غزل حافظ علیہ الرحمہ

صبا بہ لطف بگو آں غزالِ غنارا

چو گشت بہت دستِ سبودل مارا  
انیں تفادیل نیکو اسید بادام  
نہایت در محبت چاکو میت ہمدم  
سنگِ پاشِ خدا را بزخمائے جگر  
غبار کوئے صنم تو تیاے چشمِ منت  
وسیع بہت جہانِ کرم بے لیکن  
قسم بنامِ خدائے کریم درج کسے  
مگر کنواں کہ بفرمایش امین عرب  
مرابست بریں طح مصرعہ حافظ

شکتِ توبہ زاپہ خمار مینارا  
کہ ریخت ساقی ما در پیالہ صہبارا  
گہے طلبِ کُنمِ نسخہ میجارا  
کہ تا بیا دہم شور تلخ دنیا را  
سوا دسر مہ طور است چشمِ موسیٰ را  
کشیدہ دستِ قناعت بدامنم پارا  
گفتہ ایم دلا مَح اِلہنِ نیا را  
کہ ہچو جانِ عزیز است او دلِ مارا  
صبا بلطف بگو آں غزالِ غنارا

رقم کم غزلے ہم ستاریخ  
جز آنکہ حرف پریم دگر گزینہ بود  
بیاس خاطرش المیہ این غزل گفت  
بدیں ادا کہ چو شمع من ترانہ سبح  
مہیں برادر من چوں غلام احمد خا  
نیائے من ز عجب نیز او عرب بودا  
خلیق و نیک سیر خوب و حجب خصال  
بنائے تازہ باغ کلاں کہ مشہور است  
دعاش گفت دل شد بہر طول چا  
سروش سال بنایش بہن چاں فر

بیک عمارت تازہ کن کن کہن جارا  
مگر قبول فتد دیدہ تمنا را  
کہ اوضیائے نظر مت چشم بنیارا  
فریتم بہ نوا عند لب شکیارا  
کنم شمار بگرد سرش شریا را  
کنوں نامند بجز نام از عرب مارا  
خداش تازہ کند گلشن تمنا را  
باخت سچو زمانہ جواں زلیخارا  
باں زماں کہ قیام است خج خضر را  
وزید ہمیش بہاراں مہر اس سارا

قطرہ تاج تہنیت رسم تقرر نسبت بر خوردار راحت جاں غلام محمد غوث عرب مداند عمر

جگر موند نور دیدہ من	گل گلزار خوبی جوانی	خوشا چشم چراغ آرزوم	فرخ شمع نور کامرانی
غلام محمد غوث شریار بادا	بخواند شریار عالی ادا	خدا روز کندش حسن	بیالید نہال زنگار
نخل عمر بر خوردارش باد	بکام دل فرایند دمانی	خراں باغ او گنگام	بہار آردیم عفو انی
گرد و بر مرادش خج خضر	چرخ خوشی و عمر جاودانی	بہر چرخ اندر چنگ آرد	بفضل و سیر نہانی
زمینا فلک رجام عیش	بریز خوشش از غوانی	منوم خلدن فضل آرد	بخت انوم باشت کامی
چہ انی انوم کوچک برادر	غلام مصطفیٰ اش بخوانی	مرچہ کردہا پریر	خدا بخشا داور کامرانی

نگهدار خدایش بوقت ز شرخا نجات آسانی	بدل جهم نشینان فراتر که تا باشد طبع منسانی		
مبارک سال آمد اول شوق	خوابی بچو فوجانی	(بچه خلع و فخر و...)	
قطعه تاریخ بهیت ولادت خیر خباب ولوی حکیم فصیح الدین خان ولوی			
نخستین چشمه کوثر بشویم	زبان پاسر پاکیم	سپست رسول کبریا	بگویم هم سلام اورا سلام
طفیل از پاکش اینکینی	شد از حکم ایداد عالم	همه مقصود لایبی زما	طفیل سرور آن فخر آدم
وزوهر جانیم لطف بود	بخند و غنچه دلها دادم	خوشایم کام و او اسعد	که ز هر شتری بودند با هم
پیشکوه فصیح الدین شخو	تولد گشت دختر دایم	منم اسو از فطرت	پس اولاد فکر کردم
بگویم یک از لطف خدا آمد گل ناز و خرم			
قطعه تاریخ بهیت کتختانی میر ناد علی صبا لفظت طربت قلعه گو لکنده			
جان خوش لقا ناد علی با غرت و شکرت	که بخت سازگار از بهر کارش میر سامان		
بجسد جلوه غرور و نخت آمد در کنار او	زمانه نسبت دما دیش بر خویش نازان		
چگویم خوبی زرم نشاط کتختانی را	دل جبابه از فطر خوشی رنگ گلستان		
ز بهر دفع چشم بدول دشمن بر آن محفل	که همچون انه اسید بر آتش فرو زان		
ز روی من جهم شوق سال عقد نیکویش			
نیم صبح دم گفتا گل مقصود خدا شد			
قطعه دیگر			
بود مصطفی یار و یاور علی	مددگار با و اترام ولی	خوشا طو با جافا و ادلی	



قطعه سحر تارخ تهنیت خدمت وزارت فتح خواجه ارجن پرشاهوار انتخاب شد

راجه را بجان کشن پش	گوهر شاهوار بحر سخا	آفتاب سپهر در رخسار	دید بخت را فروغ و ضیا
گل تازه بهار بر نیانی	یادش فلک بر نوغان	دنی و قمار و کیم و بیا	زور بار و دست ایل صفا
بیکس را ملا و بلجانی	بنده پرور پناه خلق خدا	در دمنده او در و دلهارا	تو دو او در گه تو در شفا
بارگاهت بروداد طلب	برکات ده در فیض بایجا	سایه بام کاخ و آلا	همه یار و یار نعل بال جا
پر تو فیض عام تو بهجا	داده هر دزد را چو بهر ضیا	در عطا پاشی رخ پاشی	که مدت صد دولت دریا
چرخ گرد و بکام تو که توئی	خلق را کام بخش و کام روا	جنش لب نوید جاشی	چین بر و خبر دین قضا
دست افشار زر گل کو	حکم اگر خالکای ترا	روید از خاک آستان تو	سردار بار و زهر گلیا
در شب عیش و عشرت تو	زهره و مشتری و قمر و ادا	کم زنده و ستمه آفتاب	پیش رو تو در صفا و نفا
مهر و مهر در طلایه فوجت	چرخ آرد سپاه کجمر را	پیشکار و وزیر اشکرا	پیشکار تو با و فصاحت
دفر و صف تو بهر فلک	گر نوید سخن رود بالا	در شان طبع و سخن سخن	سخت نازک خیال و فهم
تازه مضمون گل خندا	چست بند باند تو	جیمه بر تخت و تخت	بسیج و بلخ نام خدا
یافت از لطف طبع گنیت	غزل ریخته نوئی نوا	که زنده و ستمه آفتاب	زند و شکند حرف ترا
تا کجا شوق و صف تو کو	جز خوشی بودند حد ثنا	مسکه یک بنده بهیتم	جز و غدا دیگر آورم ز کجا
پس بعد عجز و باهر خوشی	ختم این نامه را کرم بدعا	یا الهی طویل ختم ریل	آفتاب و وجود از و لعل
شاد باشد وزیر اشکرا	با قلم سیفی و تنوع و لعل	شاد وزیر سپاه شاه د	از طویل سول و فضل خدا
گفت تارخ شوق از رخا	اغرم و اند خول افواجا		



قطعہ تاج تہنیت تقریر و اعلا و جنگ باد و مولوی محمد صدیق صاحب رحمہ اللہ

عماد جنگ کہ دارشخ اش خرم و شاد بہ ہوم متمدی جلوہ جلوس بداد

ز طبع خویش سنت جبت شوق ز فانی بگفت شکوت و اقبال و زلف و باد

قطعہ تاج ریدن قادی عاقبت محمد سلیمان صاحب از مکہ معظمہ بلکہ حیدر آباد

چون بلکہ خیرای سلیمان یسین انون لکھنؤ بیاہ چشموں بر خواند بود مقدم خیر بلکہ مسافر

تقریر و تاج طبع کتابت حبیبی فی شرح قصیدہ خمریہ مولفہ شہ حبیب جہاوری

پاس یزدان۔ این سنہ است عجیب و مندان بیا عشق محبوب یزالی را بہ شفا خانہ وصل

رہنہوں۔ و غریمیت غریبہ و زودگان نگاہ متانہ کرشمہ ساز معشوق لہ نزل را

افسانہ و افسانہ نیریں لبان فراموش را جو شیر است رواں یافتہ از کنار بستوں

و لیلی فراتجا مجنون روش را وادی رشک گلزار است کہ دانش پر از اشک خون

بادہ کشان تیرہ شکن۔ بیک جرعہ حقیق این خجلدہ ہستی فراموش بکار خود ہشیار و

حریفان شیشہ بگ لہ زبوں کہ با سبب ختہ دل این انجمن ہست و سرشار۔ یارب پھر

کر وہ اند کہ خاتمہ را۔ قہ پرچوش دریں پہانہ فخرتہ در آورده اند و چہ افسوں خواندہ اند

کہ و اباجے دیوانہاں پر می زورہ را دریں شیشہ بگ کردہ۔ دلی کو کہ از گدھی سنگا

آتش بیاہ حسن الفاظ نہ نہند۔ و قہ ہا کہ تجلیات عالم نوشا ہدوش

از جاکے خود نہ جہد۔ این چراغیت بر کر رہا شوہر موسی و تارہ است رخ

باہر فخرتہ پر تو لعلات یزدینا عیسیٰ لب نہ نہند۔ صفات برادارے ایس باہی

طوبی قامت سرگرم جاں داون و میرم صفتان عفت سات بہ پاکدامنی این حجلہ نشین  
خلوت آرا مستعد بہ سوگند یاد کردن چوں نباشد کہ فروغ این شمع از مصلح کاشا  
عرش آسمانہ است کہ ہمہ عالم پروانہ جمال اوست و جملہ موجودات عکس آئینہ کمال او  
نازم بہ بلند پروازی طائر سرسبز نہشین فہم و ادراک مولانا سید شاہ حبیب صاحب کی  
الشاطری ادا م اللہ تعالیٰ فیوضہم کہ بر مور و نکات مطالبہ مقصدیہ متبرکہ خمر بہ پیش  
قطب الاقطاب خیا غبت الثقلین قدس اللہ سرہ الغریزہ کہ بالا از یہ کسے عنوان  
داریدہ کتابے موسوم بہ جذبات حبیبہ در شرح و ترجمہ آن تالیف و بہر افادہ نما  
عقیدہ تمناں مسک طریقت و منہج شریعت طبع فرمود نہ طبعش از قطعہ تاریخ  
مرقومہ الذیل تو اس یافت۔ اللہ بس باقی ہوں۔

### قطعہ تاریخ

اے رحمت حق بر تو در وہ جگر سوزا  
از جبرہ کین متم جاں بہ تو کیم قمر باں  
آورد سہرستی من نیز شوم رقصاں  
بنیم کہ در آں بہر دم تا عکس این جانا  
اشکال معاینہا سہل است بر دانا  
معروف مقیدہ ایت خمری نہ باندا نا

برخیزد بیا ساقی لبریز کین جاہے  
بس تشنہ جگر ہستم لب خشک بدل حتم  
آں تند و کین بادہ جامی نظامی را  
پر جوش منی صافی در جام بلورین کن  
آں شاہ حبیب سرشار منی الفت  
تصفیہ کتابے کرد در شرح کلام غوث

و آنکه عجب شریعت حق که مضامینش	مستان محبت را بنموده جانان
آن نسخه مرغوبه شایع بصدرنیت	قربان جمال او گلزار و گلستان
شوق از سر سیم اندگفته است طبعش	جذبات جمیع محبوب دل پاکان

قطعه تاریخ تهت کتبی بولی محی الدین حبیب متطبیعی عالیخان افغانی الملک المصطفی

عدالت و امور عامه سرکار عالی	
درین روز زمینی آوان سعد	عروسی انکوسایام
بگفتا شوق سالتش کخدا	خست محی الدین احمد
۱۱	۱۳

و دیگر

ازین شادی بود و کجا آجا	بفطر خری چون لاله سیر	بگفتا شوق سالتش کخدا	مطفی آری - باغ شادان
۱۱	۱۳	۱۱	۱۳

و دیگر از نام محمد اسلم صاحب شاه و اما دان

محمد اسلم خوش بادیانیده	همیشه کوکبش بود و نورش	بگفتا شوق سالتش کخدا	بوده به کو خوشدما زنده
۱۱	۱۳	۱۱	۱۳

قطعه تاریخ بناء و دلگدازه عالیخان افغانی الملک المصطفی

وزیر خدا مصیبت الهام	بود و غم از نام او ملک	علوم مرتب با کاشن بلند	ز تشریف فلک پشت پا
بنا کرد قصر که بر بام او	زین شهرین جا کرد جا	رقم کرد سالیان کلاش	فلک تبه بام گیتی نما

قطعه تاریخ تهت کتبی بولی محی الدین حبیب متطبیعی عالیخان افغانی الملک المصطفی

آن روز تار و قاری کلام الله	تا نیده نور فضل رویش چرخ ماه
مرقوم بلوح سیدانش نکات قرآن	دل نسران و حی حق بخوانم چه گناه

حاجی حرم مدینه اش زیارت گاه  
در حفظ خودش بدار با عزت و جاه  
گر دو بهماں اعدوے اوجال تباہ  
گفتی که شدارت کتخ از فضل الہ  
بلقیس اگر عروس سلیمان باشد

سند و وطن است و یک مکن بعرب  
شاداب بود الہی بلغ امید  
باشند ہمیشہ دوستان خرم  
صد شکر کہ اوبحق شاه مرسل  
تاج شورشقے دل باشد

قطعه تاج تفرمولوی محمد زما خا نصا وکیل بانیکوٹ برعہ دظافت اول فوجداری کبہ

فردی لے ناظم فوج	باجا حسن غوث سادات	ہم از نور انصا ساری	فروز زمشک ان
حلا و بند وخت اخلا و خوج	دیان عدا ز باعدا	بکر و بند حسن را توپ	ہر واقف و مرد عدا
سر و متر از شوق شای	توئی لعل و قوت کا عدا	رسیدند جہ فیض نایت	سر راہین ہر و عدا
بے دیدہ و ندید چارہ روم	ستہا چشم گمان عدا	بے خستہ شد ان ہند	بہ تیر ستم از کان عدا
بے غارتیزند در روز	ز سادگی با عدا	نہ آں فتنہ بر پانہاں	رنگ دگر شد جماعت
بہ شد آخر و است	گرفتار غم سار عدا	ولیر توانا بدارش عدا	کر و بست و توان عدا
بہا کا کرلی انظا	چینشت کار عدا	نشر شوق از پس	گفتا زما خان جان

قطعه تاج علی گئی نوا عدا و جنگ بہادر از مقتدی عدالت و کو توالی و امور عدا و تفر

عما و جنگ جدا شد ز کار مقتدی	مگر خراش صلائے زما لے بر خاست
اگرچہ این خبر از دیر پچ شخص مقیم	گپہ نشت و گپہ خفت و ہم گپہ بر خاست

وے بروز اذینہ بزرگ باد خزاں  
شمار کن سن اس غزل نصیب را بعیب  
ز گوشہ لائے گلستان بہر بخت  
بگفت شوق یکے آمد و یکے برخاست

قطعہ تاج ولادت با سعاد صاحبزادہ بلند اقبال شہزادہ عالمیاء ثواب میر  
عبدالقادر علیخان خلف سلطان کن

دم سحر کہ سر شے نوید روح فنا  
بگفت خیر ہیں کا نجم مبارک پے  
تارہ شمس قمر آسماں ملک مردم  
ز بہر نذر فلک چشم روشنی گویا  
مگر توئی کہ ز پستی طالع تقدیر  
مکن رنجبت شکایت کہ نارسانی کرد  
بفیض شاہ کہ نہ یک و دو رنگ  
اگر چہ نیت ترا دسترس بسیم و زور  
ہزار سکر کہ بخشید نیک فرزند  
بدار تا بقیامت خدا شاہ و کن  
بمن سر و بآں لحن دلفیر بندہ  
بیای چشم پے فرخی شتابند  
بچشم و سر سوئے درگاہ شاہ پویند  
بہر مژگن طرب جائے خوشی و بند  
ز دور باش صدا دور دور باش  
مشور حست بیامگی تو شرمندہ  
تہم زد و شوی نذر شاہ گزرا بند  
نثار کن گہر نظم صاف و خوشندہ  
خجستہ شاہ و کن را خدا بخشندہ  
بلاک و فوج و گیس تخت تاج پائندہ

سنہ ولادت شہزادہ شوق از سر جاں

بگو۔ ز تاج شہی گو بہر سر و زندہ

نخت

قطعہ تاج خیر قدم مراجعت مولوی خورشید نجا نصاحب ظہم فوجاری ملک باز

بهار نو و میداند گلستان	صبا آورد و ایش و دام	ز ما نماند خلق و دولت	ز خست باز شد خرم
شکفته شد با گلشن	کزیش دینی از حجاب	بفرط خرمی شخص عالت	بگفتا من به خوی نام
و میداد روح تازه ترین	نویدا آمد خفا معظم	س این خیر مقدم کن	بدرکن از دل و محنت
سیر اعدا بریده سوخت	مبارک یا الهی خیر مقدم		

و طبع و تاریخ ولادت با سعادت فرزندش زاده ما غلامان جناب آغا محمد حسن صبا  
آغائی ابو العالی خلف حضرت قدوة السالکین زبدة العارفين جناب قدسی  
حضرت شاه آغا محمد داود صاحب قبله مد ظله العالی

بیا بیا و بگو باز گو شوم قریب	چاں چاں ز کجا لے صبا تو می آئی
خوشا خوشایند خدای لب به بریز	جهان جهان بچین رنگ گل بغیرائی
چه شروه است که حقاقت نمی گنج	درون سینه زبالیدگی و پهنائی
بگفت شوق تو بشنید نوید رنج	طلوع یافت ستاره زبرج آغائی
هر از سکر به شکوے سنج زاده ما	که شد تولد فرزند مخیر غنائی
بگو تو سال ولادت چه نتمه بلبل	که بر کلام تو ناز غنی و صهبائی
دلم چو غنچه شکفت دست چنیں گنتم	و میداد گل بچین از نبال آغائی

و تاریخ تولد در افعه جناب شیخ احمد صابقی القلی صاحب قاضی میا  
الضاف و الطاهر حق و متقی قلب و سره عیار سخن مشکیش نظر گاه و  
جوهر شناس شعر و سخن و صیر فنیان نظم و نثر با التفصیل گزرا نیذ می آید



# نقل فقرہ تاریخ قاضی جہاںگیر متعلقہ

تاریخ ہو گیا ہے مشہور کا اظہار ہے اسکو چشمہ نہر پر کندہ کروادیں تو سنرا وار ہے  
سہل منتخبات تاریخ کا نام چار کلام نہیں یہ الہام

## وہو ہذا

### آب آمد تیسرے برخواست

مخفی مباد اس قول سے صنف تداخل و تخریج اب کے عدد کو داخل کر کر تیسرے کے  
عدد کو خارج کر دینے سے <sup>۱۴</sup> نہ مطلوب حاصل ہوتا ہے۔ فہو المراد

### نقل قطعی تاریخ جوابی صنف افسوں مع عبارت متعلقہ

طبع نور و حضرت قاضی	بہر امداد گفتگو برخواست	آبر و ریخت میر تیم را	نامہ از دوا و ضو برخواست
کرد اظہار و نحو الہام	از جہاں شرم و آبر و برخواست	بے سرو پا و در تار و تار	بخیر کر سمن کدو برخواست
خوب تاریخ آب نل گئی	چشمہ را چشم آبر و برخواست	تداخل و تخریج بلا ایما	برتن با معین مع برخواست
کرب شرم سب بلکبا	گوئی - گوز آمد و ضو برخواست		

از اعداد فقرہ گوز آمد الخ کہ (۲۱۵۹) باشد اعداد و وضو (۸۱۲) خارج کنی باقی ماند  
(۱۳۴۷) باز از ان ایسا اعداد لفظ بالی کہ در آخر مصرعہ اول است خارج کنی پس  
باقی ماند ۳۱۴ وہو المطلوب۔ سجان اللہ قایل تاریخ اولی نقش سبائن  
مینجو اہد و تبادار کہ قول نامطوبوش چشمہ نہر کندہ باید کرد و بخیر از نیکی اگر صرف  
فقرہ قولش کہ بلا ایما، تداخل و تخریج بودہ است بر کند چشمہ کتبہ کند بغیندہ را



در لاجچیت خواهد انداخت و استخراج تیاج از آن فقره بدین شوار خواهد بود - فافهم

ه گرتو تیاج زین طخوانی بیری رونق سخندان

**نقل** قطعه تیاج علام محمد صبا ع شوق بجاتا تیاجا متد با

یک بیک شوق و نگاه من	با العجب نفی طراز آمد	گفت قاضی گفت تیاجی	حرف افسون و لگد از
بهر طهارت و این تیاج	از و جاسم بن از آمد	دم الهام بر زده قاضی	نیز افسون بر سر سار آمد
و این شاخ سمرکین و آور	وین الهام خود بنار آمد	لیک تیاج با بر میخیزی	پوست بر پوچون زیار آمد
نیچیم ناند و سحر نه وضو	عاقبت لای نیاز آمد	شوق با صبا و این طبع خوش	گفت - گیم قضا ناز آمد

۱۳۵۱۱۳

خبا قاضی صبا در عا غیظ و شستن تمامی نقل قطعه  
جاشوق و باز تذکره فقره تیاج خود با انمو عمل متخله  
تخرجه بنام و جابردیه چند سطور عبارت از شطنه آیه فرماهند  
حاله لولک خامه نمودند بے کم و کما بذیل تر قوم اما که بر ناظرین  
از ف شاری موصوف لینه ظاہر و با هر گردد -

بر ز سر بن مصف با آیه است که این تیاج تا یخیت نادر که از عالم غیب بجعل  
در ربده اکنون - ماش بهر میخیزی و بنیاسی فهم نه رسی جوا بشد شوار تر طرفه اشار  
تذکره و تخرجه خود انقط (آمد - برخاست) موجوده این "ماده" بود و با و پیا است  
اگر نه مندی بے بحد چیرے در آن بگوید تیاج آن نمی بریم - دریا فراوان شو تیره بنگ  
افسون یار قدیم شوق که لب بهر میخیزی کشوده قلم برداشت و حذف پاره را از کلام

نشأحت و خود تیاریج در جواب کج طبع کرده از معنی و مناسبت ضروری عاری است معلوم شد که  
 یار ماجز نایش معلومات خود از این مفاد بخت از آن چه دور بود که انصاف کرد  
 و تیاریج ما و او سخن بدادے چون خیس نکرد ہاں لفظ بمعنی بر قول و فہم او صادق و  
 واثق آمد بآئند التوفیق ۛ شوق تیاریج پہلے گفت ۛ میں گہم قضا ناما زاد  
 ست کلام ۛ خوبی تشریح عبارت طبعی قاضی صاحب الجالی برناظرین فن کلام و شوق  
 نخواہد ماند چون طالع شرخا بآیت ۛ معلوم صورت نظم چگونه خواهد بود تا ایندم درین  
 یک مصرعہم از طبع قاضی صاحب زفاست حالتش مستور است اندرین عبارت چند خط  
 انچه پا خورده است بپسیل شوره رقم میزنم ۛ بر مصنف مزاج آمینہ است ۛ غیر محاورہ  
 فارسی است نہ باید آورد ۛ بجائے از عالم غیب ۛ از پرده غیب دست بود بہنا  
 الفا فافقرہ (بحصہ ....) و ہم درین فقرہ لفظ ۛور ۛ بعد لفظ ۛا ۛ بہر حق کلام کہ  
 زاید آورده است اگر درینا ورده گنہے نہ داشت این جملہ ہم کہ (تدخلہ تحریر از لفظ  
 آمد ۛ برخاست موجودہ این مانہ) قابل نظر نظرین است لفظ (آمد ۛ برخاست)  
 باللفظ مانہ چقدر مناسبت قریبہ دارد ۛ و قس علی ہذا

قطعه نظم جوابی ترشحہ خانہ غنیر شامہ ضرغامیہ سخندان و شورشور  
 سنخوری جناب و ستادی حضرت مولوی غلام محمد صاحب المتخلصین شوق  
 حیدر آبادی صیغہ دار محکمہ عدالت کو توالی و امور عامہ کار

قطعه

چه کرد شوق بگو قاضیا ترا سوگند  
 اگر چه یار قدیمش خطابها کرد  
 غزوه ز قاضی گردون تمام فضل و کمال  
 عجب که دم زبانی از مذاق شعر و سخن  
 بی طبع صاف مکر کند چو رشک و حد  
 عجب که مغرور من به حرف بیمغری  
 شدی ز کوچ انصاف مائے روگردا  
 خیال بود و مذهب به نعر خواهی گفت  
 نبود چو که ترا تاب حمله افسون  
 بناری است به نزد تو واجب التعظیم  
 کدوے حضرت افسون مگر زیر مغنی  
 مگر مرا بشمردی غریب و بیچاره  
 مگر نبود چنین طرز گفتگو جایز  
 به بحث تدفیع و تخریج کلام فضول  
 وجود تدفیع و تخریج به ماده تو  
 مگر بخویش تواندیش کن بلا اظهار  
 هزار و سه صد و هم چارده که حاصل است

چرا بحق چنین یارانا سرا گفستی  
 مگر نه هیچ سخن از سر و فا گفستی  
 بهر صواب بود گویم به خطا گفستی  
 به نظم سخن گفتی به نثر و گفتی  
 ز نهروست بشتی و اصفاف گفستی  
 تو خوب مفت بخودی کنلکذا گفستی  
 بهر آنچه گفتی دانم که نار و گفتی  
 غلط طریق برفتی و بار یا گفستی  
 مرا زیر گمی عقل نار سا گفستی  
 کز آن نه حرف زنگار ناجرا گفستی  
 پذیردی و بارش نه چوین چرا گفستی  
 بهر آنچه خواست دل خود تو بر ملا گفستی  
 ز غیر سخت شنیدی به آشا گفستی  
 چو نقش آب همه پاب بهوا گفستی  
 شکستیت بدینها که را گفستی  
 فرشته پند بهر دو همچو من را گفستی  
 خدای را تو بگو نام من کجا گفستی

بجز شمار عدد بهر لایا  
 نخست بر سر الهام دم زد می آید  
 قسم باو که مگر گفت سنی نبود چنین  
 سخن نه ارث نه متر که ایت کافی  
 متاع غیر چگون به قیمت آوردی  
 چگونه داد سخن و آدمی به گفته غیر  
 نبط خویش یک شعر هم درین تاریخ  
 هزار حیف ز شوخی و طرز گفتارت  
 نه به که دشمن انصاف و ظلم دوستی  
 میان اهل سخن منع نیت گفت بود  
 چنین نبود سزاوارشان صد کلام  
 سخن زیاده فتد چون بودند سربایه  
 عجب تانکه بیاوختی زمین ناحق  
 طریقت نیک درین داوری زبگزیدی  
 تمام نظم مرا حرف حرف کردی نقل  
 کلام من که همه صاف و چیت بود در  
 اگر ز لغزش یک حرف هم شانداو

بگو تو باز که تاریخ قاضیا گفتی  
 سپس محبت نامه در رسید و گفتی  
 سخن درین که گفتی تو با خطا گفتی  
 چرا مناسخه کردی و با قضا کردی  
 ز بهر شت گواهی چایا با گفتی  
 بگو که فقره تاریخ تو کجا گفتی  
 اگر تو گفتی و میگفتی خوشا گفتی  
 عجب که باز ز خود خویش را ثنا گفتی  
 کلام غیر به اظهار خود نه گفتی  
 مگر طریقی نباشد چنانکه را گفتی  
 بشت نبال گرفتگی و کیمیا گفتی  
 ز زوگایا به شنیدی و با صبا گفتی  
 کلام دور ز حق مرید با خدا گفتی  
 کلام طنز بعد شوخی و ادا گفتی  
 مگر نه مع اراا حرف مدعا گفتی  
 بلا دلیل بگو مجلس چرا گفتی  
 هزار بار همی گفتی بجا گفتی

بمقتضای محبت چنیں با آغشی  
کشد ز تنگ ترا او که ناسزا گفتی  
تو نیز بر دل اینها حواله با گفتی  
ترا پاس گزارم که حق بجا گفتی  
بجائے خویش بنیدیش تو چها گفتی

گنہ ز مسلک الضاف در نمی گذریم  
ولے نہ نیک بود همچو ربط از اغیار  
غلام صاحب الضیاف و اہل دل متیم  
دہند قویٰ بخونم مرا قبول بود  
دگر بہ شوق سیدار بعد از قاضی

باتہام خواجہ محمد اکرام الدین جانا عقیل سرشتہ دار عددیوانی ناظم فیض سنگو  
تمیز حضرت مدائن طلہ واجلالہ۔ در مطبع قانونی پریس رونق طبع پذیر  
نصرت و تاریخ طبع دیوان الکریم احمد حسین صاحب التخصیص مال اعانی ابوالکلام

گرفتم کہ قطرہ افشانی ایر بہار با با خاک را بسر سبزی و اہتر از رنگ خج خج  
دادہ۔ و پذیرفتم کہ وزید نیم صبح گاہی فضا چنتاں دہر را بہر برگ و نوائے گل بلبل  
بر صفت بہشت کردہ۔ بیارے نوائے دل بدر و آور مرغان چہن ہمیانہ لہر  
باختگانست و انہوی شعلہ ہائے آتش گل بگلخن افزوی جگر گداختگان و سنا  
اما پر کالہ ہائے باد آور و خرمن سوختگان برق جہاں سوز ہوائے عشق بہر  
دیگر دار و دگر وانہ ہائے رایگاں ریز خونی شریک طوفان خیز ناسپدا کا  
بحر الفت آبے دیگر جنوں زدگان از خود رمیدہ بیداء و حشت را بیاہست  
فراخ تر کہ وادی یمن از خجبت تنگد امنی خویش سر بگریاں فرو بردہ۔ و رنگ  
پریدگان رونق ناکامی را شبستانیت روشن تر کہ چراغ طور از شرمناکی

پروہ فافوس برنج فروستہ - نامہ بکرا ناگی مولوی حکیم احمد حسین مایل کہ اوست  
 بزم قلاوہ بگردن گرفتار سلسلہ آغائی ابو العلامی گزین عقیدہ تمندی و بہ سلسلہ برادر  
 طریقت این عالی خاندان گراں از زمین برادری - آری دل و دماغش داند  
 یا اعجاز و جادو را باہم آمیختہ - کمال فن طبابتش بجا رہلب رسیدگان را ہم عیسی  
 بکالبد عنصری در میدہ و جادو و کلامش گو سالہ برسان سامری کیش را برقص  
 در آورده - باثبات دعویٰ اولی دیوان شاہی گواہ و تہذیب اخلاقی اس تحفہ دکن  
 بینہ - چہ تحفہ دکن گنجینہ است پر از جواہر پارہ ہائے جگر کاوی آل معدن بخور  
 و گل نیت از شکفتگی گلہائے رنگارنگ زمین صفحہ اش رشک سواد مینو - آ  
 شوق اگر پارہ حواس جمع کردن نتوانی غم نیت بخور و اندہ تارخ طبع این نسخہ  
 گرانمایہ می باید سر و د نقط

## تاریخات طبع تحفہ دکن

پس در نوشت پیر خاک دفتر کہن  
 پارینہ گشتہ سچو ورقہ ہائے یاسمن  
 بندش خطا بخو کہ بود زلف پر شکن  
 ہر حرف عین سلسلہ آموئے حق  
 مایل ترا بداد خداوند ذوالمنن  
 یارب نگاہدار من الشر والفتن

تازہ کلام حضرت مایل چو طبع شد  
 آن گفہ نا غالب و مومن اسیر و در  
 مضمون صاف صاف چرخار ہوشا  
 ہر مصرعیت غیرت سرفقدان ہر  
 فکر سا و طبع دکانطق و درشاں  
 اورا ہم این سفینہ شیر کلام



تایخ محو بلبل شیدا سرود شوق  
 باشد نکو بنگ چمن تحفه دکن

دیگر

چرخ لعل دور قایل گفت  
 می دهد دم بدم دم اعجاز  
 صفحہ نامہ اش بدشانست  
 چمن در کنار می دارد  
 از زمیں تا فلک منور شد  
 حکہ انطباع پوشانید  
 از فلک آمدہ صدائے درود

وہ چہ در بای نظم یل سفت  
 با سجا بیان او دمساز  
 لفظ لفظش چو لعل رخانت  
 تحفہ او بہار می دارد  
 چون چراغ سخن ازو بر شد  
 جلوہ اش را چو عام گردانید  
 شوق چوں فکر سال طبع نمود

بلبل سدرہ نشہ زونا گاہ  
 گلبن تحفہ دکن دلخواہ

قطرہ تاریخ تہنیت تقرر مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی۔ اے  
 اولی دکن بر منصری حدیث محاکات و کو توالی و امور عامہ

پرتو شاہ دکن جلّ الہ	بادشاہ سیر مل	سر سبار محمد زیدی	ہستیاں پیر
گرہ جیدالزین و یکاؤ	ہم زد و استاوا گاہ	صالح اوشنایغی	ہست آئینہ پیر
الحذر از چشم شرم لودہ	دشمن بد گشتہ بیدل	حیدر تیمور سلطان	یوسف افغانلو پیش



نخب فرود پندش	منصم بر بزم صوفی	کیست آن مقبول آغز	خلقت و آب و آتش کل
آدمی به شورش تیر	سخت کشش و تیر بود	دارش یار و همیگانیا	دو تاش و دو دمن پابل
از سر حق توفیق بخش		منصم گرد و بزودی مستقل	

رباعی مشتمل بر تاریخ نصر عالیناب لوی محمد غریز مرزا صاحب بی. ۱۵۱۳ هـ  
معتد عدالت و کو تو الی و امور مدینه کار عالی

از مکرزیا که باها باشی	با گوهر و خرچ آید یا	ای قدر حق تو بخش	تا تو بجا عزیز دلمها باشی
------------------------	----------------------	------------------	---------------------------

تاریخ شادی لای تن چند خلف را حکم چند ناظم اول عدالت دیوانی بلده

شده نوازه چون را چنین	صد آهتیت اندر سو	ز تاریخ عربالشرج جستم	الکها - یار با او بخت کو
-----------------------	------------------	-----------------------	--------------------------

قطعه تاریخ بنائے خواجه گلشن

چو شد تیار این سراسر	ز تاز سنبه و بریان	سنش بالبلبل و گلشن	دوی سوبهار خواجه گلشن
----------------------	--------------------	--------------------	-----------------------

قصیده تاریخ عربی بلاتدخله و تخرجه

وفیل نهاده و خیل و سر حیان

افز و تاریخ فارسی به تدخله (۱) عدد

شوق خوش خوش از سر کماله	خواجه گلشن روح افزا سال گفت
-------------------------	-----------------------------

تاریخ طبع دیوان شاعران گنیا شیر مثال افصح الفصحا بلغ البلغا مالینا

سید محمد سلطان صاحب عاقل و بله می جوم

نقش اعرای استاد کامل	جناب سید سلطان عاقل
----------------------	---------------------

سُخن سِج و سُخن دان و سُخنوز ز آلِ مصطفیٰ اولاد حیدر نکو خلق و نکودانش نکورائے نماذ او در جهان لیکن کلامش کنون چون این سفین گشت تیار بگوشت از سر الحمد سالش	شبتان سُخن را شیخ محفل کزین بود از همه افضل فضایل سر او را بود بس نیکو خضایل دل مارا بیاوش کرد مایل رسیده کشتی مقصد به ساحل نخه مطبوع شد دیوان عامل
--	--

قطعه تاریخ تهنیت شادی را که رادهاکش فرزند جناب را بامکند ضاببی  
ناظم فوجداری بلده

بفضل خداوند کون مکان بهر گوشه نازد بزرگ و بهار بفضاطرب اندرین فصل گل شاد آراسته بزم فرخنده طوی ترنم سلیلازا بد فریب ز جوش مسرت و فور سرور کزین بزم زینت فراداد و دوش بیابین چه فرخنده بزم این خدایش نگهدارد از فضل خرم	وزیده نیم خوشی در چمن بنفشه شقایق سمن نارون بهر شاخ بکبل شده غنچه زن که رقصان شادیت چرخ کهن خوش آواز و گلچهره غنچه دهن همه خنده لب خنده رو خنده زن مبارک سرو نوید به من که شد کتخارائے رادهاکش همیشه زافات و شرسو فتن
--	---

بود خرم و سبزی باغ مراد  
 ز فیض کرمهای شاه دکن  
 چنین مصرعہ سال بزجرات شوق  
 جوان عمر و نو شاه را دیا کشتن  
 قطعہ تاریخ تعمیر مکان مولوی محمد الدین احمد صاحب نظام شعی الخیا نو افتخار الملک صاحب المہار

خلیق و خوش سیر نیکو خضایل  
 بخداوند که خوش منظر مکانے  
 خدا آباد دارد و تاقیاست  
 در نیخانہ شود ہر روز شادی  
 بہ فخر و افتخار و عزت و جاہ  
 ہمیشہ عشرت و شادی طرب  
 طفیل مصطفیٰ ہم آل و اصحاب  
 بہ سال نیک و فصل نو بہار  
 بکرم مشورہ شاد از دل خود  
 خدا در عز و شان او فریاد  
 بنا کردہ محمد الدین احمد  
 ہم عمر و دولت او دیر پاید  
 گے اندوہ گرد او نیاید  
 بکام مقصد دلہا سبازد  
 خدا در آن اولادش فریاد  
 خدا بخشا و اورا ہر چہ خواہد  
 کہ تمیل عمارت را سر آمد  
 غارت خوب - تاریخش برآمد

قطعہ تاریخ بہت سرفرازی خدمت وزارت سلطنت دکن بہ عالیجناب  
 محلہ القاب ہاراجہ پیکار کشن پشاد بہادر اہم ایہ عالمی اقبالہ و اجالہ

مہاراجہ و پیکار نظام  
 کزیں پیش بد پیکاری کینز  
 کہ مشہورستی دریں شش حبت  
 وزارت ہم اکنون شدہ خاد  
 خدیو جہاں مالک سلطنت  
 سر سردار بادشاہ دکن

گنید او ترا بہر دستور خویش	بفرمود شاہ نہ چوں کمرست
دل خلق شاد است و توشا و باد	فزاید خدا دولت و منزلت
نش از سر دل خنک گفت شوق	وزارت بود بندہ در گہمت

قطعہ تاریخ تہنیت مراجعت با سعادت شاہ اجمشہ حشمت سلیمان شوکت  
 خدیو گہاں مخبر سلاطین بجا اعلیٰ حضرت حضور پر نور بندگان عالی مقامی خداوند  
 و سلطنت از سفر و بار و ملی

ساقیا بخیز و بگن مہر از مینا و خم	بیں ترسوئے باختر ابر رحمت آمدہ
گل بخند و مئے بچو شد مت ہر یک پرست	برزوہ جامے بکف در بزم عشرت آمدہ
اے نسیم صبح در گلشن خرام ناز کن	بہر گلشت چمن آں سر قیامت آمدہ
رشد فردوس آیار بی را باد کن	از براء دیدش رضوا ز جنت آمدہ
شد ز نور مہر شہ ہر ذرہ ذرہ آفتاب	شہ بدار السلطنت با جاہ و شمت آمدہ
دیدہ آہن از شماراں فرشتہ امیش	شاہ دیں پرور پناہ ملک ملت آمدہ
سایہ بزواں توفی اے ظلمت دو با	دلیم و سلجوق و عہد زیر حمایت آمدہ
اے شہ محبوب عالم بکیاں را دیگر	چوں بدست دامن شاہ و لا آمدہ
استقامت نظم عالم از ازل اندر بہت	ہر دو محبوب نظام دین و دولت آمدہ
رفے پر نوبت ز بہر ذوق تاریکی بخت	آفتاب طالع صبح سعادت آمدہ
پر تو بویہاںات روشنی شمع طور	شربت خشکیدہ لب آب ہانت آمدہ

پیش است جو تو به شکایت آمده  
چون کلید قمت ارباب قمت آمده  
مالک ملک کن جان رعیت آمده  
شاه آصف جاء از دلی بشوکت آمده

ا برنیاں بالاز کم مایگنی خوشیتن  
جنش ابرو گهر اندر تر از و میکند  
عدل گستر مهر پرور حامی دین متین  
شاد و تخرم مصرعه سال نکو گفته استوت

قطعه تاریخ ولادت و می فرزند از حمید عزیزی پیا مولوی محمد عبد القیوم صاحب  
آغا ابوالعلائی کمال یاسکورت سلمه است لکھا

احسن الحاقیت کونین مکار	اوست از قنغمی تدریم	و حده لا شریک الا هو	نیت او را که معینیم
می سر و کبر و هم منی او را	را نکه شانی مطلقا و حکیم	گفت که من از کراخویش	خاک را بر دتا به عرش عظیم
حق و قیوم قادر مطلق	نیت او را که ابرمیدیم	بفضل ترجم و الطاف	هم را احاطه انسان عظیم
در شب پیا مولوی قیوم	کرد روشن دیگر چرخ حیرم	شوق سال تو که مسعود	گفت بعد از شارب حیرم
داد فرزند از سرشش	عبد قیوم را خدا کریم		

تاریخ انعقاد در بار دلی تبصره جشن تاجپوشی ملک معظم ای دور و نه مقیم قصر مند  
حسب فرمایش دوستی گفته شد

اے شه والا هم ای دور و نه مقیم تاجور	نار دین منبذ از فیضت به چرخ شمشیر
حضرت عیسیٰ سیر چرخ چهارم از خدا	التماها میکند بهر تو اے شاه زمین
میتوان گفتن پارس لار و گزن و لیس	کو به تدبیر کوازی پر تو اے رزین
منقده فرمود جشن قیصری در بار را	بانہراں و الیاں جساتح و گیس

چرخ با این کثرت چشم کو اکے بدید	همچنین حسن عظیم الشان و زیبا و نشین
جلوه گاه بادشاهاں شد مبارک انجمن	میکند رضواں تماشايش هر دم از کس
اندریں بزم کرامت موج خیر لطف و مهر	بود از بحر شرافت هر یک در شمس
بهتیت گویاں همه در پیش و گرد تخت تو	مالکان کتور بند و دکن تا مار و حیس
میکند شمس و قمر زین انجمن کسب ضیا	اے ز به انوار و زیت رونق بزم گزین
هر که آماز پے نظاره اش از راه دور	گشت جاه و دولت و اقبال باد بهر قصر
مشورت کردم ز دل گفتا گو تارخ نیک	شد مبارک تا جوشی شاه از بارگین

قطعہ تاریخ بهتیت و نق افزای علیا بیابا راجه بهادرین اسطنت  
مدار المہام سرکار عالی بہ تقریب حلبہ شادی میاں احمد علیخان صاحب  
مدوکار ناظم صبا نظم جمعیت سرکار عالی

محمد علیا پس از حق بنام محمد بنو اندرود	خدا چو تجی غریب النواز	بروی بہا بابا شادی
بعہد کو شاہ فرخندہ کہ دستور خود را فغانو	میں سلطنت جہانگاہ	بے دارش در لب دو
شادی کہ چو میہا خاتم زینت دعوت و اثرش	سنش گفت او کہ از دم	قدم بخیز و فرود و غوغا

قطعہ تاریخ بهتیت شادی مہینت آبادی میاں نواب احمد علیخان بہا خلف اکبر علیا بیاب  
نواب محمد علیخان بہادر آغائی چشتی ابوالعدائی مدوکار ناظم نظم جمعیت

طفیل بند ولی خواجہ شگفت غنچہ لہا و دین	وزید بابو بہار نجا	حسین بنجد و رام فیض
شام الہجارا شاہ مسطر	رید چور در خواجہ گاہ	صبا زاکرم و ترش بر کشر



نهی که ما و خیر نهی که غیر فلک قطره را بدست آید	خوش است بحاج جانیست	بجاست که تو گوئی جلوه کلام
بهاست خوش گشت و هم خابند	فرد و در دوزخ و بر سر قدیم	بر سر خجسته که در سیرا
نوا احمد علی صاحب قبال	ترا کجاست علم او بر عقل	مدام با دعوی بران با تو نیکم

نزدیک ترین خشن شوق آغای گفت - باد درین ساع شینیم

**قطعه تاریخ استقلال** ای بالکنده صبا بی - اے - بر نظامت اولی جداری

اے خوشا و جداری بلده	منت مرخدا غر و جل	حسبان بادشا کن	کوت از جمله خسروا
خوش سیر نیک اے بالکنده	مستقل گشت نام اول	شوق گفته از سر اسد	حاکم نیک بخت پاک عمل

**قطعه تاریخ تهیت خدمت اول** تقصداری ضلیع جناب فصیح الدین احمد صبا

نصیح الدین احمد فیض گستر	تقصدار شد از فضل و ادب	دل سیر احمد رعایا	شده شد تازده چو گل
هو خواه توجه از دل بجا	ترا حق بر همه کرد افسر	اب عمت عماد و جنگ	بی خوانا این سلسله
نار شاه جا خود بگردند	که گشتند هر و نام	ترا هم چو پخته ز باغ	برنگ بوشان را و او
بود گشت امید بنر و شاه	شونج مناع بار آور	چشم سال فرخ خدمت	شده گفت رگوشم با آخر

نحو این عصر رتبه تاریخ نیسے حاکم خندان زیور

**قطعه تاریخ تولد همیشه زاده نواب** فظ محمد عبدالصمد صاحب المخلص به صمد

مسی محمد مسعود مد عمره فرزند محمد محمود صبا

خداوند اتوی نطق و مقصود	وجود جلوه عالم از تو موجود	تو را دی جلوه ایاد و کثر	و گرنه بود ساجد من به خود
همه پیش حلاوت سرنگنده	نصیر سامی فرمود و نمود	صفی آدم کلیم الله و غی	نفر همه از سر و از نو



جبریل مصطفیٰ رضی اللہ عنہ  
 کہ روشناسم کہ تو سرکش حق  
 محمد منظر ذات الہی برو باد درو غیر محمد  
 کہرام صدہارا شکر خاں کہ کردا او مہنا بودا بود  
 سرفراخ پے سیک کو تخت نوید دادا نافر خد بود

پدینا شوق تانیش بکفر کہ خوش میا مستوا محمد  
 قطعہ تاریخ تعمیر دولت سر صد الصد و حکیم الحکماء جناب محی الدین وہبنا طام امور

بہ عہد شاہ محبوب علیا کہ نازد بر بہا شین جہا  
 محی الدین حامی بند ہم تختہ سنج و قدر دا  
 بہ اواز و نفا سم صدار ادیک فرما کاردا  
 بہ حال سکون سجا رکام شفیق و لطف گتر ہما  
 قریب بہ محمود الزمان کتا را کیر میر عالم  
 حکیم و حکمت موز حکماں نکو از قدیم مرزبانے  
 سر آمدہ الوان نعمت زہر مہا خوش ہنر بانے  
 بنا فرمود قصر روح افزا کریم الطبع عالی خاندانے

بگوئے شوق سالن زمین مت سر و گلش مکانے

قطعہ تاریخ تہنیت تقریب جناب لوی میر قمر الدین ضادیل بر کنیت مجلس عالیہ عدا

لیلیٰ نخت حجتہ دوش باناز واد ا  
 اے کہ بگراں مہاج سپہر حلم و علم  
 ہر یکے از فرط شادی چہرہ برا فرخندہ  
 لینے قمر الدین خوشخوید و الانب  
 شوق چوں گشتم ترقب بہر اورا کس نش  
 شرده با مجنون دل از پردہ محل گفت  
 در زمان سعاد آمد بر سر منزل گفت  
 گشت اساد سعدا بود ہر شکل گفت  
 عاقبت شکل مہنوشد مہہ کامل گفت  
 کہن مجلس میر قمر الدین عاقل دل گفت

قطعہ تاریخ خیر مقدم و تقریب عالیہاموی محمد عزیز مرزا جبا اول تعلقات اصطلح  
 بر کنیت عدالت العالمیہ سرکار عالی و شعبان ۱۲۳۳ ام ۳ ربیع الثانی ۱۲۳۳

بیابا که صفا آمدی سرت گریدم تاده ایم به راست بجلوه افزانی سزد که جمله مجان خیر خواهانت پس به جلگیاں و تراہمی باید شہ نظامد نظامپاش و ظل سجانی نثار باد و دل و جاں به فرق شاہد برائے رکن عدالت زبندگان تویم غریز جان خلاق این اہل دل بجن خدمت سلطان فیضیاس نک مراحم شہ آصف ترا مبارک باد	بغیر و فخر نہ بر سر فلک پارا سرور و نور دل و دیدہ تنارا کنند سجده منت خدائے یکتا را بدل کنیم دعا شاہ فخر دارا را کنند ناز بہ نامش بخند و دارا بگردش از لطف خود دل مارا کہ انتخاب بفرمود مرد دانا را کہ کردہ اتسے او علاج دلہارا ہمیشہ دید بجشم کرم رعایا را زبوں کند غضب اونیصیب عدلا
--	--

گفت شوق مبارک من از سر قوت

ہمیشہ شاد و بہینم عزیز مرزا را

**قطعیہ پنج** بنا و مسجد در خواجہ گلشن ملکی نواب محمد علیخان ہمدانی در جاگیر دار  
و مددگار محکمہ نظم جمعیت سرکار عالی از جامعہ مولویہ بیٹما

کینہ از کینہ سلطان ہند محکم علیخان دانا نہا مسجد کرد و در گلشن جزایش نہ بخشہ خداوند سہ را کہ ہستی بہ نظم نیادہ راجہ بابا ششم پے سا گفت از سر بگو شوق خدا اقامت قطعیہ پنج افتتاح دو اخا و شہر مدائن ملک پوری با تمام نواح حافظ محمد عبدالصمد صاحب
--

المتخلص بفتح موسوم به دو اخانه شفا فی

شندم کہ عبید صحرانگو	دو اخانه کشت و فزانه	بے حافظ و حاجی و کام	کہ صفش سر سمع روانہ
فہریم سخن بخ و دروغ	بے مکتہ با حکیمانہ	صبلہ چمن ابروئی بدلو	نجنده چو گل پیا بگفت
خوش از سر بران تاریخ	کب شرفی دو اخانه		

قطر تاریخ عطاءے خرقہ خلافت بہ نجم الدین صبا خلیفہ ہدایت علیضا بوالعلاء

سوائے آدم خاکی و گزراض و سما	کے خواست گرانباری امانت را
بفضل خالق کیا طفیل ختم رسل	گزیدہ ایم برائے خود این عنایت را
بفیض سلسلہ بوالعلائم بہ بہا	بسیط کرد ہدایت علی ہدایت را
بہ نور مطلع صبح سعادت ابدی	نمود راہ بے متلائے شامت را
کے کہ نام شہ بوالعلا بگیریاد	ہمیں بہانہ کفایت کند شفاعت را
جمال پاک کے دید یک نظر وائے	ضیافت و دہمہ دیدہ بصارت را
بہ نجم دین زیر آگہی گوئے شرف	کہ زیب تن کنی۔ جبہ خلافت را

قطر تاریخ تہنیت عطاءے خطاب بواجب علیخان ہمدانی و گرد کو تو ا صاحب

میر محبوب علیخان خسرو و جسم جاہ را	یا خدا جملہ مراد دل عطا کن درنگ
ہست او جان رعایا فیض بخش بند	مالک ملک کن یار وفادار فرنگ
چوں چل سالہ مبارک جشن سال عشر	منقذ گردید بآزیت و صدرب و زنگ
اندین بہم طرب و بار و بار شہی	مجمع بودند جملہ اہل رائے صلح و جنگ

اے خوشامخصل پہ مخمل شک گلزارم	مطر و باقی ہمہ موجود با مینا و چنگ
نایب میر عیسٰی صفدر علیاں خطاب	شاہ بخشید و فزودش فخر و عز و نام و نگ
از سر دولت بگوئے شوق مسکھاؤ کن	وہ خطاب نیک ولایتی و اوصاف نیک
<p>قطعہ تاریخ تہنیت جلال سلطان یا در جنگ بہ عالیجناب نواب میر وزیر علیاں</p> <p>بہادر کو تو ال بلدہ دام اقبالہ</p>	

بہ مبارک عہد نیکو جشن جل سنا	چو شد بخت شاہی شاہ آصف ظن سجا
نظام الملک محبوب خلاق خسرو عالم	پشوکت قیصر و دارا بہ رحمت لطف و با
سیر اجلاس سوجاں نشان بھجوا	بید از گوشہ چشم مبارک مہر سلطا
خطابے داد آں میر عیسٰی کتوال بلدہ	فردہ عزت و شان شہنشاہ الطافی و ادانی
سین این مہر خوانی شوق ما از رو بسم	دل سلطان یا در جنگ خرم باد۔ بخوانی
<p>قطعہ تاریخ تقرر منصر می خدمت کو تو الی اندرون بیرون بلدہ</p>	

سید بخت در وزیر علی	خاں بہادر خطاب کرد نظام
منزلت جاہ روز افزوں باد	بہ طہیل نبی خیر انام
نیز اصحاب و اہل بیت رسول	پے امداد تو جناب امام
یو العلاقا سم و شفیع و حن	شاہ داد و حجتہ الاسلام
از برائے شایش ہر کار	ہم امانت کنند با تو مدام
جاں خدا شہ و وزیر قوی	دامت شاد رب ذوالاکرام

از عنایات خسرو دیبا	گشت حاصل مراد خاص و عام
عز اصدار یافت فرمانی	که دهمی کار شهنشاه را انجام
شوق بر خواند از سر حضرت	منصرم کو قوال شاد و مدام

قطعه تاریخ تهتیت شادی مهینت آبادی میاں مولوی محمد شمس الدین صاحب  
منشی فاضل فرزند مولوی محی الدین احمد صاحب منظم مشی نواب معین الدین صاحب  
عدالت و امور عامه کمال عالی

تقریب یونس عقینیکو	شده آرا فرخنده	ترا اشمردن باد آید	عروس آئینه رود و رقص
ترقی یافت روز افزون	بود نوشتار این خطه حاصل	مداح را به نثر متقاه	کمال باشد توجوا و کا
خدا و مصطفی شاه و لا	ترا شکل کش می گام	مجا قوچو کل خنده	همیشه دشمنانت پادشاه

سر این عقینیکو شوق گفت	قرآن شریف هر دوی و
------------------------	--------------------

قطعه تاریخ مراجعت مولوی علی احمد صاحب شته دار کو تو والی بلده از سفر مدراس  
مجنانب نخلبراجاب

علی احمد خدا پاینده دارش	کز و در نیم اجاب است زینت
بود آراسته بازو بر علم	سر و سینه دلش منیر اب رحمت
صفات نیک و پاکیزه خصال	بدار و با همه چشم مروت
بکار دوستان هر خطه پویان	گه پیچیده سر از راه الفت
دلش نیز از شرک و دوی لیک	شریک دوتان در پنج و راحت

همای بخش از بالا پر سیا  
 سر هر گام هنگام خرامش  
 سخن پیر سخن فهم و سخن گو  
 و در جلال اگر اسپ کرم را  
 شکفته باد هر دم غنچه دل  
 بیام از سفر چون گل به گلشن  
 زیاراں گوش کن حسن طلب  
 بکن زاندازه زاید نذر مجلس  
 فدا باد اسیر این خمیر مقدم  
 بگوش از سر امید سالش

نهد منت سعادت بر سعادت  
 مبارکباد میگوید فراست  
 سخن سجد به میزان فصاحت  
 ز حاتم طے کند زاید مسافت  
 فزون گردد الهی عمر و دولت  
 دل اجاب خنداں از مسرت  
 بده چند آنکه باشد دست قدرت  
 به توانا ندانار باب بهمت  
 سر اعدا و خصم زشت طینت  
 الهی دیدگاه دارش سلامت

قطعه تاریخ تهیت تعمیر عقبه خوانی شهنشاهه والایار سلطان کن  
 بظلم العالمی خلد الله مملکت سلطنته

مرده وصل صبا گفت بگویند  
 ز گس از ناز نظر جانب گلشن دارد  
 غنچه شکفت به خندید گل باغ کرد  
 سرو باشد و بالید نهال امید  
 یک تبسم کند هم در گری خنده رند

حبذا شاه بر مقصود شد جلوه نگر  
 می وزد باد بهاری به خیابان چین  
 عطر نیر است با طراف جهان به سمن  
 گشت نگین همه از کثرت گل صحن چین  
 شاد و شاد است دل پیر و جوان روز



من بفتیش چو چشم سبب شادی عام	گفت این تازه خبر قصص کنایه
محل عقد ولی عهد بهادر دیشاں	گشت آرات از حکم شاه ملک دکن
خطبه بخواند سپهرت دعا قاضی شهر	عیش افزاشده از فرط طرب ملک دکن
از سر جلوه بگو مشوق مبارک تیغ	عقد شاهزاده دلنشین شاه دکن

۱۳

۲۴

قطعه تاریخ سنه عیسوی

به فضل خداوند کون بگو	شده عقد شاهزاده کامگار
سن عیسوی یمنین گفت شو	رثا یاری عقد بادا <sup>۱۹۰۴</sup> <sub>۱۹۰۴</sub>

قطعه تاریخ بهمنیت کتبخانی مولوی سید حمید احمد صاحب فرزند جناب مولوی  
نوحید احمد صاحب وکیل در جاول

کردیم شادی فرزند خود آراته	مولوی خورشید احمدید والا نسب
ای حمید احمد ترا باشد همیشه	عیش و عشرت شادمانی دولت علم و آواز
بارور دار و خدا نخل امید اندر جهان	از لطفیل حضرت ختم سل شاه عرب
جیب و دامان تو باد از رنگها مراد	دشمنست گرد و اسیر حلقه رخ و قلب
از سر دل شوق تاریخ بایو عقد گفت	باد روز و شب الهام محفل عیش و طرب

قطعه تاریخ بهمنیت عطا خان از بارگاه خسروی به عالیجناب نواب  
حضور نواز جنگ بهادر دام آقباله

بند پرده خسرو ملک کن	میر محبوب علی گردون
میر محبوب علی گردون	پر قونیان ز شرف



بندگان غیر را غرق و قاتل میفراید در غور خد شایب	هر یک از خیر خواهان کن با خطا و تقصیر بی گنا
مصلح الدین می فرزند کرد از ارکان دولت آفتاب	داد و سرور از لطف خدای آتش انار به خطا لا جواب
محضر سالار بود گفت سوز شد مبارک کلمه الدوا خطا	

قطعه یازدهم بهجت عقد صاحبزاده صاحب حضرت پیر و مرشد جناب سید صاحب  
نمبره قادری قبله و کعبه مظله العالی

حمد خالق را سرور زید محمد راشنا لے شہ بند او عیسی دم سرت گم دم بصدق	بعد از آن شائد پئے غوث الورا جگری شد همه باطل ز اعجاز تو سحر سامری
قیصر و دارا سکندر شاه جم غفوز چین هر کس از برکات فیض غوث اعظم بهره	میکند آيا ز کثر بندگانت همسری از طفیل احمد شده نمیره قادری
سیدی آل بنی اولاد پیر و سنگیر چون نباشد در دوا عالم خادمانت و قفا	بر شرف نائے توان و مهر خج چنبیری برگزیده چون تراد او ز بهر داور می
توز بهر کامیابی غلامان روز و شب شکر الطاف تو اے ابر کرم بحر عطا	میکنی هر دم و عا در بارگاه قادری کے ادا ساز دیکے از صد زبان شاعری
از حنائ بعد والائے تو یاد افتخار مجلس عقد بایوان صبیغه عفت مآب	شوق هم مانند عرفی و ظہوری انوری منقذ فرموده چون بزم جشن اکبری

تسو میگوید ز روئے حمد تاینج سید

برگزیده عقد بنت سید احمد قادری

قطعه تاریخ تهنیت تولد فرزند میان مولوی محمد شمس الدین احمد صاحب خلف  
جناب لوی محی الدین احمد صاحب خطیم شی نواب معین المہارم ہمارے عدا امور کا سرکاری

نکو فرزند رشک مہر افروز	تولد شد شمس الدین احمد	انہاں غل میں دو تنہا	الہی دایا سرنگر دود
سدا بت مندر خوردا پلا	ز عمر و نعت دولت کا پلا	خشتا بندہ چو ماہ دو	چنیں ان ملا شوقی گو

شب دل بجا کر روشن رہے چشم ضیاء الدین احمد

قطعه تاریخ تهنیت ولادت با سعادت شایہ محمد طاہر قادری نبی عالمی نجیب سیدنا  
مرشدنا حضرت شایہ احمد صاحب قلبہ نبی قادر علی ظلم العالمی

شیخ بریم خاندان حضرت غوث الورا	لعل نور تجلی آئے ذات داوری
وزیات مصطفیٰ جان علی آل رسول	نیر سرج شرف رشک ضیا قادری
شد تولد طاہر نامی عزیز جان و دل	دلبر خواجہ محی الدین شاہ قادری
یعنی فرزند سعادت مند قادر بادشا	نکتہ داں رمزائے باطنی و ظاہری
چوں منور کرد عالم از سر دل شوق گفت	مہر افروز سدا شایہ احمد قادری

قطعه تاریخ تهنیت عطا خدمت معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ از پیشگاہ  
اعلیٰ حضرت بندگانعالی تعالیٰ خلد اللہ ملکہ بہ جناب مولوی محمد عزیز مرزا جانی

بعد حمد خالق و حق سما	شوق میگوزید شاد و ملا	میر محبوب شاہ دکن	عاشق نامحبیب کبریا
آباد بخور و خلوت بند	یک بیک از پیشا خرمی	نیک و ناصاد را مہار	مظالم کرد بعد غور و فکر
بر کج و شاد و دل آغا	مرجا صد تر با صد حبا	شوق نیکوستان	بر عطا ہوشا جان فدا

از سر الطاف کردی محمد باز مرا می عزیز بخش

قطعه تاریخ تهتیت شادی محبت آبادی خباب و لوی مرزا احمد صاحب الصدق  
عالمی خان غنی مرزا صبا منصرم مستمدر سرکار عالی

نیم صبح وزیر و کلر آمد	برقصه فرخ جویند	که بهر عقد بسیار نظم	بمهر شاد کن هم بایک
نداماد ز فرزند خورشید	بدا آمد بهر دکان	بفضل خوشنویسان	عروس و دل در کنایه
و عاقران عقد حضرت قاضی	بنوازند سوره اخلاک	صد تهتیت هم مبارک	ز این هم طر تا باین رسید

بگفت سو مبارک عزیزان

قطعه تاریخ تهتیت عقد سعید جانب افروز عبد القیوم بیگ صاحب سلمه الله تعالی

خوشه عقد شکو صفا بیگ	شده در دوا علم زبان و دین	سفران آید ز شوکت	تر اعیان قیوم گردید مبارک
----------------------	---------------------------	------------------	---------------------------

قطعه تاریخ ولادت با سعادت فرزندان حمید عالمی خان محمد علی خان صاحب کبریا

و در دکان ناظم نظم جمعیت سرکار عالی

ترا احمد علی خان خوش	خدا کرد فرزند خیم خنای	مهر صوم کشیده بهت	سحرگاه پیش از اعیان
به مهره انجمن خود او اینکو	بفضل خداش بهار ولادت	شده امروز نام محبوب	چون جمال ستکان

شش شوق از فرزند خوشتر بگو - روز نو آفتاب سعاد

قطعه تاریخ ولادت با سعادت و دشانر اوگان بلند اقبال علی بیگ صاحب سلمه الله تعالی

توانا خداوند بنیاد و سر	بود ز آفرینش پدیدار	چون خدا شاه نظام	رعیت ازنده عالم پنا
بیکان فرخنده فضل خود	عطا کرد و زویناره به	خوشا اخلا شاه و شهر اوگان	مانند تاد و زنجیر و ماه

بحق نیکی ان اصحاب و بود روز افزون شمع و زبانه نصیب بی خواهر شریف شود دشمنانش جزو تباه

ز رو بپایون تشنه گفت بکے آفتاب و گر شکاه

عزل مدح مع التایخ رونق افزونی علیحباب چهار ابرو بهادر سحر السلطنة  
مدار المہام سرکار عالی به خواجہ منزل کا شاعر محمد علیخان بضا جاگیر دار و مددگار ناظم نظم جمعیت

سر و چپید گل دیدم موسم خوش فرارید  
نغمہ سرو و عنذ لیب غنچہ بہ خند لب کشو  
عہد نظام بخور شاد و زیر خوش سیر  
فیض ساں فیض بخش بندہ نواز و دادگر  
معدن لطف الکرم مخزن خلق دی ہم  
گام زدی بہر کیا بہر کشاد کار خلق  
کلبہ بندہ چون چمن ساختی از قدم  
طبع را گہر قشای تاج سر سخنوراں  
شوق بگویمت شنو نام خدا بود یقین  
باد صبا ز سو خلد و در چمن جہاں نوازید  
شاہد مدعا دل پر دہ روز و خود کشید  
شب ہمہ شبیات شد روز ہمہ چور و رعید  
گشت رہیں منتش جملہ چہ از یہ سپید  
گشتہ تمام بہرہ مند از تو قریب ہم بعید  
نام خدا کہ پیش پیش فتح و ظفر زینبر  
باد ترا ز فضل حق جاہ و چشم فرو مزید  
ہاں ز ریاض خسروی نیز گل مراد چید  
شاد میں سلطنت باب کلام را کلید

قطعہ تاریخ تہیت شادی مہمنت آبادی صبیحہ علیحباب محمد علیخان بضا  
جاگیر دار و مددگار ناظم صبا نظم جمعیت

محمد علیخان خدایش گہا  
بروز کو چنبہ مبارک  
میںسج و خواجہ بندہ  
بہیعت و نیرا خواہتر  
ہزار دست و دعا  
سیار از مہر و دست  
نشان تاریخ ہند کو  
بصدیقیت و عقدا

چہ دختر جگر گوشہ تخت لایق سلیقہ پسند و نیک اختر  
 بہ نواہ یحییٰ خان تکرست پنجہ سیم زرد لعل گوہر  
 ہم جمع بودند در بزم شادی نسیع و شرف تقیم وافر  
 صد امبار مبارک ستا بلند آمدہ از بہر سراسر

سفر ان سر بالہم شوق بگو۔ وایا باد و اما و دختر

قطعہ تاریخ ہفت تہر جاب را بالکنہ صابر حضرت رکنیت عدالت لعالیہ سکا

بہتہ عہد و مبارک زمان دور سعید  
 دلم فدائے شہندگان ملک و کن  
 ندید ثانی شاہ نظام کس بجای  
 دعائے شوق بود روز و شب شہ آصف  
 جہاں پناہ توئی سایہ گستر عالم  
 ز نور پر تو روئے تو شب بزم خیال  
 میں سلطنت و جاں نثار شاہ و کن  
 قدیم پرور و حق آفرین و قدر شناس  
 ز بہر رکن عرضداشتیکہ پیش شدہ  
 بہ انتخاب تو عز قبول بخشیدہ  
 کمال شوق مبارک نشتر ز رو دعا

کہ بر زمین کن رشک بر جہنم بلند  
 ہے نواز و فلک مرتب طفر پیوند  
 رحیم و باذل و بندہ نواز و داد پسند  
 بزیر حکم تو باد اتمام پست و بلند  
 تر از دور زمانہ مباد ہر گز نہ  
 کہ عاشقان جلال تو شمع افروز نہ  
 وزیر اعظم و فرزانہ رائے و خلق پسند  
 کہ متحق ہمہ گشتہ از تو بہرہ مند  
 صد دریافتہ فرما شاہ محبت بلند  
 بگردشاد دل بندگان خود صد چند  
 بگفت۔ رکن مجلس شد است بالکنہ

۱۳

۴

۲۶

قصی

شور شوق میں مصرعہ فصلی  
 کہ گفت۔ رکن مجلس شد است بالکنہ

۱۳

۱۴

قطعه تاریخ تهنیت صحت مزاج عالیجناب نواب محمد علیخان بهادر جاگیر دار و مددگار

نظم جمعیت سرکار عالی

محمد علیخان فرزند خورا	خدا داد صحت و فضل عظیم	برو و اما شوق تاریخ	به باشی مست برب کیم
------------------------	------------------------	---------------------	---------------------

قطعه تاریخ تهنیت ولادت با سعادت بنده جناب نواب محمد علیخان بهادر جاگیر دار و مددگار صاحب محکمہ نظم جمعیت سرکار عالی

محمد علیخان والا کبر را	عطا کرد حق بطور طلیعت	بگفتہ شوق اس سال سبک	ز به روی آب ان و خیم سبک
-------------------------	-----------------------	----------------------	--------------------------

قطعه تاریخ تهنیت ولادت با سعادت فرزند محمد یعقوب بن غلام میر محمد آغا فی ابوالعلا

یعقوب بن غلام میر	تولد گشت یونظر	سندش شوق نفسا آناه	بهادیم از شایان شکر
-------------------	----------------	--------------------	---------------------

قطعه تاریخ تهنیت عطا تمغه طلایی از سرکار به حکیم نواب محمود علیخان صاحب

خلف نواب محمد علیخان بهادر و صله نمایان کلمیابی امتحان سه طبعی یونانی

طلایی تمغه دستور اعظم	ز دست خالص روغن	به محمود علیخان جاب	عطا کرده بجلد و لیا
-----------------------	-----------------	---------------------	---------------------

خداوند ابر حشر شاسی	بهادری در ادایم	بگفتا شوق سالن زود	ز به زید سود و رعایت
---------------------	-----------------	--------------------	----------------------

قطعه تاریخ حکیم نواب محمود علیخان انصاف موصوف به تهنیت تقریر اعزازی و گاری افسر الاطباء

یونانی سرکار عالی

به طول عمر باشی زیر ظل بزرگان ایم	خوشا محمود و مسعود و نبت با نجت بر ایم
-----------------------------------	--

بر دے حق گواے شوق محمود علیخان	خدا داد مبارک نیز اعزازی
--------------------------------	--------------------------

قطعه تاریخ تهنیت ولادت محمد یعقوب فرزند محمد احمد و اساز ابن محمد یعقوب



شد یعقوب سدا بصورت چو پدید  
 رخ بخت بن با او شد بگفتا پیش تی سال یو  
 تولد ابرو چو مهر و پسر شد  
**قطعه** تاریخ استقلال جناب مولیٰ صفی الدین محمد برجست دوم مددگاری معتمد  
 عدالت و کوتوالی و امور عامه سرکار عالی

ترا اعتماد عالم عزیز میرزا نامد	اگر این شوق میگوید بنام حضرت باری
گرامی تر ز جان سببی بحسن خلق و خوشنوی	کز آن که عالم را بر این خویشتن داری
نباش حاجت پیش تو عرض حال خود کرد	ز احوال کلامی ماتحت نیکو خبر داری
بنوشد هر کس جام مراد خویش از دست	بر آتش کالماں چشمه فیضت بود جاری
ترقی روز افزون باد و اقبال و شان تو	که شان حق رستا بهر برزخ کندی
برنگ حق سی چوں سرخ و گشت صفی الدین	بگشت زرد و از رشک مهر حرج زنگاری
ترا باد مبارک شوق فرخ سال میگوید	صفی الدین محمد مستقل دوم مددگاری

### قطعه تاریخ تعمیر بالاخانه خواجه منزل

ز روئے بنا شوق تاریخ برخواں	رفع البنا از فلک خواجه منزل
	۲۶ هـ ۱۳

**قطعه** تاریخ شادی هینت آبادی بر خور و از نور العین برادرزاده ام میاں  
 مولوی محمد صدیق حسین عرب و کسب و جاول

سرور افرا و لها اقبال	عینا چشم شوق تو الدنیا	سعید از جبیند نیکو کار	خوشه یوندر زنجبانی
او یب عالم و دیندار و منو	بوا خواهرش فلک طون	تروماز که جان عمر	ابو شمع خاندر رشتانی



چونش مولوی صدیق کز دنازد و در سالی میانج و زوجه یا الهی بود و ایم طریقی را بانی

بگفته شوق یار از سر جا که سعد و نیک با و این سخن

قطعه یار تهنیت گلپوشی تسمیه خوانی فرزندان مولوی پیر عبدالحمد صاحب کل

ضلع رانچو

عبدغفار پاک و عظیم نیکو انبیا میر عبد مجید بهر شادی کتب هر دو از پدر بزم منتقد گردید

شکر مبارک چو رسم گلپوشی داد با و صبا خلق نوید شوق یار گفت از سر جا با و ایم خسته بزم سعید

قطعه یار قیام انجمن تجارت قومی در شهر بهوپال سرپرستی جناب عالی و والیه

ریاست بهوپال دام اتقا لها

ستوده شایسته شایسته بی خواه و هم این فکر سا و نگاه عمیق ز تائید غیبی و رازین

به بهوپال قایم کرد انجمن ز بهر تجارت بطریق تجارت که قوم بهوپالند حکم جهان بان آن زمین

ریاست که از راه فیض و شایسته انجمن این معین بفرمود در راه این کسند اقتصاد شریکین

از آن که خود تم در نیک بفرمودی گشته کرشمی غلام محمد عرب نام او تخلص بی و شوق عجزین

بگفته نش فضل قیام است میان تجارت که نمون

قطعه یار شادی مهنت آبادی غوثیه بگم بنت مولوی محمد اسحاق صاحب

میرنشی دفتر دار الضرب سرکار عالی بایده لا و علیضا منصبد

منتقد گشت غوثیه بگم باد لای علی خسته صا از سرین شوق گفت شاد و آباد و فرخ فال

قطعه یار تهنیت دیوانی و جادگی عالیجناب امام الدین صاحب قبله حشری

حسب فرمائش بجا فضل صبا صیغہ دار صہ مجاہدی کلہ عالی

اندریں عقدہ پایوں خوش مانت و سیر  
 سالکِ راهِ طریقت عارفِ عرفا حق  
 جلوہ فرما گشت چون بر منہ سجادگی  
 شوقِ یافت از رو بسم الله اینچم گو

آں مہربانِ کرامتِ تیکر خوب زشت  
 محرمِ ریزمِ حرمِ ہم آفتابِ سرکش  
 بردی آبِ گلِ ہم آفتابِ رنگِ زشت  
 شادام الدین سے سجادہ و دیوانہ

قطعه نایق نیست و لا تا با سعادت شاعر نیکو اجسام میوه در حال طراوت

احمد نیرایان سنا ایزد خان یونان  
 ماویکیر شهرت رشیدان قزاق  
 مشتری بنودنم اندام اندر تیج میں  
 یا الہی سچو خضر و راج نون پویش و راز  
 شوق خوشدل این مبارک خضر تاریخ

قطعه ۵ تاریخ تهنیت شادی مهین آبادی میاں عبد الرزاق جلالپور  
فرزند محمد عبد الغفار عرف زیر شریف جلالپور کرمی قدیم سیدالمرقا

محمد رزاق صاحب القلم | نوح البحر ذی قوس | ی سرور ارباب عشق | سبب بیدارم و خوابم |  
 و ایضا شاعر | منت شاه فضل و کرم | ای شاه سوارش | قرب ییاء و تمسخر

قطعه تاریخ تهیه شدی نیست که بابی نواب حکیم محمود علیخان بهادر صاحبزاده  
نواب محبت علیخان در دودگاه بجاناظم نظم جمعیت سرکار عالی

حکیم ذی لیاقت بخت بیدار	کریم الطبع نیکو خلق و ذی شان
خردمند و سعید و پاک طینت	رخ زینده سچو مهر تابان
بطل والد ذی شوکت خود	بانی دایما خرسند و شادان
سبار کباد هم محمود بادا	چو گستی کتخدا از فضل نیر و ان
بگفته شوق سالش گشت نوشا	بدیع الاثران محمود علیخان

قطعه تاریخ تهیت متغلی جناب تیرانی صاحب بر خدمت میسر علی سید  
یا ایگاه آسما نیا و هر دو غنای فریبناشسته

زین مجلس یا ایگاه قدیم	ترا بر آسما نیا	برخی خدای خال	از حکام بیدر دوم سست
تسبیحی ناله نایم تب	بهر صبح گریشی نا آ	کاشا و شو حاکم تیز نو	شده میسر علی فضل

بجتم نشر از پُر در دل و این پیشه تیرانی

قطعه تاریخ نو تعمیر مکان جناب لوی قندهار صاحب سر شتدا  
صنیعه ابتدای دیوانی مجلس علی لیت سیلاب طغیانی رود مو

بال نیز ده صد بت شش حجره رضا	مکان صنیعه الله منهدم از رود موسی
مگر در سال دیگر نیز ده صد و هفت حجره	بجهد الله نه تازه بنایش نیک و زیبا

قطعه تاریخ تهیت ولادت با سعادت فرزند بخت بلند عزیزی میاں ساج  
محمد عبدالغفور صاحب تقی المتخلصین جو منصف دار کاسر کا نظام خلد الله ملک و طمته

به سال بت و هفت سیزده صد	چهارم ماه شوال نیکو تر
--------------------------	------------------------

<p>ہے شکوئے عزیز خوش لیاقت تخلص جو دت و نامش غفراست تو اگست فز زندہ ہایوں چنیال ولادت شوق برگفت</p>	<p>جواں بخت و جواں سال و ہنرور بودایم برو انضال داور رخش تانبہ ہچوں نہر انور الہی باد وایم بخت یاور</p>
<p>دل غلامانِ شہ آغا شکفت</p>	<p>از وزید نہائے خوش باد نیم فیض بخش خلق شد فیض عیم یک بیک گفتہ مرا طبع سلیم لے ترا شاہ دکن عبد رحیم</p>
<p>دا پنازہ بود باغ نظام شوق چوں بودم بہ فکر سال نیک معمد کردہ ز روئے انتخاب</p>	<p>قطعہ تاریخ تہنیت سرفرازئی خدمت مہدی شی<sup>۱۳</sup> علی حضرت بندگان عالی متعالی بظلمہ العالی بہ جناب لوی سرائی محمد عبدالرحیم سگبایا آغا علی بوالعلائی</p>
<p>سید بادشاہ حسینی را داد و فوق خالق کرام بر مصلیٰ پہچانہ نماز پنج نوبت بند بظاہر قطعہ تاریخ تعمیر مکان محبی ملک فخر الدین جہاںکار و طفیفہ یاب محکمہ سرکار عدالت و کو تو الی و امور عامہ سرکار عالی</p>	<p>در درنگل بکر ذوق تعمیر سجدہ گاہ ملائک آدم شوق بر خواندہ مصرعہ تاریخ قبلہ ما حیم خیر ام فادری سلمہ اللہ تعالیٰ</p>
<p>شکر اللہ از طفیل نبی شد بیا قصہ افتخار میں سرخوالتوں شد شوق کز برامکان فخر الدین</p>	<p>۲۴ ۱۳</p>

قطعہ تاریخ طبع دیوان شاعر نامور یادگار خاندان میر و درویش احمد علیہ  
 محمد علی صاحب المتخلص بضم طیر و بلوی

حبذا دیوان مضطرب شد و در دل آنکس آمد بدست از سر جاشوق سال طبع است زاید پاریان باو

قطعہ تاریخ مر اجبت با سعادت عالیجناب اب محمد حمید اللہ خاں سر بلند جنگ  
 بہادر میر علی علیات العالیہ کلر عالی بعد فراغ حج و زیارت حرمین شریفین زائر ہوا  
 شرفاً و تعظیماً

خدا شناس حمید اللہ خاں نیک شرم	ز دل فداست بنام محمد ویشان
نگزشتہ ز بہر زیارت حرمین	سوئے حجاز شدہ چوں نیم باغ جناب
بکرم حج و بسوسید آستان نبی	پس رسید دریں ملک حرم و شاد
گفت شوق منش سر بلند جنگ نام	طواف کعبہ کن و بر نبی سلام بخوان

قطعہ تاریخ تہنیت عطا تمذ زریں از پیگاہ ملک معظم قصیر ہند بہ عالیجناب  
 فیض انساب بلوی محمد عزیز مرزا صبا بی۔ اے محمد کلر عالی عدا و کو تو الی او مور

اے عزیز میرزا کرم اخلاق کرم	خلق و عالم را عزیز خویش کردی بر ملا
بہر کار یکس و متجمل بہت بستہ	زای عزیزت خواندہ خلق خدا و ہم خدا
بس ہمیں شایاں خطا اشرف المخلوق	آفرین صد آفرین ہم سر جہا صدم جہا
وقت طغیان موئے رنجہا برجاوے	فرض خدمت را بحسن سعی و روی بجا
کردتیں حرم خدمات ترا شاہ و وزیر	تا بہ گور منت بردا پس مشرودہ را با و صبا

<p>از نوازش تخته زریں بگو کرده عطا بانسان قیصری افروخته شان شما</p>	<p>هم شهنشاه معظم قدر افزائی نمود شوق از فرط خواستی این معطر تاریخ گفت</p>
<p>قطعه تاریخ تنیت شادی مهینت آباوی غم نیا شد تمیز میا محمّد فیض الله ربنا واقف منظم عدالت دومه تعلیم خصل بر پیشانی او رنگ آباو</p>	<p>سپاس خدا نواب بفضل او کرده خوش بزم شادی رنگ چمن ز ابر کرم های دیای فیض گل تازه رضواں بد اماں برنجیت عروس مراد آمد اندر کنار ز بیداری بخت شام وصال</p>
<p>همه گرد و پنج عالم را بست که دلهای اجاب چون شکفت بنای امل در گلستان برست که کرم های مقصد چو نیاں بصفت به بخت بگوشت نوشاء جفت سعید ازل نیم لحظه نه خفت</p>	<p>چو شوق از سر جان بیاوی سنش بہیں بخل عقد فیض الله گفت</p>
<p>نصرت و تاریخ طبع و یوان حافظ محمد محمود صاحب المتخلص به محمود جنوں زندگان شوریدہ سر بادیه پیا کے نظم کلام بلا مد نظر اندیشہ و گزند خار خسار بار منہونی طبع و حشت فزا گام بر گام می زنند نمی دانند کہ منزل مقصود آکجاست۔ و سر فر و بردگان و طے دیائے ناپیدا کنار طوفاں خیر شعور سخن بلا تلاش ناخدا کے بمقتضا غلبہ فکر نا آشنا آشنائی می گیرند نمی شناسند کہ سال</p>	



راشانی بکدام دور و است زیرا که ازل مبدی و فیاض زوایا هر دو با هر دو چنانچه  
 و قوت افکار بدل و دماغ این طایفه و دیت نهاده آنرا گزیر برین مسلک افغان  
 و خیزان رگرانش نیست - اگر چه نقد سخن چون جنس گل مطلق است مگر بزرگ بود که  
 بقلمونست بهرنگ طبع گوناگونست - آفرین بر روان آن دل داده این شاعر  
 که نام مسعودش مولوی حافظ غلام محمود معتبر علیه و مشا را لیه و محب نواب مختار الملک  
 دستور اعظم ریاست نظام دکن خدا شد ملکه بود و در شیرین کلامی فارسی وار و مذاق  
 داشت مگر توسن سخن بزبان فارسی بمقابلہ اردو از بس گرم جولان بود و بیاضی که  
 به تسوید کلام سرایه زندگی داشت بقید حیات خودش به طبع و شیوع آن بهره نداشت  
 الحمد للہ ایدون مولوی عبدالقادر محی الدین صاحب قادری که فرزانه خوشنویس و شاعر  
 آن یگانه زمانه هست و امن سعادت خود بدراک مقصود آورده گردانید و این بود  
 غرر را بهر سلک طبع در آورد و بهر تقریظ و تایید طبع این نسخه بحیثیت کور بود که نام  
 نامش غلام محمد عرب التخلص به عرب شوق است اشارت فرمود و لهذا بنده  
 بمصدق الا مرفوق الادب به تمیلش گرائیدم و سرود این تقریظ و تایید طبع  
 در ذیل سرانیدم فقط

## وهذا تاریخ طبع

حافظ قرآن محمود متین	عاقبت اندیش و شوق و نیک	از نیم طبع او بدین نظم	بکه رنگ گلها در شکفت
زینبہ گلجامی الدین	تا زهیک گلده کرده در	شکر حق این نحو مطبوع گشت	مینے میرا سخن و رنگ



	شوق از رویت راسخ	بر کلام خود محمود گفت	
کلام نیک محمود یک فرمود زیر یادگار طبع کرده	پریشاں بود و شیرین که تبا شد نام محمود	گر میشد زانوش نام <sup>۱۳</sup> فدا سین طبعش روا <sup>۱۴</sup> سیم فانی	بیت آور بعض حکم سبوت بیاد صاحب فاطمه محمود <sup>۱۵</sup>
	اردو		
شکر خالق کا ہے قادر نے طرحی شے پہر کیا طبع اوسے جس کا سن طبع یہ ہے	پالیا جو کہ پریشاں تھا کلام محمود لویہ اب چپ چکا دیوان غلام محمود	قطعہ تہنیت مع التایخ کتھا کی صبیہ مولوی غوث محی الدین صاحب	صیغہ وار محکمہ سرکار علاقہ عدالت و کو توالی و امور عامہ سرکار عالی
بہارِ موسم و فصل گلست و جوشِ ثیا کشیدہ اندر سراپہ دہا مہرِ نظیر بچار سو ہوا راستہ بزمِ طرب ترانچ بہرِ سمت بلبلاں چمن بہ ذرہ نندہ نمود فروغِ جلوہ گریت درست گشت بیکدم ہمہ سرو سامان بیا بیا دیکش جامے سیرِ محفل سزد گنیم لب جو تلاش ساغر مئے بیل خوشیم کہ از آتشِ حدیاب	بدو آر تو ساقی شتاب جامِ شراب ز دند خیمہ زریں دریشمی بہ طناب بدل شگفتہ بہر گوشہ مجمع احباب دمید مطرب دلکش روا بچکان ربا کشیدہ شاہ مقصد ز رو خوش نقاب بہ ساز گاری لطفِ سبب لالاب بیائے سرو بدست چہ شب و تاب چرا کہ کشتی بادہ رواں بود بہ آب کباب بادول و شمنانِ خانہ خراب		

برخیت ساقی کم سن پیشه کهنه شراب

نجات نرگس بیدار بخت نینر خواب

شگفت غنچه بفرط خوشی بآن گلاب

بجوم و کثرت مہاں ز بسلیاں ذبا

کشیده از سر زندان مست در عتاب

رخ امید تو از رحمت خدائے متاب

شده است بند بر کوزمانہ باب عذاب

دوائے درد دل ماعلیٰ فیض آب

کہ تا مجلس ایماں بود کمال نصاب

الہی باد گل و برگ این چمن شاداب

طیفلی احمد مرسل بحق کمال و صاحب

جوان و پیر ہمہ زند و پارہ راستند

ز بہر دیدن ناز قبایں این محفل

سر و دغمہ عشرت بگوش گل سون

بگردنگ رہ حسرت دل و دشمن

خوشا بچش مرست کہ محتسب امروز

مشو فرودہ دل از ناصح غضب آلود

شنو کہ فاش بگویم ز فضل حق اعطا

خدائے ماست کریم و رسول پاک کریم

بخواں در و باصحاب ال پاک بنی

کنوں ز بہر دعا دستہا بلند کنیم

نگاہدار الہی عروس و نوشہ را

بگفت شمس عقد از سر امید

شب وصال محمد علیت روزی یاب

سایح بہتیت تو کہ فرزند ارجمند بہ مولوی الفیت حنفی صاحب فرمایش

گلچہرہ جہ جہیں و بزم ہر اوزی

تا باں چھاں کہ مہر سرخ چنبری

قرباں شدہ اجن و ملک خود ہم پری

الفیت حسین فضل خدا یافتہ پسر

نجم سادات از سراوج جبین او

زبان رو کہ بہت رود رخاں چو بہر

چوں نور دیده بآئیں ہمہ خانماں بود	پس در نگاه جلد بدوست برتری
دل شاد گشت و یوسف ثانی زلفا گشت	بے شبہ در حال تو خورشید خاوری
ویدہ خلیل و خضر و ماخوانداز خوشی	عمرش دراز باد که تا دیر شتری

گفته است شکو سال ہمایو مولدش  
 این شمس و ماہ وائے کند با تو ہمہری

قطعہ تاریخ تہنیت ولادت با سعادت صبیہ نواب نظام یار جنگ بہادر خانانا  
 حاکم الدولہ حاکم الملک معین الہام و وزیر صنیعہ نوح سرکارنا

بشکوئے ہمایوں خانانان شکو	تولد یافت از فضل خدا رخت فر
مبارک نام خورشید چہا و طلحہ یاور	فرود از لفظ بیکم صد بہارا زینہ ہم ز
چہ وانی آبرو تو سین بر لوح جنبش را	دو بیت مطلع خوبی رقم زد کاتب قدرت
رخ و رخسار تاباں چشم را عین علی بن خواں	کشاید فاطمہ زہرا بر دلش دیدہ رحمت
نہال قاتش از نخل طوبی ہمی دارد	ثمر نیکو تو اس آرد ز بہر عزت و دولت
الہی باو در گلزار عالم اس گل رعنا	تر و تازہ تجو خچن سلطان نی قدرت
بگوید شکو سال این ولاد از بہر تہنیت	ہمایوں باد یارب نامہ نیکو تا ابد مدت

قطعہ تاریخ ولادت صبیہ محمد احمد شاہ را ویدہ یونانی

تولد شد بہ احمد دخت نیکو در محمد و پاک حق ہنعم	من از زود عا سال	حمیدہ دختر احمد بکتم
قطعہ تاریخ تہنیت ولادت با سعادت فرزند ارجمند بہ شکوئے جناب		

## مقدمه صاحب تیسرات عامه وصفاتی سرکار عالی

بفصل خدا و طفیل نبی عطاش چو فرزندیکونج | بود از سر سخت سوا پیش سر الهی بایون فانی

**قطعه** تاریخ تهتیت و لا آداب سادات نبیه خباب میر اصغر علی صبا وکیل انکیورٹ کارا

میر اصغر علی وکیل کی شکرید اگر از طفیل نبی | دختر شرع عطاش چو فرزند

دختر شریک نیز فاطمہ خوش آمد غنایت نامی | هم حسین علیست نام صغیر و چایه بود علونبی

ده شربا و روز شنبه سیزده بشت بجزی | شد بایو دلا رسو شوق خوانده شربت شادی

شاد شد گویم از سر ایام خلقی از نام حسین علی

**قطعه** تاریخ فیوز عالیجنابا حاکم الدوله بهادر رکن مجلس عدالت العالیه سرکار عالی

از سر ویاحت دلا لندن و طغظیه وغیره

ز بجزی بر سر صدمت و بشت و بخت از طفلی | دے و ذیقعه بهمنه شانزده هم رفیقہ

جناب حاکم الدوله کو بخت و قوی طالع | فزوں بادش الهی جاہ و حشمت هم دود

شده رونق فزائے مستقر باخیر و عافیت | دل ابل وطن از خرمی شد همچو گل خنده

بگفته شوق تاریخ مبارک از سر بخت

بیاد از سفر بازی و حشمت حاکم الدوله

**قطعه** تاریخ تصیف رسالہ منظوم به دایجا و مجدد و مارشاد و مرشد معصنف

جناب پیشاه ابوالقاسم صاحب التخلص به کامل نقشبندی سلمہ اللہ تعالیٰ

شیر ابوالقاسم و کامل تخلص | کہ بہت اود در طریقت نیز کامل

نسخه تصنیف کرد او یک رساله به ذکر و شغل اشادات مرشد طریق نقشبندی راست بادی	به ایجاد مجدد بهر شاه بود این نسخه منظوم کامل رساند کشتی عرفاں به ایل	
بگو ای شیخو گن این نسخه عارف خدا را در گلو عقد حایل		
سهرامه قطعه تاریخ تهنیت شادی مهینت <sup>۱۳۲</sup> بادی میا غلام محمد <sup>۱۳۱</sup> معین الدین <sup>۱۳۰</sup> خلف عالیجناب فیضی <sup>۱۲۹</sup> قنای محمد علیخان صبا غلام خواجه المتخلص به عارف آغانی ابوالعلائی حشی جاگیر دار و دوکاناظم صبا نظم جمعیت سرکار		
بیانگر چشم حور سهر بود بر تار اوتار شاعی سر زلفیه خنده باد نشانید بر سر و برنا به پای گلزار غلظید بود	سروش سرباز نور سهر بچشم ناظر سهر چو مدد ز شبنم سهر به عالم شد از اشهر سهر بیا موز چمن سهر	حکایت نگین غار رخ بجو کباده را فزانی بزم مجمع آفتاب شاهان شده چو جاک معین الدین خا از توناد
سروش بود آفتاب بنگر تجلی فروغ طور سهر		
قطعه تاریخی		
خوشنود شاه و عمر و جوا بنا بر این سهر	که بادش از کار اجا لبش بنید به چو ای بنا بر این سهر	معین الدین خا از توناد چو گل خدا شد خیرانی بنا بر این سهر

بگو شوق از دل اندام  
 معین الیخا باشادمانی  
 قطع تیغ تهنیت شیاوی آبادی میاں ابو الخیر غلام و تیکر صاحب فرزند مولوی  
 محمد صدیق حسین جبار اورزاده مولوی غوث محی الدین صاحب دار طباطبائی بموم کرمی

### قطعه

ابو الخیر نو شاه فیروز بخت	به نعل نیاکان بر و مند باد
بعید همایون شاه نظام	شدی کتخرا سعد و خرسند باد
به شاه دکن عمر و اقبال جا	ز اسکندر و خضر و حمپد باد
به فیض شه مانشو دستگیر	جبین و لبست چون مہر تندیاد

منش شوق گفته است نو شاه ما  
 کہ - دایم بدل شاد و خورسند باد  
 ۱۲۹ هـ ۱۳

قطعہ مدحیہ مع التیاج تہنیت مند آراء خسرو عالم پناہ سلطان و کن  
 نظام الملک آصف جاہ سابع اعظم حضرت قدرت بندگان عالی متعالی  
 نواب میر عثمان علیخان بہادر نڈطلہ العالی خلد اللہ ملکہ و سلطنت

آصف رشک سلیمان المی ملک دکن	میر عثمان علیخان صاحب بن و لو
مسند آراء حکومت تاجدار سلطنت	حامی دین محمد مجتوبہ فرزند مولوی
جانفدائے احمد عاشق اصحابی و	مور و لطف الہی اندر شوق بند

بر مبرمکین رعایا مهر بلبل تر از پدر  
 ثانی نو شیر و ان حاتم دور زمان  
 مهر و الطاف و کرم جود و سخا ناز و بد  
 باعث فخر کند رنازش دارا و جم  
 ما مرینا فلکات را میجاد قومی  
 سبته یاره معین آصف سباع بودند  
 اے بسین حسن خدا دادش که ماه چاه  
 پر تور رخسار تابان نور افروز اجها  
 زینت ایوان شاهی و نقو زبم طر  
 باد از لطف خداوند و طفیل مصطفی  
 از برائے عمر و اقبال شه و شانبر گدا

در کنار عاطفت می پرورد این مجله را  
 عدل پرورد او گستر خسرو کشورش  
 خلق و عالم را بود مشکلت حاجت روا  
 نیر بر ج عدالت مطلع صدق و صفا  
 وروندان بود خاک در تخیل شفا  
 شد چنین فنا پیش مالک ارض و سما  
 از ضیاء وئے انور می کند کسب ضیا  
 از لب معجز نمایش می چکد آب بقا  
 معدن خلق و مروت قلزم جود و عطا  
 دوستان سر بلند و دشمنان زیر پا  
 شوق مسکین میکند شام هر از حق

از سر چاه شوق سال مندرانی گفت

جلوه افکن دایما باد این شه عثمان ما

۲۹ هـ ۱۳

قطعه تانخ فوری نظام سنگامه و فساد پللیک به حسن توجه الحجاب  
 محمد اکبر نذر علی حیدری معتمد صاحبالت و کو تو الی و امیر عامه سرکاری  
 بدستگاه و دلگذاشته خلق عالم خود چنان  
 یک بیک کردند چوں غوغا اینجا پللیک



باد مٹھیدی بر تو ہزاراں آنریں حملہ از نکو تدبیر و حسن رائے تو خاک می ریزند جلد پر سر خود مانوں نام پلّی از سر تو شکل آبادی گرفت خسرو ما شاد ماں شد ہم رعایا مٹھن	نفع از حسن عمل کردی تو افسانہ دلیگ بالیقیں بر کنده گرد بخ و بنیاد دلیگ انکہ می کردند سعی بہر امداد دلیگ ز ناخودیراں گشتہ بود از ظلم تو بنیاد دلیگ برزباں نار و کنوں کس نہ منا شاد دلیگ
--	--

شوق از روئے بقا برگشت از نظام  
محو کن تو کردل مایا خدا یاد دلیگ  
۲۹ هـ ۱۳

قطعہ تاریخ تہنیت تسمیہ خوانی شہزادہ عالمیہ و اما خباب نواب میر علی محمد خان  
صاحبزادہ سلطان کن محمد اللہ مالک

خوشایرم طرب شاہ جهانی مبارک محفل آراستہ شد ہمایوں شاہ وہم شہزادہ را بایوان شہی یارب ہمیشہ	خلیل و خضر شد میہر دانی پے تہنیت بسم اللہ خوانی بود و ایم الہی شاد دانی فرزراں باد شمع کامہ دانی
--	---

بگفتا مشوق تاریخ مبارک  
نکوشاں جلبہ بسم اللہ خوانی

قطعہ تاریخ تہنیت لاد با سجاد چہارمی شہزادہ خسرو غلام نیا سلطان کن محمد اللہ مالک

حکومِ عظمت و شان و وقار شاہِ آصف	کہ باشد بر درش نفوذ و قیصر ایمان
توفی آن بادشاہ حامی دین بہتی	کہ در دست کلید فتح و نصرت ہم خداداد
ہزاراں شکر خالق کر طعینِ احمد سل	کہ شہ را چارمی شہزادہ از فضل و کرم
جنسِ انِ لادت از سر دل شوق	جناب و آصف را مبارک باد شہزاد

قطعہ تاریخ خیر مقدم مراجعت جناب حکیم مصباح الدین خان نصا دہلوی از دہلی  
بہ بلوہ حیدر آباد و کن صانہا اللہ تعالیٰ عن الشرف و الفتن

اے کہ مصباح دین حکیم زباں	چوں بہار آمدی سوئے گلشن
گفت تاریخ شوق از سر دل	دل با شاد و چشم مار و شن

قطعہ تاریخ تصنیف طبع ترجیع بند حیمہ مصنفہ جناب لوی میر عبد الصمد صاحب  
قادی در شان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے کہ فرزانہ میر عبد صمد	بے ریا نیکوے و صاف دلی
رج گستر سخن سراے لطیف	خوش بیا و اقفِ خفی و جلی
گلستان و بزمِ رج سراے	پرنیاسم و رنگ و بوے گللی
مہجبا بہر ارعجز و ادب	منقبت گفتہ بہ شان علی

از سر امن مشوق کرد دعا	
گفت - آمین ذوالفقار علی	

قطعہ تاریخ تہنیت عطا خدمت کو توالی بلوہ و میر بلوہ بنیا خان بہادر

محمد عبدالکریم خان صاحب دایم اقتباله

عبدالکریم خان بهادر کونصال از تورعایا خوشدل و توهم بارو عالم پناه آصف بلع شد و کن شاهانه ریخت باوه جود و نوال فیض باشد نگاه خاص سونندگان علم از رسم خسروی چو ترا کرد و تو اال فرمان بان آیه رحمت صدور کرد والله ندید پذیر فلک با هزار خورشید	ذی خلق و خوش لیاقت و جانباذ و جان زین انتظام گشت دل خلق را قرار بشکت مهر از لب مینا خوشگوار در کام و در گلوئی غلامان جانسار با داریں نگاه فدا جان صد هزار شکر خدایتجه نیکو شد آشکار گفت آفرین سوش برین شمشیر بچون شبه نظام جوان بخت و پخته کار
---	---

گفته است شش سال بهایون که وصف

عبدالکریم خان که بود یک زده هزار

قدیمه تاریخ تهیت تقریر عالیجناب لانا مولوی محمد انوار الله صاحب  
بر خدمت صدارت نظامت امور مذہبی سرکار عالی

شذریب و سادہ امور مذہب بود است فوید بہر مومن کافر بسر و چنین سترگ خدمت اورا ترک و عجم و خطا و ہم چین و عرب	راں صدر صدور مولوی انوار الله سلطان کن شہ حقیقت آگاه شایسته جزا و نبود دیگر و الله پرورد ہمہ فیض انوار الله
---	--

<p>توحید کیست بهر کفر و ایماں گر سجده کنی به طاق بایست مت گر بانگ به سجدے مؤذن گوید در کعبه گراوست کیت در دیر بگو بینی تو بهر کجا ظهور کثرت لیکن بخلاف شرع راهے کرود</p>	<p>شرط است که تمیز ندیب و الله آداب کلیا نیز داری به نگاه ناقص زند به دیر را مہب ناگاه گوئی تو بہر مقام الله الله دانی ہمہ یک حقیقت است سبحا الله اورا تو بدان کہ بہت بیشک گمراہ</p>
<p>میں از سر دل گفت شوق ناچیز صوفی بہ تجلیات انوار الله</p>	
<p>قطع تاریخ تنیت تولد فرزند ارجمند حکیم میر مومن علی صبا مخماری علی صبا زاد الله تعالی عمر و اقبال ہما حبیبائش مولوی سید علی محمد حسینی صاحب اسرار عداوتی</p>	
<p>خواجہ علی دراز بود عمر تو چو نوح نور بصرفرود پدر را تولدت بحجم سعادت تو بہ اوج فلک رسد خادم زمانہ باد ترا بندہ روزگار اقبال یار باشد و ہم نخت سازگار علم و کمال و مہوش خرد و دولت و جہا تاریخ گفت از سر دل شوق شاد شد</p>	<p>باشی تو زیر سایہ مومن علی بدام گشتند جملہ خویش و قریب شاد کام ہم مشتری و زہرہ عطار و بود غلام گردش شبانہ روز زند ہم فلک کام افتد ہما بفضل الہی ترا بدام بخشد ز لطف خویش خدا ذوی الکرام مولود شاد و خندہ کند چون گل بدام</p>

قطعه تاریخ تہنیت عقد حافظ حکیم مولوی عبد الصمد صاحب اہلکام حکمہ سوم سرکاری  
سلہ اللہ تعالیٰ

شد میان ناکح و مسکون عقد و عہد بہر اخلاص و محبت و دنیا عاقدین تا قیامت بادا پس بیان یار مستقیم بار و گرد الہی نخل امید و مراد باغبان دل ازین گلزار حیدر گل چون صد تہنیت می آید از ہر گوشہ سال اس عقد تا اول شوبہ مقصود	حقوق نفت بنی گو بشمار و بے عدد سورہ اخلاص برخواں قل ہو اللہ احد ہم نیم الفت و رافت دریں گلشن شاخ بالہ گل بہ خند ہم شرنیک و رد دار خرّم یا الہی اس چمن راتا ابد یا خدا سمور بادا خانہ عبد الصمد گو رہید عبد الصمد شکر اللہ
--	---

قطعه تاریخ تہنیت سرفرازی عہدہ وزارت اعظم ملک و کنینا الخیاب  
فیضاً بآب سیر یوسف علیاں سالار جنگ و در دام اقبالہ

پنجشنبہ بست و نجم از رجب ماہ سعید جاں فدایر شاہ آصف از رولطف شد وزیر شاہ آصف خسر و ملک کن رکب یوسف نام و ہم سالار جنگ با شجاعت از سلف جداد او دستور اعظم بودہ اند خاطر جلد رعایا خوش شدہ میں انتظام	ہم ہزار و سہ صد و سیال ہجری در شام کرد برار ش حقیقی انتخاب خوشگوار سیر یوسف علیاں کامکار و اختیار ہوشمند و نو جوان وادار حاجت برا از عماد السلطنت باشد ہمیں یک یادگار میکند ہر یک عادر بارگاہ کہ گار
--	---

یا الهی تا ابد باشد سلطانِ وزیر با دایم سایه گستر آصفِ حجاب و ما	روز افزون بادشان فخر و عز و افتخار بر سر شهنشادگان فی بحم عالی وقار
از طفیلِ سخنِ سالِ مایوشِ ق گفت با دایم سالار جنگِ حسنِ ذنارت پائدار	
<p>قطعه تاریخ تهیت مراجعت در و مسعود و بدار الخلاف سلطان بن شاه قدس قوی شوکت اعظم حضرت بندگانی حضور پر نور خسرو حجاب و نواب میر عثمان علیخان بابر آصف جامع مظهره العالی از سفر شمله</p>	
نسیم از شمله می آرد نوید خیر مقدم شاه الهی امیر عثمان علیخان آصف جامع نگهدارش خدایا دایما از فتنه و دوا دل ز فرط خوشی در سینه با ما نیکنجد	که سلطان دکن با صد هزاران کشته آمد طفیل احمد مرسل بصد فتح و ظفر آمد سوی دار الخلافت آن شه والا گهر آمد بفضل حضرت داور نظام دادگر آمد
<p>بگوید شوق تاریخ بایوں از سرین به صدشان مبارک آصف ما از سفر آمد</p> <p>قطعه تاریخ تهیت تقریب مولوی سید عبد المجید صاحب برد و کاری محکم متمم عدالت و کوتوالی و امور عامه سرکار عالی</p>	
سید عبد المجید نیک صفات کار دانا و شومند و خیر طلب	صاف دل حق شناس و دیندار کام جو رحمت دل نگو کار

بہر ہر دردمند غمخوارے  
کار سرکار کردہ ام آرے  
ویدہ ام انقلاب بیارے  
رونق افزا شد ندگو بارے  
چوں تو نیکو متیں بدگارے

متاثر زور دستہ دلاں  
تا چہل سال من دریں دفتر  
کاذریں مدت قدامت خود  
معتمد ہم بے مددگاراں  
شوق گوید گہے نیامد کس

تاریخ تولد فرزند سعادت مند بہ جنامولانا حضرت شاق احمد حباصوفی<sup>۱۳</sup> ام

تراے حضرت شاق احمد  
گل خنداں لب اشفاق احمد

تولد شد چو فرزند نکو رو  
بگفتا شوق سال از روئے حید

قطعہ تاریخ تہنیت عطا خدمت کو توالی بلدہ از پیشگاہ اعلیٰ حضرت  
قوی قدرت بہ عالیجناب علی و جناب وراثانی

ہست لاریب عہدہ اعلیٰ  
شد بتوے عماد جنگ عطا  
میتواں کرد جاں بہ شاہ فدا  
باد وایم بہ تحت جلوہ فزا

خدمت کو توالی بلدہ  
حب فرمان آصف سابع  
زین عطائے جلیلہ شاہی  
ہست سلطان ماقدم نواز

شوق تاریخ گفت ہم دار و  
شاد دل رب عماد جنگ ترا

قطعہ تاریخ تہنیت تقرنواب حاکم الدولہ بہادر دام اقبالہ بہ میر علی بن علی



میر مجلیس حاکم الدوله بعدنیک شد	حب فرمان مبارک خسرو ملک کن
شوق تاریخ بایوان از سر الحمد گفت	حاکم الدوله نسیم وزیب فخر انجمن
<p><b>قطعه تاریخ شادی میمنت آبادی میاں شیده محی الدین خلف الصدق</b>  <b>قایلجناب سید احمد بن میره قانوری نطله العالی</b></p>	

آفتاب مطلع صبح طریقت و معرفت	سید احمد شاه کند خلق خارا ربه
شادی فرزند کرد و سقا غیش	سلک عقدش محی الدین بنیره قادری
<p><b>قطعه تاریخ میمنت شادی میاں سید مسعود صاحب القلعه بن مسعود</b>  <b>سلا الله تعالی</b></p>	

شکر زیوان کا ندیر عهد کوشه کتخدا	میر مسعود حسن از لطف سلطان عرب
شوق گوید از سر الحجه تاریخش نخواست	عقد مسعود حسن رضوان آبادان طرز
<p><b>قطعه تاریخ میمنت شادی میاں سید مسعود صاحب القلعه بن مسعود</b>  <b>سلا الله تعالی</b></p>	

زینا بنائے خان سید احمد بن میره قانوری	بالا بلند تا بفلک سرشیده باد
باغ و شان صاحب دین خیزه اکرم	جام شرب عیش عیش چیده باد
هر دو عاود آرزو او را که بوده است	کامه و ان فضل تو یارب رسیده باد
بر بام و گوشه گوشه سلاطین و منظر	فرزند و اهل آل همه نور دیده باد
سروقدان و غنچه لباز از زهره	رحمن این چنین همه خدایا چیده باد
رخنده باد بجز سعادت چو مهر دیده	باد بهار تازه زهره و زیده باد

یار بزرور باز و نیروئے نجات او	پشت فلک درام پیشش خمیده باد
خداں چو گل بوند همه دستان او	خارجہ بدیده دشمن خلیده باد

دشاد شوق سال بنا مکان گفت

بر کام خود مکین و دانا رسیده باد

قطعہ تاریخ تہنیت تقرر خباب مولوی محمد مسعود علی صابری خدمت شن حجتی  
عدالتہائے سرکار عالی

مסعود علی سعید و دلائل	خوش خلق و فہیم و ذی لیاقت
حق بن و خدا شناس و عاقل	دلدادہ شیوہ دیانت
انصاف گنہین و عدل گستر	ہم جان رعیت و ریاست
قربان نوازشات آصف	دار و بہ نظر حق قدامت
تفویض ز راہ لطف اورا	و فرمود چو خدمت نظامت
خوش گوہر ایں سند ہما یوں	چون بوند جمع من امانت
شوق از سر جا بگفت دایم	خداں باد ایں گل عدالت

قطعہ تاریخ تہنیت تقرر مہوار منصب انیسگاہ اعلیٰ حضرت قوی قدرت  
خسر و دکن مذطلہ العالی بہ مولوی حکیم محمد انیسل رحمان جگر گوشہ و دلہند  
جناب مولوی حکیم صباح از نجاف صابری دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

بمختور ہوش گنہیں طالب علم و حکمت  
دایم از فضل خدا باد انیسل رحمان

<p>ملک ملک کن خسرو ظل جهان سایه دامن الطاف تو ای شازده باد صبیق و عمر نیر علی و عثمان</p>	<p>لله الحمد لله او کرد معین منصب باد تا حشر سر ملک و رعایا و کن هم مددگار و معین تر لم فیل احمد</p>
---	--

مصرغه سال بگوشتی مبارک باد  
منضیک خدایا یا بیس لرعون

<p>خوش لذت خوان فیمین از عمر جدا عبد العزیز و فرزندان یعنی آن احکام و ارشاد عمر بعد این مجموع را مطبوع کرد از سر جاں شوق سال طبع گفت</p>	<p>قطعه تاریخ طبع کتاب موهوبه فتمت ارشاد و احقر سید عمر صبا رحم بهت پراز میوه های معرفت گستر آئیده ز راه طافت کرد یکجا بر مراد ما بهیت مرحبا آن مرد نیکو عاقبت این بود و الله زاد آخرت</p>
--	--

<p>مبارک باد صادق جهان را یوب بگو شوق از لب الله سالش تو که بخیزد فرزند خوش رو لبش شیرین قد و لحو بلال برو</p>	<p>قطعه تاریخ تهنیت ولادت با سعادت فرزند ارجمند نواب صادق جنگ با و اقبال شده نوشا سید غوث نیکوخت و خوش طفیل احمد مرسل بفضل خلق کیتا</p>
--	---

<p>بگفتا از سر جاں شستو تاریخ سپا پوش</p>	<p>دیر کا شانہ یارب باد و احم شادمانی</p>
<p>تاریخ طبع دیوان جناب مولیٰ حکیم امتیاز حسین جلالہ العلامی خلیفہ وار</p>	<p>۱۳۲۱ھ</p>
<p>جاں فدائے بوالعلاء و بندہ شاہن</p> <p>امتیاز فضل گلزار بہار معرفت</p> <p>زنگ بوئے بوستان فیض انوار</p> <p>کرد او طبع کلام طبع زاو خوشستن</p>	<p>ست و بنیو دہاؤ لیرنگی پیر مغان</p> <p>سالک راہ طریقت واقف ارباب</p> <p>پرتواوار شمس آرائین عز و شان</p> <p>در زمان و عہد نیکو شاہ عثمان خان</p>
<p>شوق خورشید سالک این نکو دیوانگفت</p>	<p>طبع شد والا کلام واقف شیریں زبان</p>
<p>قطعہ تہنیت عید رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ حسب فرمائش سر خور و امیا</p> <p>مولوی صدیق حسین صاحب وکیل رجبہ اول برائے شکر دن شگاہ نواب میر</p> <p>یوسف علیخان بہادر سالار جنگ الہام کلر عالی</p>	<p>۱۳۲۱ھ</p>
<p>یوسف مصر عالم قوی سالار جنگ</p> <p>سم ترا ادا مبارک عید قربا ہے حساب</p>	<p>صد ہزاراں عید رہنماں کے طبع نعتیں</p> <p>دائما باشی تو زیر سایہ شاہ دکن</p>
<p>قطعہ پنج تہنیت عقد خوانی سید پناہی مبارک باد حضرت سید قاسم علی</p>	<p>۱۳۲۱ھ</p>
<p>چشتی عید روسی شہداء اللہ کے</p>	<p>۱۳۲۱ھ</p>
<p>اوست نور اللہ حسینی دافع شرک و ظلم</p> <p>رہ شانس قادر حق چشتی طریق عید رسا</p>	<p>واقف رہنم تو حمد و عزت را مار پود</p> <p>سید و الائب سر خط و عزت ربود</p>

کلیخ مخفی را کلید فتح باب انکشاف	نکته دان وحدت و کثرت وجود هم شود
فیض یاب از پرتو انوار خواجه شمس	برگزیده نبیه آزاد از جمله قیود

کتب داشت مصرعه سالش چنان گفت است شوق  
عقد نورالدین حسینی عقده با برکشود

تاریخ تنبیه لادت با سعادت میاں محمد عبدالرحیم طال الدعمره  
فرزند مولی حکیم محمد عبدالرحیم صاحب کمال و کمال  
و امور عامه سرکار عالم

مولوی عبدالصمد داناتین نیک خو	صاحب علم و لیاقت درو مندا را حکم
یادگار طعن سم سخن بنج و	شد عطا از حق به اودهن بر طبع سلیم
روز و شب مبارکت دوم شهر صوم	بود سال سیزده صد سی یک بشو ندیم
خوش پسر او را تولد شد نیر از اشک حق	از طفیل مصطفی و ز فضل نیر دانیم

از باب الله گوید شوال مولدش

یا الهی و یا محترم بود عبدالرحیم

قطعه تاریخ تنبیه لادت با سعادت میاں محمد حسین الدین حسین عرب  
الدعمره فرزند ارجمند برادر زاده ام میا مولوی محمد صدیق حسین عرب  
سلامه الله تعالی وکیل بایستورٹ سرکار عالم

می سر و حمد و پاس معید و اوراک  
خالق یق سما و حکمران خافقین

دور با غم نیت یارائے شنائے مصطفیٰ	یافته است از پر تو هر شوق عالم زینت یس
اندین هنگام نیکو فضل گل عید سعید	صدنهر اران شکر و رشک و شوقی عیدین
یعنی او باشد بر اور زاده ام ز خنده	شد تولد بخجور فرزند خوشرو و نورین

تسوی با جوش مست گفت سال مولدش

شیخ کاشانه بود الحق معین الدین حسین

قطعه تاریخ تنبیه ولادت با سعادت فرزند حکیم قحطان صاحب  
خلف جناب حکیم مصباح الدین خاں صاحب و بلوی

بر دوشنبه و بست و چهار ذیقعد	بر این روز در بلوچستان در وقت مسعود
پسر شده است تولد انیس گل را	بزرگوار کرد و اندک آن رت و دو
از آن خواست به مصباح پسر ضامن	در این روز در بلوچستان در وقت مسعود
بگفت از لب الله من تولد شد	در این روز در بلوچستان در وقت مسعود

قطعه تاریخ تو تمیز مکان مولوی محمد رفیع صاحب  
صیغه انتظامی مجلس عدالت اقبال خاں

بعد خدا و نعت نبی	بعد خدا و نعت نبی
صیغه الله صاحب اخلاص	صیغه الله صاحب اخلاص
باد آباد و ایما یار	باد آباد و ایما یار
شوق گفته اند	شوق گفته اند

قطعہ تاریخ تہنیت عقد ہایوں میاں شیدہ غلام غوث صاحب قادری  
نیرہ جناب شاہ زرد علی شاہ صاحب رحمت اللہ علیہ

طفیل احمد مرسل بحق شاہ جلالی	نہے آراتہ بزم ہایوں عقد زیبا
زروے جوش شادی قیام خیر	خوشای غلام غوث صاحب - کتخدا

قطعہ تاریخ تہنیت عطا خدمت معین الہامی مورندہ سی بعالجناب  
فاضل کمال حضرت مولانا مولوی حاجی ابی در محمد انوار اللہ صاحب از پیشگاہ خوشرو  
آصف سابع خلد اللہ ملکہ و سلطنت

زنت رونق اسلام و دین عثمان	قوی بہ عہد تو شد سنت رسول
صد آفریں کہ پیغمبر ملت	بجال خستہ ما کردہ بغور نگاہ
گزیدی بہر معین الہامی اندیب	بہ عالمی کہ بود حق شناس و حق آگاہ
خوشد جملہ مسلمان بہ این تقریر خاص	چہ مایہ بہت قدر داشتہ ججماہ

بلغت از سطعت کہ شوق شد روشن  
جبین جلد جہا از ضیائے نور الہ

قطعہ تاریخ تہنیت عطا خدمت نظامت چہارمی عدا دیوانی بلده  
از پیشگاہ بجنام مولوی محمد عبدالسلام صاحب کل سرکار

جنبہ احمد ہایوں شاہ عثمان کن	آصف سابع مطیع سنت خیر الانام
بہ طریق و طرز نظم پاصحاب رسول	خوش بنایے نیک گشتہ امجد نظام



حمود حق در هر دفاتر افسران نیکو ناظم چارم به دیوانی بلده منصرم	منتخب مامور می باشد هر جا نیکام شد نمکخوار قدیم و خیر خواه خاص و عام
شوق تیاریخ هایون از سر محبت بگفت لایق شان عدالت مولوی عبدالسلام	
قطعه تاریخ تهنیت ولادت با سعادت صاحبزاده بلند اقبال مہاراجہ کش پرشاد و شاد و زمین السلطنہ مشکار بہار در دام اقبالہ	
به شاد گشت عطا بخنور نکو فرزند دعا بکرد و بگفتاسن ولادت شوق	خوشی فرود به دلهای تلخ و شاد بهی دراز باد خدایم او طویل بنی
قطعه تاریخ تهنیت آنجا جناب مولوی محمد اکبر علی صاحب مہتمم برچہ صحیفہ روزانہ بر رکینت مجلس صفائی بلده	
خدا شناس جناب محمد اکبر علی ز کی فہیم و دقیقہ شناس و خیر طلب شاد است ارکن ریز مجلس صفائی را	ہایون مہتمم برچہ صحیفہ کہ بہت کند بہ غور نظر جانب بلند و پست کزین نوید شدہ شوق از سر مست
بگفت سال ہایون بحالت مستی بلطف آرد دل زار و درمند بہت ۳۲ ہر ۱۳	

# قصه آریخ و العزبت

قطعه تیغ و قمار میر کبیر شمس الدین مرا حرم منصور

آن زینت بزم آدکنان باغ و باغستان  
یعنی که امیر کبیر مرز از خواجگان کجاست  
با چاکریم جاب از قطع - جان سوخته  
فرویش و آراگه شمس الدین - تیغ بگفت

قطعه تیغ و وفات پیر ابلیس لاریج فخر الملک الملک مر حرم منصور

کرد رحلت حسرتا لاریج فخر الملک  
بود اندر اختیارش جمله کار خود زشت  
شش سال فوت چون حتم ز خاک منش  
ناگهان آمد نظر از دور یک پدیده خشت

قطعه تیغ طغیانی رودکن واقع زیر فصل قلعه پاکوور تعلقه عالم فیصله راجه پور

سال هجری یک هزار و دویستم و نهم  
روز یکشنبه چوپنجم از مه سوال بود  
یک بیک طغیانی کشا سر طوفان بزد  
هر یکی از موج طوفان پا در خمار بود  
قلعه باشد کنار رود نامش پاکوور  
بایش جد علایس پریشان حال بود  
خانه اگر آشته هر یک سو صحر ابرفت  
هوش پرا بد و اس و غرق اضمحلال بود  
مضطرب آفت زده با صدمه رخ و الم  
زار و نالایس پر کس باشتی اعمال بود  
بعد یک هفته چو اطمینان جانگاه شد  
پس هر ایک ایس سو مسکن نجسته جا بود  
شوق بگریه سر زاله خیر تیغ گفت  
چشم دید بیکان این صحنه احوال بود

**توضیح** از اعداد تمامی مصر خود اخیر که ۱۳۱۹ است عدد ۵۰ که سر حرف نالارن باشد حذف کرده شود ۱۲۶۹ عدد که تاریخ مطلوبه باقی میماند

**تاریخ وفات ملات آیات جناموئی طوطی محمد عبدالکیم مرحوم و منقور ناظم اول عدالت دیوانی بلده**

عالم وفا نگو خود نیندار	حافظ قرآخرو مند فهم	بود او از لطف و جمال	دل قوی نیکو نو مندیم
حسن و عدل گستر پاکدل	بود و ترش و شیطانی	مقتدر حاکم نظام	خواندندش مولی محمد کیم
چون نبر او رخصتیم	بود قلب ذی الحجه دیم	کره حلت زینت بستان	منزل او گشت نمرودیم
پس آه قطع کرد و سوگفت خلد شد مسند که عبد کیم			

<b>قطعه تاریخ سال عیسوی انتقال بر طلال علیا حضرت ملکه معظمه قیصر مسند</b>			
آل قیصر بند هر پرور	بر دهر که بودیه افکن	آن نیت تخت باج پر	سرایه باز و پرور
در ظل کاشی جهان	روشن چون زردا	بسوط چو هر سایه او	هر ذره کبانه روشن
در عهد حکومت سعیش	بودند جهانیا بامین	آبا در فیض عدل او	هند و کون بلاد لند
ناگه ز فر از چرخ آمد	بالا ازین صدایین	اورفتند زین حال فانی	خود کرد و همتی سر بلند
شکوه از سر جا گفت تاریخ شد ناله بیانیان شیوان			

<b>قطعه تاریخ وفات ملات آیات شیخ احمد صدیقی مرحوم منقور منصب دار کتاب</b>			
پدر زبر رگوار میاں	محمد عبدالغفور صاحب	صدیقی منصب دار کتاب	المتخلص
شیخ احمد صادق صفا	بود صدیقی زب اللبار	جانشین از صد دل بر	عاشق امر و سدا بکار

بر علی بو بکر و عثمان عمر بود قربان دل جان	کرد عت زیر چرخ و احرام	آرزو بود در و صبر
--	------------------------	-------------------

مصر سال فاش شوق	آرمیده شد چنبت کما
-----------------	--------------------

قطع تاریخ وفات مہاراجہ نرندر پرشاد شیکار ریاست حیدر آباد کن

شوق با حسرت افسوس الم ساقفات	عاقبت رفت و ہم او کرد عدم را آباد
------------------------------	-----------------------------------

قطع تاریخ وفات میر لایق علیخان وال السلطنۃ دارالمہام ریاحیدر آباد کن

وزیر سلطنت نیکو خضایل	رواں آخ سوئے ملک عدم شد
-----------------------	-------------------------

سیر بدر ابریدہ شوق گوید	عماد السلطنت ساز ارم شد
-------------------------	-------------------------

قطع تاریخ وفات میر سعادت علیخان منیر الملک ریاست حیدر آباد کن

منیر الملک ہے بادہ مرگ	بخور و گشت بخود مت و بدوش
------------------------	---------------------------

نش گفته است شوق شاہ خیر	بکش از لطف خود او را بہ - آغوش
-------------------------	--------------------------------

قطع تاریخ وفات امیر اکبر بشیر الدولہ سرمانجا وزیر اعظم ریاحیدر آباد کن

آسمان جاہ و امیر اکبر وزیر	معقدا از خاندان شاہ چشت
----------------------------	-------------------------

بود نازاں در جہاں از نام او	آب آتش خاک باد و سنگ خشت
-----------------------------	--------------------------

حیف از حکم قضا دست اجل	چوں با طبع عمر او را در نوشت
------------------------	------------------------------

مصر سال فاش شوق گفت
---------------------

جائیہا کرد آسمان جاہ در بہشت
------------------------------

قطعه تاریخ وفات نواب قاراالامردار المہام ریاست حیدرآباد و کن  
دولت آصفیہ سرکار عالی

راں پیش کہ بیدار شد فتنہ عشر	در خواب اجل ہائے وقار الامرا
پیش شوق ہیں معشر اس کی روشد	اول بسو خلد وقار الامرا - گفت

تاریخ وفات نواب سرخو شید جاہ مرحوم و منظور ۱۳

نہ ہے ہر گردون عز و شرف	فلک مرتبت ارشک خورشید و ماہ
خرد پرورداد و دانش فرا	امیر علوشان و عالم پناہ
فرس راندہ سوئے دارالبقا	کہ فر دوس شد مرترا پایگاہ
چنین شوق گفتہ است سال وفات	بہینو بیاسود خورشید جاہ

تاریخ وفات نواب ظفر جنگ مرحوم ۱۳

گر سپر نو دسالہ بمیرد عجبت	ایں راہ رو ملک عدم جاہا بود
افسوس گل تازہ گلستان جوانی	پر مردہ شد و گریہ کنایں شیرجوا بود
دیدیم بصدیاس و الم حسرت و حراں	آں رشک قمر ہائے تہ خاک نہاں بو
تاریخ بگفتہ است بصدیخ و الم شوق	ہے ہے فلک میر ظفر جنگ جوا بود

تاریخ وفات نواب فصیح الملک مرحوم داغ دہلوی ۱۳

اے فصیح الملک داغ دہلوی	در غمت دل گشت پر خوں داغ ہم
یک بیک گل شد چراغ شاعری	دار و اندر سینہ امون داغ ہم

رفته سوئے چنان در روز عید  
می نمود از فرط غم هر یک حباب  
چون قلم نوشت لفظ آه آه  
گلرخاں را نیز از رنج و الم  
باغبان گریه کنان باشو گفت

نگ نشود گشت همچون داغ هم  
حسرتا بالائے چو داغ هم  
صفه قرطاس شد چو داغ هم  
گشت برنج خالی شبگون داغ هم  
گل کجا بینی نه امید داغ هم

### قطعه تاریخ وفات اکبر الملک

اکبر الملک فلک بگشت	در غمت کارگاه از	رفته لیک لختا مانده است	قصه کوتاه قصه باز
آیت تو بلکه می رود بجا	کارگاه را بر پیروز	خرد شده ز بهر لب	ساقش کند نه چنین
کرده بود خراجانه ظلم	تکیه گاه بود خدیو	بر در آفرین بادا	کرده چنین کسین هم
جمع بودند بر جازه تو	یار و یار هم بعد قرین	هر که را گزینج الم	دیدۀ داشت زود عمل
سر بر آرد کنون بر گوشه	رخسار از رفتن باقی	خوشی خیمه کنار	خوشی ز کز ترا پس

سر بریده شو بگفت شمع در خوازد با کبلی

### قطعه تاریخ دردناک واقعه جانگاہ وفات سر حومه و منصوره خضر نظام النسا گنج

افسوس بعد عید رخ زده	دیوچه شهر ز مجبوت	بدر کمال همین دکن	رعنا گل که گلشن می گرد
ناگه بزیرباغ خزانید چنین	ایران گل بد قضا با خاک	بارید رخ با شری صدف	تخم الم خیمه هم زین
یار چو نشو نشو سینه قام	طغرائی لوح بین بها	بهر بریده بطن ختام	میان تی لوا که یار بر فرا



برخواند شوق معشر را که از لعل نه جلده و نیک فلک در پشت

قطعه تاریخ رحلت پر ملالت مولوی محمد محمود علی وکیل در حب اذل

در یاد حق بجانب دار السلام کرد  
پیش از سفر همبیا بعد استقام کرد  
رضواں باد سلام بعد احترام کرد  
جله معاف بهر رسول انام کرد  
محمود علی بخلد که دایم مقام کرد

محمود علی سفر چو ازین دار بے ثبات  
واللہ زاد رہ ز عکلهائے خوب نیک  
چوں در رسید بر در فردوس بج حجاب  
ہم گفت جرم و نیز خطائے تو خدا  
ہم قطع کرد شوق سر و سوگفت

قطعه تاریخ وصال سراپا ملال حضرت قدوہ السالکین زبدۃ العارفین  
سیدنا و مرشدنا جناب شاہ آغا داؤد صاحب قدس و کعبۃ قدس سر الفزیر

بود چیرے زاید از پاس روز آخریں  
راہی ملک بقا شد رہنمائے راہ دیں  
خواندہ شد فرض کفایہ با جمیع المسلمین  
کرده شد در خاک وقت شام اربعین  
مہر برج بوالعلا پنہاں شد فریزیں

پانزدہ از شہر میلاد نبی یوم الحنین  
حسرتا صد حیف آغا کے شد داؤد ما  
روزِ ادینہ درون مکہ مسجد بعد عصر  
بعد از اراں پائین در گاشہ حضرت خن  
بزم را ببریدہ دل تاریخ رحلت شوق گفت

قطعه تاریخ وفات زینب بی مرحومہ کلین برادر زاد می صنف ثانیہ عجوب  
المتخلصین شوق

سنگ بر جوانبت برادر بگفتہ شوق مخروبان  
پس از قطع آلام سو کینہ زینب توں بہ مینو



قطرہ تلخ وفات پاکیزہ صفات محل مولوی حکیم محمد ولی صاحب مہتمم مجلس گلبرگہ

عقیقہ کہ محمد ولی حکیم وادیب فلک بہ الفت ہر دو سیر و رشک حسد نماند تاب جدائی بشوئے نیک سیر زالہباب بجا سوز عشق خانہ خراب بگفت شوق سن حلقش زر و یاقین	کشیدہ بود بہ عقد خودش اچود و نشین ہزار حیف کہ گردش قضا بزمیر زمین بگرد ترک خور و خواب گشتہ گوشہ نشین بیاد رفت بیکدم ہزار خانہ چنیں نسبہ قیام کہ اورا بود بجلد بریں
--	--

قطرہ تلخ وصال حضرت آغا محمد حسن صاحب قبلہ ہر جوم و منفور خلف و خلیفہ مرشد

حضرت شاہ آغا داؤد صاحب قبلہ قدس سرہ الغزیر

نہے فخر خور و ملک جن و انس شہانِ جہاں با نہراں شکوہ جواں عمرو پیر رہ حق نہا بیاد خداوند شب زندہ دار سمیہ طائران مقدس مقام شراب طریق شہ بو العلام بشد جلوہ گرد در حریم جنان بایستابا صد نہراں ادب بگوشو سال وصالش کہ شد	بنازد و عالم بنام حسن نخواندند خود را غلام حسن حدیث محمد کلام حسن سحر بود پید از شام حسن فتادند یکدم بدام حسن بسے جوش می زد ز جام حسن ببغزو حق احترام حسن کہ رضواں ز بہر سلام حسن بہ پہلوئے آغا قیام حسن
--	--

قطعہ تاریخ رحلت شیخ غلام حسین مرحوم و منفور آغا فی ابو العلامی

دوشنبہ شانزدہم بود از مہ شعبان	ہزار و ۳۰۰ صد و ہم ہشت و شش ہجری
بوقت ساعت نہ نیم روز قبل	نہفت روئے خود آں دلفروز شیخ ضعیف
زہے نصیب خرامید او بباغ جہاں	کہ بود شیخہ جانفرائے روئے بنی
گفت شوق نہ رحلت غلام حسین	بخورد بادہ بوصل محمد عربی

شمار دو ماتی

غم حسین - محمد کو جو کہ تھا بخدا	ترا غلام محمد کو ہے - غلام حسین
نظم ماتم فزائے رحلت جناب شاہ آغا محمد حسن صاحب قبلہ خلف	
و خلیفہ حضرت شاہ آغا محمد داؤد صاحب قبلہ قدس العزیز شیخ غلام حسین	

آغا فی ابو العلامی مرحومین و منفورین موسوم باستم بخجی (سیلا غم حنین)

جنوں پابند برنجیر سب نیت	فناں از درد اہمت طلب نیت
ازل آور و غم ہمراہ دارم	بیدل ناسور و برب آہ دارم
چہ آہے برقی خرمین سوزہستی	تہ و بالا کن بالا و پستی
خراب آباد دل معمور با دا	بہ منزل باز راحت دور با دا
جگر خواہم خلیدہ نوک سو فار	دلے خواہم زجان خویش ہزار
سر پر شور و سودا جوش خواہم	تہی از رائے و عقل و ہوش خواہم
بلا اگیر و پردرد و جنوں خیز	جہاں آشوب و آفت ناشہر ریز

چراغ طور میسیر اند دیم سرد  
 به غم خوردن دل من لا اوبالی  
 دو انم ریشۀ غم در رگ ابر  
 بود آسای گریبان چاک کردن  
 چه باشد قیس اگر این کار ما کرد  
 همیشه مشق این اطفال دارند  
 بیا بنگر جگر صد پاره کردن  
 خاشاک جگر از نوک خنجر  
 فتنه دنیا چو گل آتش رسیده  
 به خون آغشته رو و چاک سینه  
 رواں از غم بدل صد قافله با  
 ز شور ناله با انگ جرس خنجر  
 سراپا داغ چو سرو چراغان  
 رمنده شعله از تاب در و نم  
 فلک مگر با بر احوال زبونم  
 نه تنها چرخ با من کمینۀ توڑ  
 دل یرغ از من خون گرفت

ز دریای برآرد آه من گرد  
 فلک را از ستم تا کیه خالی  
 که تا شجوں توان زد بر صبر  
 نه دشوار است بر سر خاک کردن  
 و گر فریاد این را بار ما کرد  
 به باریچه چنین اشغال دارند  
 نه از عیسی تلاش چاره کردن  
 تراشیدن دله چو میوه تر  
 تقیدنها چو مرغ سر بریده  
 شکت در جگر صد آگین  
 تن از سوز دروین پر آبله ما  
 چراغ کارواں آه شررین  
 مگر در هر بن مو شعله پنہاں  
 جهنده برق از آه به و نم  
 زمین سوزاں زگر میها خونم  
 شعاع مهر جان و دل بسوزد  
 کمر بسته به خون من نشسته

ناید زهره اندازد ادا  
 به پا کوبی نه طرز جنگ دارد  
 خلاف مشتری شد آشکارا  
 عطار دوشد عدوئے جان زام  
 ز آثار زحل روزم شب تار  
 شنیدی قصه افلاکیاں را  
 فلک از غصه خون من میفشرد  
 شگاف خاک باشد گوشه من  
 از ایاں و بیچه که من دل بند اویم  
 چو خاکم بر سر و من بر سر خاک  
 تلاطم خیر چشم اشکبارم  
 سرم پر جوش و طوفان جنوینها  
 صبا هر دم چو دماز زمین است  
 گلستان در نگاهم خار زاری  
 ندانم از چه رویم زرد رنگ است  
 پریشانی فزاید جعد سبیل  
 شکست رنگ گل بندگرا نم

مگر در پرده با من صد جانا  
 سرود و ناله هم آهنگ دارد  
 رو او دارد به من جور قضا را  
 قلم شکست بر حرف قرارم  
 قمر در سر و مهری گرم بازار  
 شمار اکنون جفاے خاکیاں را  
 زمیں چوں آب در یکدم قمر و بزم  
 بجائے موئے روید سبزه بر تن  
 هم از پیش اجل پیو ند اویم  
 ز آب دیده جمله خاک مناک  
 محیط موجزن نقش غبارم  
 دلم پانیزه بخیر فسونها  
 ز بهر خاک پیزی در کمین است  
 خزاں در باغ من تازه بهاری  
 دل زارم چرا چو در غنچه تنبلیست  
 دل و جانم بسزد آتش کس  
 نوائے بیدار شور و غوغا

نہالم میوہ جز غم نیارد  
 گل خنداں بہ گلزارم چن سوز  
 چہ میدانی چرا این انقلابت  
 شتو آب شنیدں گر بداری  
 حسن آقا حسین آرام جاں بود  
 کنوں یارے مددگارے نماندا  
 حسن اول رواں سوئے جانا شد  
 میان ہر دو فصل این جگر دوز  
 زمانہ شد بچشم تیرہ و تار  
 مرا کنوں رفیق و ہم یار است  
 خمیدہ پست و بازو خستہ گرید  
 گریبانم بود ہچوں سحر چاک  
 صبح انور جمال رشک مہتاب  
 چگونہ این تمنایم بر آید  
 نیاید در نظر صبح نکورو  
 کند از بہر خوردن بس کفایت  
 چہ کار اور از خواب و ہم خوردنوش

سحابم غیر خوں دیگر نہارد  
 سر خار الم برگ سمن دوز  
 چرا ملک دلم زیناں خراباست  
 بگویم فاش راز خود بہ زاری  
 مرا حاصل مراد دو جہاں بود  
 رفیق رہ خبر دارے نمانداست  
 سپں را ہی حسین دلتاں شد  
 مہی باشد مگر زاید ز سہ روز  
 سیہ بختم یہ روز و یہ کار  
 جہاں راز وجودم ننگ عار است  
 کمر شکست و خونم بہتہ گرید  
 مہ و خورشید را کردم تہ خاک  
 مہی بنیم نہرا افسوس در خواب  
 کہ خود خواہم بہ دیدہ در نیاید  
 ز غلطیدں بہ شب پہلو بہ پہلو  
 غم حنین تار و ز قیامت  
 کہ باشد مضطرب از خود فراموش

در اں بزمیکه شمش چون شمع و گل  
 ترا و دخوں بجائے تل ز ساغر  
 به گلد تار و پود ساز خو بی  
 ز بهر وجد و حال اہل محفل  
 چه رقصیدن به خاک و چو پلید  
 گہے فریاد گونا نہ کشیدن  
 الہی چوں نمی شنوند فریاد  
 خطائے حیت از من دیدہ باشد  
 چه باشد با ہمہ لطف و عنایات  
 منم شوریدہ سر صحر اچھا  
 تمنائے کہ بنیم روئے زیبا  
 شود این مدعا حاصل مشکل  
 من آنجا خویشتن را چوں سام  
 دریں وادی چگونہ پافشردن  
 شدم نیز زندگانی سخت مجبور  
 مرا یاد است قول بدیل استاد  
 صبا بر خواں سلام شوق ہزم

چه حاصل از سر و دوساغر و تل  
 شود نغمہ بصوت نوحہ ظاہر  
 و تل آمادہ بہر سینہ کو بی  
 دل غمخیزہ ساز و رقص بیل  
 ز حست سئے مرقدائے دیدن  
 بہ یاد رفتاں از خود مرین  
 چرا خاک مرا سازند بر باد  
 تغافل با چنین ورزیدہ باشد  
 کزین بیچارہ شد ترک ملاقات  
 مگر در سینہ و دل صد تمنا  
 کہ تا گردد دل مضطر شکیبا  
 ازاں وجہ کہ ہستم پائے در گل  
 کہ باشد زندگی سبکہ گراغم  
 نمی شاید کہ پیش از مرگ مردن  
 اگرچہ زندہ لیکن زندہ در گور  
 بہ باید زیتیں ہم شاد و ناشاد  
 بروح پاک حضرات مکرّم

پے محبین دریا کے کرامت

بحق مصطفیٰ شاہ رسالت

در رحمت گشا دیدار نبی

به فضل خویش یارب روز فردا

قطعه تاریخ طوفان محشر خیز طغیانی رود موسی و ربلده حیدر گبادوکن  
صاها الله تعالى عن الشرور والفتن.

روز دوشنبه غره ماه صیام بود  
کیں روز تیرہ کم نہ زیوم القیام بود  
ہر موج رود موسی اجل را پیام بود  
شد منہدم خرابی ہر خاص و عام بود  
افطار صوم غمزدگان را حرام بود  
ہر موج گویا نیچہ بے نیام بود  
از فراطر اضطرار ہر یک پختہ خام بود  
آغاز صبح مطلع انجام شام بود

ہجری دوست صد و ہم بت شوش شاہ  
نجات سیاه شامت اعمال باہیں  
شور نشور خاست زہر چار سو شہر  
بیرون درون بلده عمارات بجنا  
جاں صد ہزار مردم بجاہ تلف  
افتاد پستہ پستہ بہر جاہ شکستہ  
گم کردہ ہوش پیرو جاں بے لگم  
مہ عرق چاہ نخب و لرزندہ افتاد

تاریخ واقعہ سیر دل را بریدہ شوق

گفتا کہ کار عالم ہستی تمام بود

قطعه تاریخ وفات ملالت آیات فریدالکبریا لکھنؤ فریدالہدیہ خان صاحب  
بہ شہباز خجک بہادر آغا فی ابوالعلانی



فرزیریا نکلوق ورسے	خرامید سو جوان بنگ	ز دل پی ماو نیادو	شت ابیقری بنگ
پے رقتن پیش آغاے	ہنی بود اورا پائے لنگ	شاہل شاد بکار خلد	در آید بگل بچا بوسے

بریدہ سر از وٹو گفت کہ آسودہ در خلد شہناز

قطعہ تاریخ وفات تاسف سات جناب مولوی غایت علی صاحب مرحوم

غایت علی صاحب نامدار	زہے عالم و فاضل نکتہ داں
فقہ زمانہ عظیم المثال	نظیرش نمی بود اندر جہاں
ز فیض کمالات آں زیوتار	برومند بودند خرد و کلاں
وضع و شریف و فکی و خلیق	مغز کرم کرامت نشاں
ز پست حیات علی دہلوی	کرامت علی بود مخزنیاں
ازیں روجاب حیات علی	بود جد مرحوم حبت نشاں
صدافوس بر لب رخت سفر	کزیں دار فانی سوئے آنجاں
بہ نجاتے اورا تورب کریم	عطا صبر فرما پس ماندگاں
بگفت از سر آہ تاریخ شوق	غایت علی شد بہ سیر جہاں

قطعہ تاریخ وفات مولوی سعید الدین صاحب مرحوم وکیل لائیکورٹ سکر

حب فرمایش مولوی سعید الدین صاحب مرحوم وکیل لائیکورٹ سکر	آن معین الدین غلام خواجہ ہر وجہاں
کہ در حلت یک بیک و احتراف احتراف	ماں نجلد آمد معین الدین وکیل از داں

## قطعه تاریخ حلت پر ملات حضرت جنابا من علی شاه مجذوب قدس سره الغیر

گزیں بندگان را مقامیت برتر	نباشد دور از خداوند بیکتا
بهر حال و هر وقت این طلیفه را	بدل درد و غم بهر بست سودا
از انجمله مجذوب ضامن شاه	که بود او امام همه زنده دلباس
بظاهر بهر دست لیکن بیاس	بقرب خدا برگزید است او جا

کرامت بی شوق سالک صالح

شد از نام - ضامن علی شاه نیبا

## قطعه تاریخ وصال عارفه مجذوبه حضرت اندوالی بی ضاقدیس سرها

واصل حق زاهده مجذوبه	بود نام اندوالی با صفا
یکهزار و نهم صد و نهم بت و نفیت	سال هجری پنجم شعبان و لا
زین جهان بر بت اورخت سفر	حسرتا و احسرتا و احسرتا
شوق سالک از لب الله گفت	آیت قرآن بود - بغیر لها

## قطعه تاریخ انتقال پر ملال حاجی مولو محمد اعظم علی مرحوم و مقصور مفتی اول بلده حیدرآباد و کن المتخلص به شایق

مفتی شهر حاجی اعظم علی شایق	بود او جوان خوشخو ذی خلق و ذی کیا
شد در سن گزشتہ سوئے عرب روا	تا بعد حج کعبه حاصل کند زیارت
لیکن بخت یاور تقدیر است پایہ	بعد از ادائے حج لاحق شدہ علالت

وایسے وطن شد ہے بے پختہ حالت  
دم بر گرفت چندے ہر گاہ حادث  
بسر و جاں قضا را بامنت و سمان  
آخر بیک رواں شد خوشی زیارت  
یارب بہ بخش او را بہر شہ رسالت

مایوس از زیارت مجبور از مقدر  
کالکہ دغانی چوں در مقام و آری  
غریبہ مسافر راہ عدم گزیدہ  
قالب تہی نمودہ دوش نیم طیب  
باد اطفیل احمد فردوس پا یکا ہش

زیباں نہ وفاتش گفتات قی محرو  
دایم طواف کعبہ کن ناز تا قیامت

### قطعہ تاریخ وفات ہاجرہ بیگم نو عروس

بشد سوئے جنت بجزرت تمام  
کہ بر نوشتہ خود بگوید سلام  
غزیزہ واقارب ہمہ صبح و شام  
طفیل محمد علیہ السلام

عرد سیکہ نادیدہ لطف شباب  
ندادہ اجل اینقدر فرصتش  
زمرگ تو بہتند نوحہ کنان  
بہ بخشد خدا بر تو رحمت کند

بہ قطع سر دل بگو شوق سال

بہ خلد ہاجرہ نیز کردہ مقام

تاریخ وفات نومو لو دگر گوشہ میاں محمد عبدالغفور صابیدی چو دمنہ

بکہ خون دل دست خوردہ شد  
واسفا زیریں سپردہ شد

الغدرے پر چرخ خشرینہ  
صد ہزاراں طفل کلو گلبند

در کنار قبر بی بی برده شد  
از دم باو ابله سرده شد

حسرت و یاس و متن آرزو  
غنی لب فرزند جودت مانده

مشوق عکس مصرعه تاریخ گفت  
آزاده گل هم در دمی پر مرده شد

قطعه تاریخ مالت آیات به خواب مولوی میر شاد حنیف صابو نام حکیم  
سکر فیض آثار عالیجناب نجف خان نظام یار جناب در حاکم الملک ام آقا

رویه است یا شیر خدا خیر و شر تاب  
از بهر پای پوسی در بان بو تراب  
بخت غنوه شمع به دیار پر تاب

آرزو از غیب بشارت حسین  
بر حکم صبح دم نه زرد شد و آن سر  
شد متفیض از شرف و منت و صفا

گفته است شوال به قطع سرالم  
جاں را فدا به کرد و به نام بو تراب

قطعه تاریخ حلت ۲۹  
دل بند مولوی حنیف عبد الغنی صاحب کار محمد حسین علیق علاقه دار الطبع سکر کار

سوی صدمه شاد چرخ پیر کردی  
ای به سوایم شد عبد المجید رندی

در عربت و سال ابو دجان حنیف  
تسوی خیز بگفتا در واکه سال حلت

قطعه تاریخ وفات آیات سکر  
جناب نجاب میر محبوب علی نجاب و مولوی سکر سکر و انبیا

ہزار حیف کہ محبوبِ خلق شاہِ دکن	کہ بہر اسنِ خلاقِ بجاں ہی کو شید
کنوں چہ دیدِ خطا ز بندگاں یار	کہ چشمِ مہر و کرم یک بیکٹ ما پوشید
خدائے را تو انیں ماجرا سچ میرس	ز چار سو بہ دکن بحرِ رخ و غم پوشید

بہ قطعِ فرقِ اہل شوق گفت کاں محبوب

مئے طہور بدستِ حبیب رب نوشید

قطعہ تاریخِ رحلت حضرت <sup>۲۹</sup>یہ شاہ قمر الدین صاحبِ اقبالہ شازلی قادری فرماں

یکے از مردانِ شکر موصوف

نہے آں شازلی و قادری شیخ	بگلزارِ جاناں چوں کرد منزل
بگفتا شو تاریخ از سرِ آہ	وفات شاہ قمر الدین کاں

شعرِ تاریخی وفات مولوی نور الحسن بر آئینہ کنیزِ بروج نثر

شوقِ بے پردہ سیرِ بدگفت سالِ حلتش

شدارم زیبا سرے مولوی نور الحسن

قطعہ تاریخِ وصالِ پرمال سالکِ مسلکِ طریقت عارفِ موز معرفت

جنابِ محمد اسد اللہ صاحبِ اسد میا ابوالعلائی مرحوم و منفور رحمۃ اللہ علیہ

اسد اللہ اسد میاں معروف	بود بزمِ نامِ ابوالعلا چو فنا
صاحبِ وجد و حال و رشتہ	در طریقت بہ خلق راہِ فنا
جانشینِ جنابِ شمس الدین	ہم ز دل بود سببِ آغا

عاقبت شد رواں به سجناں      همچنین بود چونکه حکم قضا

سال حلت گفت شو که بود  
اسد شد و سیم شیر خدا  
۳۲      ۳۳

## رباعیات

اے آنکہ بعد خوبی و ضد بیائی      کز پر تو حسن خود جہاں آرائی  
من در بہر حیرتم کہ عالم بہر تن      شیدا ست بتو و تو بخود شیدائی

### دیگر

تا چند بہ گردِ مالِ زور خواهد بود      آخر بہر خبر و خاکِ گور خواهد بود  
ایں تن کہ نیاز سالہا شریج و ردیم      روزی باشد کہ رزقِ مور خواهد بود

### دیگر

افسوس کہ عمر با بخت اندر گزشت      طفلی و شبابِ بچوں صرصر گزشت  
ہنگامِ سفر چہ سود از یلِ شکر گزشت      اے رحمتِ حقِ مدد کہ البتہ گزشت

### دیگر

از منتِ خلقِ احتراز باید کرد      خود باز نیاز بے نیاز باید کرد  
اے شو بہر کارائے جزوی گئی      تفویضِ بدست کار ساز باید کرد

## دیگر

تا چند اسیر دام سودا باشی	آشفته جمع مال دنیا باشی
ای شوق شنیده ام که پند میداد	ز امروزه دلا بفکر فساد باشی
رباعی در مدح نواب سرور الملک بهرامشاهی علی حضرت بهادر گانعالی معانی	
عاشق به وفای جور دلبر نازد	دلبر به خجائی کینه پرور نازد
زینها بگزرتو شوق بشنوا من	ایں ملک دکن بنام سرور نازد
رباعی در شان پیدنا و مرشدنا جناب امیر ابوالعلا جابر وقت مشرف	
زیارت عرس شریف ساله	
انداز و ادائے دلربائی اینست	واست که شان کبریا بی اینست
انداز ادب نگاه داری اشوق	در بابا میر ابوالعلا بی اینست
رباعی در شان حضرت خواجه غریب علی از سلطان السید قدس سره	
بوقت مشرف زیارت شریف	
کردی همه کار کار سازی اینست	منت نه بنی که بے نیازی اینست
درویش درت لقب بشاهی دارد	قربان شومت گداناوی اینست
رباعی در شان حضرت پیر دیکر محبوب فی قدس سره العزیز	
دل حیف چه دل که پر زحمان دارم	کس تشک ببین که چشم گریان دارم
هر چند مرصیف در مندم یا غوث	صد شکر خدا که چون تو دوران دارم



# رباعی در شان حضرت سلطان الہند غریب نواز خواجہ خواجگان قدس سرہ العزیزہ

وریاب بلبلان و آہے وارم	دلِ خوں شدہ جسم چھوکا ہے دارم
باختہ دلی کجاروم بفرمائی	ایسے خواجہ بجز درت نہ رائے دارم

## دیکھو

اے رونقِ روئے مہروماہِ توئی	زیندہ تحتِ عز و جاہِ توئی
جز بارگہت کجارویم اے خواجہ	ماجلہ گدا ئیم و شہنشاہِ توئی

رباعی در صفت سرورِ اراجہ کشن پرشاد میں السلطنۃ دارالہمام سرکار	
اے شاد علاج در دندانِ باشی	چوں گل ز نسیم شاہِ خدا باشی
شاہِ و آصف است تو وزیرِ آصف	چندانکہ بود جہا از ان چندانِ باشی

ایضا قطعہ ہجیہ در شان حضرت شیدہ موسیٰ صبا قادری قدس سرہ	
بگر از دیدہ حق جلوہ طوار است اینجا	شور موسیٰ ارنی بہر ظہور است اینجا
اے بسببِ شوق کہ این مضہ موسیٰ باشی	وزہ وزہ ہمہ رخشندہ نور است اینجا

## رباعی

اے شاہ دکن ترا نگہباں داور	اقبال غلام و فتح و نصرت یادور
تیغ تو خورد ز شوقِ خونِ اعدا	در روز و غاچہ دو الفقارِ حمیدر

# ضمیمہ غزلیات

پس ماندہ بلا کا طار و نفا

غزل مشاعرہ عرس شریف حضرت شاہ عبدالرشید صاحب قادری مقام تقدیر

بیا بہ حضرت عبدالرشید پیر کامل ما  
از آنکہ بار امانت بسر گراں سنگ  
سز و بہ نوح نوید سکون اں گفتن  
خوشا نصیب زبے بخت بارانگیر  
بحکم حق پے سجدہ چو پیش افتادند  
ہمہ زخم من فیض تو خوشہ جس ستم  
سزد کہ خون جگر لخت دل تو حق رو  
خیال حکم و کلامت شہر بسر باشد  
خوشا نصیب زنا شیر فیض عبد اللہ  
بگوش حلقہ فرمان مصطفیٰ داریم  
صد فریاد بکلام تو شوق نیک سیر

بجسم حق تو بس وقت منازل ما  
بگو گلو نہ شکوہ چرخ سپر حامل ما  
رہیہ کشتی طوفان کنا بہ ساحل ما  
سپاس او کہ دم فوج خواند قاتل ما  
بوند باز ملک از چہ لعل ما  
چہ مایہ ابر ز گراں شہید حاصل ما  
مراں کہ باز می طفلان شہ غلام ما  
کر میاں بچہ مخاج است او اعظم ما  
کہ طوق گردن عارف بود حمایہ ما  
عجب کہ رستم و راز شود متاع اہل ما  
بیا بنبرم کن جائے خورشید دل ما

غزل شاعر و سالگره مبارک اعلیٰ قوی قدرت آصف باغ خلد الله مملکت و سلطنت

چنگ گور باب و باده و پیا نه جام است	بگره بزم ما همه شرب مدام است
فکر صلوة و صوم نباشد باده و سلسله	ماں شرب باده شغل و صبح و دم است
رفانه مشربیم ز ما ز ابرام پسر	تو خود بگو که باده چگونه حرام است
ساقی بگو که حکم چه باشد بروز عید	روزه بود حرام که باده حرام است
ای شیخ از رکوع و سجود تو بحث نیست	ما را نظر بطرز قعود و قیام است
لازم بود عیادت بیمار آئین	این سنت رسول علیه السلام است
افتاده دل بکرت دریا گو گو	داری اگر کمر و سنت لا کلام است
ز آن رو که بر فرود بدن و قی گشتگو	بر لب مدام روح و شنائے نظام است
والله زبان حلاوت تازه چو یافته است	بر لب مدام روح و شنائے نظام است
بے مثل گریز انگزنیم بخلق و مهر	بنام درین زمانه نظیرت کدام است
دانی تو جلد رسم و رده بنده پروری	زینوجه چرخ پیر ترا هم غلام است
والله بحسن رایی و تدبیر بعد از دای	نارای بنام ملک کن مضرب شام است
حقار فیض حشمت جو و عطا تو	سیراب و تازه روح هر یک تشنه کام است
خواهی بهر طریق برانی سمند نظم	در دست پاک تو شمع عمان نام است

آشفته مشوق از تر و دل سکینه و دعا  
باشی تو تا که ارض و سما را قیام است

## غزل مشاعرہ عرس شریف حضرت یہ حسین شاہ ولی صاحب قدس سرہ

نگین مہر کرامت حسین شاہ ولی  
کفیل بار امانت حسین شاہ ولی  
سبیل برج شرافت حسین شاہ ولی  
ضیائے مہر لطافت حسین شاہ ولی  
فرع شمع ولایت حسین شاہ ولی  
کہ رہنمائے ہدایت حسین شاہ ولی  
ستارہ ایم بابریت حسین شاہ ولی  
فرود ذوق حلاوت حسین شاہ ولی  
بیابان قیامت حسین شاہ ولی  
غریب بحر مامت حسین شاہ ولی  
نگاہ لطف رعایت حسین شاہ ولی

فدائے شاہ رسالت حسین شاہ ولی  
امین تقدویات حسین شاہ ولی  
طلوع صبح سعادت حسین شاہ ولی  
نیم بلغم ثنات حسین شاہ ولی  
بود زلف فیض تو تا خشر اندریں محفل  
مذیدہ ایم دگر جز تو اندریں عالم  
بکن ز جلوہ دیدار چشم مارو شن  
لب و زبان سخن سخن کوید خوارا  
پیش شاہ امت تو از پئے امداد  
بہ فطر معصیت و جرم حسرتا شدہ ایم  
خدائے ربوبے سوختہ حال بکن

## غزل مشاعرہ فقیر خلیفہ پورہ ۲۶ رجب ۱۳۳۲ھ بابر شاہ شجاع پورہ

بخدا نام خدا نور خدا می بینم  
جلوہ رُوح محمد سہ جامی بینم  
بس میں شیوہ مردانِ خاندانِ نبوی  
چہرہ بر بخت تو نہاد ابراہیم

درجاء شب معراج چہا می بینم  
کر دجبریل ندا بر سرِ شہدائے عظیم  
یا محمد دل و جان بر تو تواریک نہا  
چقدر است ترا عظمت و کرامت



در بزم بیا شد و بکش بادۀ گلگون  
 این جشن بیاویں گره سال شه با  
 ای شوق بکش بادۀ در بزم بیاویں

هائ فصل بهار آمد و هم چون شایست  
 بوده است کز آن جامه بیا بادۀ نال  
 گوازی سریش تو عیاں رخسار مستی

**ع**ل شاعره نقیبه غفره معلومه به کائنات  
 جایگزین و تبارخ ۲۶ شعبان ۱۲۲۲ هجری بمصر حرم طهری

خلق و دالم گرچه خواهد شد و شادان  
 از غنای تو نورایاں در و آفتاب  
 اوفتاده بر در پاک و اس غوث لول  
 بهر دیدار جالت بکند خرم و دلم  
 در تخلص نقش پایت و نوائی  
 دولت و دنیا شاید عاشقان جنت  
 بے نوا یاں را باشد حاجت برگ آوا  
 غم خور از آه و اشکم گر به طوفان  
 این بهار باغ عالمیت شیران  
 دفن نمی باید بر سر سایه دیدار غوث  
 راست گویم شوق تو کز نذرین آفرینا

کے سوز و یارب بهر شادان  
 آفرین عشق را چون شمع نورانی  
 آرزو دین بود همچو غلامان  
 تا کجا یا غوث با حال  
 می سوز و آواره در دشت بیو  
 خوش بود اندر بیا چون  
 سحره مشک بود از دوزخ  
 سوز دین خواهد بین  
 سود کئے سحر چو گل  
 من بخو اتم به باغ  
 نیک شد با جان

مست

# نایب طبع دیوان کلیات فارسی شوق

## قطعه تاریخ طبع از خاکسار مصنف

تا زنده شوی بسیر من میر افواج سخن  
این لایزاله آخر گشت آلی سخن  
عوطه خوردم عاقبت ربحر امواج سخن  
زای نمی خواهم خدا را از کس بل سخن  
گفت زانت از سر حدی - وه در تاریخ سخن

حیف کئے دانت بود شوق از جوش جوی  
گو بے خواستم چون تیر گرم از کماں  
طبع من چون بود از قعر سخن نا آشنا  
چونکه غارت شد متاع روشن ز فکر سخن  
سال طبع فارسی دیوان شوق بد کما

قطعه تاریخ فارسی من طبع از حکیم خواجه محمد اکرام الدین خاں عقیل  
تلمیذ حضرت میر تقی میر صاحب نایب نظر العالی

طبع گشت از طفیل سخن  
از بزرگواران سخن

فارسی دیوان کامل شوق  
از بزرگواران سخن

طبع گشت از طفیل سخن  
از بزرگواران سخن

طبع گشت از طفیل سخن  
از بزرگواران سخن

طبع گشت از طفیل سخن  
از بزرگواران سخن

طبع گشت از طفیل سخن  
از بزرگواران سخن



## دیگر فارسی

شدن طبع چو این طبع آزمایش شوق  
دلم بفرسش بود از کشاکش ذوق  
سروش غیب مذا داد گو غریبش  
شدن طبع همه - پاره با آتش شوق  
۱۳۳۲ هـ

## ایضا اردو

دیوان فارسی مرے استاد شوق کا  
مطبوع ہو چکا ہے یہ اب نسخہ عجیب  
تاریخ سر سے زیکے لکھی غریب نے  
اجچم دل سے دیکھو یہ ہے نسخہ عجیب  
۱۳۳۲ هـ

قطرہ تاریخ دیوان حضرت استاد صاحبہ المتخلص شوق از طبع اردو  
سید نور الحق عرف فخر میاں تخلص انور شاگرد حضرت شوق مدظلہ

نشت کامل فارسی دیوان شوق  
نکد سالش شد مرا از جان ذوق  
داو با تفسیر این ندا انور بگو  
طبع شد سحر و فسون دیوان شوق

قطرہ تاریخ طبع کلیات فارسی حضرت شوق مدظلہ از خاکسار ذوق بمقدار  
ابوالوفا غلام محمد اسد انصاری وفا ایڈیٹر تاج

در دکن آمد بہاراں مرثوہ می آید  
بشکستہ گلہائے زریں غنچہ غنچہ دیدار  
طبع شد دیوان شوق از خاکسار ذوق  
گفت تاریخش سرور نظم ہما و لہریا

تاریخ طبع دیوان فارسی نکد الشکر افروز  
عرب المتخلص شوق قادری آغا ابوالفضل حیدر آباد  
از نتیجہ فکر کترین ہیپ سداں محمد سکین خان تخلص سکین خان غفر

بہت تاریخ کی تھی فاکر مجھ کو	بجز اللہ نکل آئی بہ آساں
یہ کہ تاریخ مسکین از سرین	مبارک ہو تمہیں اوستا دیوان

## قلم

کلام حضرت شوق کاشکے مسکین	مچا آفریں کا ہر اک سمت سے غل
لگی محنت اُستاد کی اب ٹھکانے	ہوئے جمع اوراق دیوان کج کل
چمن میں بہار آئی اے غنیمت	و کہا یا ہے یہ دن خدا از تفضل
کہیں نثر ہے کہیں ہے نفثہ	کہیں یا سمن ہے کہیں تازہ سنبھل
کہہ رہے قوسا قی کہاں بصر اجماعی	میں ہوں تشنہ دتے لاساعل
درمیکدہ پر یہ سن لو ہنسی کی	نکلتی صدائیں صراحی قلقل
خوشی کا سا ہے نرالی ہیں بائیں	چمکتی چمن میں خوشی سے بے پل

لکھو مسکین تاریخ از رو جلدی  
صبا باغ میں آج دی مژدہ نکل  
۲۳  
۱۳

قطع تاریخ طبع دیوان فارسی حضرت شوق آغا ابوالعدائی حیدر آبادی	از میجر و فکر محمد صدیق خاں رعدہ جو نوری تلمیذ حضرت جلیل القدر جلیل
واہ کیا پر لطف دیوان ہے کہ جسکو دیکھ کر	آنکھیں دل میں کیجے میں ہوا کہ شوق کا
مصرع تاریخ سال طبع کیا اچھا ہے	ہے بجز اللہ یہ دیوان دفتر شوق کا





